# الصفا في التوسل والتبرك بالمصطفى ﷺ

(حضور نبی اکرم ﷺ سے توسّل اور تبرک پر مجموعہ احادیث)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

# اَلصَّفَا

فِي

# التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تبرک﴾

معاونینِ تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی


منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۸۰۶۱-۶۳/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ |
| تالیف | : | شَیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری |
| معاونینِ تخریج | : | حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی |
| زیرِ اِہتمام | : | فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk |
| مطبع | : | منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور |
| اِشاعتِ اَوّل | : | مارچ 2009ء |
| تعداد | : | 1,100 |
| قیمت VRG کاغذ | : | -/220 روپے |

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

# فہرس

# اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّکِ بِالْمُصْطَفٰی ﷺ

## ﴿حضور ﷺ سے توسّل اور تبرک پر قرآنی آیات﴾

۱. وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَo (البقرة، ۲: ۸۹)

’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالاں کہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہےo‘‘

۲. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo (النّساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت

کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (المائدة، ۵: ۳۵)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

٤. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ج فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَo وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ لا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ سَيُؤْتِيْنَا اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَى اللهِ رَاغِبُوْنَo (التّوبة، ۹: ۵۸-۵۹)

’’اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیںo اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ

رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)o‘‘

۵. لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًاط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْاط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَo

(التّوبة، ۹: ۱۰۸)

’’(اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo‘‘

۶. اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَه، وَيَخَافُوْنَ عَذَابَه،ط اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًاo

(بني إسرائيل، ۱۷:۵۷)

’’یہ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں (یعنی ملائکہ، جنّات، عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام وغیرھم کے بت اور تصویریں بنا کر انہیں پوجتے ہیں) وہ (تو خود ہی) اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے (بارگاہِ الٰہی میں) زیادہ مقرّب کون ہے اور (وہ خود) اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور (وہ خود ہی) اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، (اب تم ہی بتاؤ کہ وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو خود معبودِ برحق کے سامنے جھک رہے ہیں)، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہےo‘‘

۷. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًاo لِّيَغْفِرَ لَکَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَه عَلَيْکَ وَ يَهْدِيَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا o

وَّيَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ○ (الفتح، ٤٨: ١۔٣)

’’(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے) ○ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امّت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امّت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے ○ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے ○‘‘

٨. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ○ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

(المنافقون، ٦٣: ٥۔٦)

’’اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو یہ (منافق گستاخی سے) اپنے سر جھٹک کر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آپ کی خدمت میں آنے سے) گریز کرتے ہیں ○ اِن (بدبخت گستاخانِ رسول) کے حق میں برابر ہے کہ آپ اُن کے لیے استغفار کریں یا آپ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اللہ ان کو (تو) ہرگز نہیں بخشے گا (کیوں کہ یہ آپ پر طعنہ زنی کرنے والے اور آپ سے بے رخی اور تکبّر کرنے والے لوگ ہیں)۔ بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ○‘‘

# بَابٌ فِي تَعْلِيْمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ

## ﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ توسّل کا بیان﴾

١/١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَکَ تَوْبَةٌ. فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ، فَلَمَّا کَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ أَدْرَکَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِکَةُ الْعَذَابِ، فَکَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ، فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا. وفي رواية زاد: فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي، وَإِلَى هَذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جا کر یہ سوال کیا کہ کیا اس کے لئے توبہ (کی کوئی گنجائش) ہے؟ اس راہب نے کہا: تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر اس (شخص) نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس بستی

---

١: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن کثر قتله، ٤/٢١١٩، الرقم: ٢٧٦٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٠٥، الرقم: ١٠٣٣.

سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے اس راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اسے موت نے آ لیا۔ اس نے اپنا سینہ پہلی بستی سے کچھ دور کر لیا (اور اس بستی کی طرف کر دیا)۔ اسی حال میں اسے موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں (اس کی روح لے جانے پر) بحث ہوئی۔ وہ ایک بالشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ سو اسے نیک لوگوں کی بستی سے لاحق کر دیا گیا۔ ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (برے لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) قریب ہو جا۔"

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٢/٢. عَنْ أَسِيرِ بْنِ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ الْکُوفَةِ وَفَدُوْا إِلَی عُمَرَ، رضی الله عنه فِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَاءَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيکُمْ مِنَ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ کَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ، فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْکُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَکُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

"حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہلِ کوفہ ایک وفد لے کر

---

**٢:** أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرنی، ٤/١٩٦٨، الرقم: ٢٥٤٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٧٩، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٦/١٦٢، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٢٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/٤٤٧۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے مذاق کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اویس رضی اللہ عنہ ہوگا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہو گا۔ اسے برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی (برص کے) داغ اس سے دور کر دیئے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔‘‘

اسے امام مسلم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

**٣/٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ، وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ.**

**٣:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشى إلى الصلاة، ١/٢٥٦، الرقم: ٧٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩٩، الرقم: ٢٠٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، رقم: ٢٩٢٠٢، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٣٠، الرقم: ٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٥، الرقم: ٤٨٨۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے‘‘۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ يَعْلَی بْنِ سِيَابَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَی الْأُخْرَی،

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، الرقم: ١٧٥٩٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، الرقم: ٢٧١ والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦۔

ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ. فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ، فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ، فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

**۵/۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَلْيُنَادِ: يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ ِللهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا، سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیابان میں گم ہو جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے۔‘‘

---

۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۰۳، الرقم: ۲۹۸۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۷، الرقم: ۵۲۶۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۱۷، الرقم: ۱۰۵۱۸، ۱۷/۱۱۷، الرقم: ۲۹۰، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/۴۵۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳۳۰، الرقم: ۱۳۱۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲۔

اس حدیث کو امام ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سِوَى الْحَفَظَةِ يَكْتُبُوْنَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ عُرْجَةٌ فِي الْأَرْضِ، لَا يَقْدِرُ فِيْهَا عَلَى الْأَعْوَانِ فَلْيَصِحْ فَلْيَقُلْ: عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنَا أَوْ أَعِيْنُوْنَا رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. وَفِي رِوَايَةِ رَوْحٍ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يُسَمَّوْنَ الْحَفَظَةَ يَكْتُبُوْنَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَمَا أَصَابَ أَحَدًا مِنْكُمْ عُرْجَةٌ أَوِ احْتَاجَ إِلَى عَوْنٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَقُلْ: أَعِيْنُوْنَا، عِبَادَ اللهِ، رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ، ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں، پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، تو پس اس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں

**٦:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩١، الرقم: ٢٩٧٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٢٨، الرقم: ٧٦٩٧، ١/١٨٣، الرقم: ١٦٧، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢۔

جنہیں حَفَظَة (حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتوں تک کو لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہوجائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، پس اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس شخص کی (فوراً) مدد کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

**۷/۷. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضی الله عنه أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيْبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، أَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.**

**رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عِبَادُ بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.**

’’حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ

**۷:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ۷۲۱/۳، الرقم: ٦٦۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۲۱۳/۸، الرقم: ٤۷۷۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹٥/۱، الرقم: ٥۲۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/۲۰٥۔ ۲۰٦، الرقم: ۱٤۲۲۔۱٤۲۳، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۳٤۹/۱، الرقم: ٦٤۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۹/۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۱٥۰/۱، الرقم: ۳۹۸۔

ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا مانگ رہے ہیں: ’’اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اسے امام ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

**۸/۸. عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضی الله عنه عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا، وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنِي، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ. وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.**

’’حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مدد گار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: اے اﷲ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، اے اﷲ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اﷲ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ آزمودہ بات ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

---

**۸:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۱۱۷، الرقم: ۲۹۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲، والمناوي في فيض القدير، ۱/۳۰۷۔

۹/۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، تَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ، أُوْلٰٓئِکَ الْآمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَأَحْمَدُ بْنُ طَارِقٍ الرَّاوِيُّ عَنْهُ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذابِ الٰہی سے امان میں ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں احمد بن طارق راوی کے متعلق ہے میں نہیں جانتا جبکہ باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

---

**۹:** أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۲۲۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۳۵۸، الرقم: ۱۳۳۳۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۱۱۷، الرقم: ۱۰۰۷، والنرسي في ثواب قضاء حوائج الإخوان، ۱/۸۰، الرقم: ۴۲، وإسناده صحيح، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵/۵۴، الرقم: ۶۵۵۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۶۲، الرقم: ۳۹۶۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹۲، والمناوي في فيض القدير، ۲/۴۷۷۔

١٠/١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رضي الله عنها أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَقَالَ: رَحِمَكِ اللهُ، يَا أُمِّي، كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وَتُشْبِعِيْنِي، وَتَعْرِيْنَ وَتَكْسِيْنِي، وَتَمْنَعِيْنَ نَفْسَكِ طَيِّبًا وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيْهِ الْكَافُوْرُ، سَكَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَمِيْصَهُ، فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ، وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ يَحْفِرُوْنَ، فَحَفَرُوْا قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوْا اللَّحْدَ، حَفَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوْهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١٠: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٣٥١، الرقم: ٨٧١، وفي المعجم الأوسط، ١/٦٧، الرقم: ١٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٥٧۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں (کی طرح ہی) تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھیں پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، ابوایوب انصاری، عمر بن الخطاب ث اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطہ سے اس کی قبر اس پر کشادہ فرما پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں لحد میں اتارا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں روح بن صلاح راوی ہے اسے امام ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے ...... اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

# بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وِلَادَتِهِ وَقَبْلَ مَبْعَثِهِ

## ﴿حضور ﷺ کی ولادتِ مقدسہ اور بعثتِ مبارکہ سے قبل آپ سے توسّل﴾

۱۱/۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ

---

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الإستسقاءَ إذا قَحَطُوا، ۱/۳۴۲، الرقم: ۹۶۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ۱/۴۰۵، الرقم: ۱۲۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۹۳، الرقم: ۵۶۷۳، ۲۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۲، الرقم: ۶۲۱۸ـ۶۲۱۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۴/۳۸۶، الرقم: ۷۷۰۰، والعسقلاني في تغليق التعليق، ۲/۳۸۹، الرقم: ۱۰۰۹، وابن كثير في البداية والنهاية، ۴/۲، ۴۷۱، والمزي في تحفة الأشراف، ۵/۳۵۹، الرقم: ۶۷۷۵ـ

الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَی وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰی يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرۂ انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے: کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَقْضِي:

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٧، ٦/٥٣٥، الرقم: ٣١٩٦٧، وفي ــ

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

رَبِيعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: ذَاکَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابوبکر ﷺ (ان شعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

’’وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

’’تو حضرت ابوبکر ﷺ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣/١٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي

--------

........ كتاب الأدب، ٣٨١/١، الرقم: ٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٩٨/٣، والمروزي في مسند أبي بكر ﷺ، ٩١/١، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٧٢/٨، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٥٨/٥۔

٣-٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٦٧٢/٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤٨٩/٥، والقاضي عياض في الشفا، ٢٢٧/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣٧/٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ـــ

فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَکَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَی اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے

........ ۲/ ۱۵۰، وأيضًا في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ۸٤، وابن کثير في البداية والنهاية، ۱/ ۱۳۱، ۲/ ۲۹۱، ۱/ ٦، والسيوطي في الخصائص الکبری، ۱/ ٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/ ۱۳۰، الرقم: ۲۰٦۔

محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**۱۴/۴. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِکَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.**

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، ’’محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے

پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) وہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کیا۔‘‘

**١٥/٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَی الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَی اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَی عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَی اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (میرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف

**٥-٦:** أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، وابن تيمية في مجموع الفتاوی، ٢/١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ'' لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١٦/٦. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَارَبِّ، إِنَّکَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِکَ عَلَيْکَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ.**

''علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد ﷺ کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد ﷺ کیا ہیں؟ محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو

مکمل کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے تیری مغفرت فرما دی اور وہ تیری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا۔‘‘

**۱۷/۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: کَانَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ، فَکُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ، فَعَاذَتِ الْيَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ، إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَکَانُوْا إِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ کَفَرُوْا بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ: وَقَدْ کَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِکَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى الْکَافِرِيْنَ.**

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالآجُرِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما نے فرمایا: خیبر کے یہودی غطفان قبیلے سے برسرِ پیکار رہا کرتے تھے، پس جب بھی دونوں کا سامنا ہوا یہودی شکست کھا گئے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگی: اے اللہ ہم تجھ سے امی نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جنہیں تو نے آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجنے کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ راوی کہتے ہیں: پس جب بھی وہ دشمن کے سامنے آئے تو انہوں نے یہی دعا مانگی اور غطفان (قبیلہ) کو شکست دی۔ لیکن جب

**۷:** أخرجه الحاکم في المستدرک، ۲/۲۸۹، الرقم: ۳۰۴۲، والآجري في الشريعة: ۴۴۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۲/۷۶۔

حضور نبی اکرم ﷺ معبوث ہوئے تو انہوں نے (آپ ﷺ) کا انکار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت اتاری: حالانکہ اس سے پہلے وہ خود اے محمد! آپ کے وسیلے سے کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، آجری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۸/۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ يَهُوْدَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَبْلَ مَبْعَثِهِ، فَلَمَّا بَعَثَهُ اللهُ ﷻ مِنَ**

---

**۸:** أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/ ۵۲، الرقم: ٤٤، والعسقلاني في الإصابة، ۲/ ۳۸۳، الرقم: ۲۳۹۰، والطبري في جامع البيان، ۱/ ٤۱۱، وابن أبي حاتم في تفسيره، ۱/ ۱۷۲، الرقم: ۹۰۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۱۲۵، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/ ۲۱۷۔

**وذكر المفسرون في تفاسيرهم هذا الحديث بألفاظ مختلفة وبروايات مختلفة ومن تلك التفاسير:** الطبري في جامع البيان، ۱/ ۳۲۵،۲۳،والبغوي في معالم التنزيل، ۱/ ۹۳، والزمخشري في الكشاف، ۱/ ۱٦٤، وابن الجوزي في زاد المسير، ۱/ ۱۱٤، والرازي في التفسير الكبير، ۳/ ۱۸۰، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲/ ۲۷، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ۱/ ۲۲۸، والنسفي في مدارك التنزيل، ۱/ ٦۱، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ۱/ ٦٥، وابن حبان الأندلسي في البحر المحيط، ۱/ ۳۰۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۱۲٤،۱۱٦،ونظم الدرر في تناسب الآيات والسور،۲/ ۳٦، والسيوطي في الجلالين: ۱٤، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ۱/ ۱۲۸، وإسماعيل حقي في روح البيان، ۱/ ۱۷۹،والقاضي ثناء الله في تفسير المظهري، ۱/ ۹٤، والشوكاني فيفتح القدير، ۱/ ۱۱۲، والآلوسي في تفسير روح المعاني، ۱/ ۳۲۰، وتفسير المنار، ۱/ ۳۸۱،ومجاهد بن جبير المخزومي في التفسير، ۱/ ۸۳۔

الْعَرَبِ كَفَرُوْا بِهِ، وَجَحَدُوْا مَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ رضي الله عنهما أَخُوْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، اتَّقُوا اللهَ وَأَسْلِمُوْا، وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ، وَإِنَّا أَهْلُ الشِّرْكِ، وَتُخْبِرُوْنَا بِأَنَّهُ مَبْعُوْثٌ، وَتَصِفُوْنَهُ لَنَا بِصِفَتِهِ، فَقَالَ سَلَّامُ بْنُ مِشْكَمٍ: مَا هُوَ بِالَّذِي كُنَّا نَذْكُرُ لَكُمْ، مَا جَاءَنَا بِشَيءٍ نَعْرِفُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ: ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ○﴾ [البقرة، ٢: ٨٩]. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلہ سے اوس وخزرج پر فتح مانگا کرتے تھے، مگر جب اللہ نے آپ ﷺ کوعرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہوگئے۔ ایک مرتبہ بنوسلمہ کے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا: اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ، جب ہم اہل شرک تھے تو تم نامِ محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر سلام بن مشکم نے کہا: یہ وہ نبی نہیں جس کا ذکر ہم کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کیا کرتے تھے، وہ اس میں نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (القرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی اصلاً تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب قرآن کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی کی

دعا مانگتے تھے۔ سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب قرآن کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس ایسے دانستہ انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم، طبری اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

**١٩/ ٩. عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهِ أَيْ يَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.**

’’حضرت علی ازدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہود کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لئے اس نبی (اُمّی) کو بھیج جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے، ان کے ذریعہ (اور وسیلہ سے) فتح طلب کرتے تھے یعنی ان کے وسیلہ سے لوگوں پر غلبہ مانگا کرتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

**٢٠/ ١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيْسَى علیہ السلام، يَا عِيْسَى، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ، وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ**

---

**٩:** أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٢/ ٧٦، والطبري في جامع البيان، ١/ ٤١١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/ ٢٧٤۔

**١٠:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، والخلال في السنة، ١/ ٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/ ٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/ ٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، و ابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٢٨٧۔

وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَکَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَسَکَنَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْخَلَالُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں حضرت آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

**٢١/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَی بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَکْبَرُ اَللهُ أَکْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِکَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.**

---

**١١:** أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٧/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧١/٤، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣٧/٧۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) انہوں نے وحشت و تنہائی محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ کہا پس حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۲۲. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَمَّا بَلَغَ وَلَدُ مُعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا، وَقَفُوْا عَلَى عَسْكَرِ مُوْسَى عليه السلام، وَانْتَهَبُوْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام، قَالَ: يَا رَبِّ، هَؤُلَاءِ وَلَدُ مُعَدٍّ، قَدْ أَغَارُوْا عَلَى عَسْكَرِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ، لَا تَدْعُوْا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ النَّذِيْرَ الْبَشِيْرَ بِجَنَّتِي، وَمِنْهُمُ الْأُمَّةَ الْمَرْحُوْمَةَ، أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذِيْنَ يَرْضَوْنَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ، وَيَرْضَى اللهُ مِنْهُمْ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، لِأَنَّ نَبِيَّهُمْ مُحَمَّدُ ﷺ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُتَوَاضِعُ فِي هَيْئَتِهِ، الْمُجْتَمَعُ لَهُ اللُّبُّ فِي

---

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/ ۱۴۰، الرقم: ۷۶۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۱۸۔

سُکُوْتِهِ، يَنْطِقُ بِالْحِکْمَةِ وَيَسْتَعْمِلُ الْحِلْمَ، أَخْرَجْتُهُ مِنْ خَيْرِ جِيْلٍ مِنْ أُمَّتِهِ قُرَيْشًا، ثُمَّ أَخْرَجْتُهُ مِنْ هَاشِمٍ صَفْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَهُمْ خَيْرٌ مِنْ خَيْرٍ إِلَی خَيْرٍ يَصِيْرُ، وَهُوَ وَأُمَّتُهُ إِلَی خَيْرٍ يَصِيْرُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب (آپ ﷺ کے اجداد کے قبیلہ میں سے ایک قبیلہ) معد بن عدنان کی تعداد چالیس افراد تک پہنچ گئی تو انہوں نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ کر دیا اور اسے لوٹ لیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے بدعا کی: یا رب! یہ بنو سعد ہیں، جنہوں نے میرے لشکر کے ساتھ لڑائی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا: اے موسیٰ! ان کے لئے میری بارگاہ میں بدعا نہ کرنا کیونکہ ان کی نسل میں سے ہی نبی اُمی ﷺ مبعوث ہوں گے، جو ڈر سنانے والے اور میری جنت کی بشارت دینے والے ہیں، اور انہی کی نسل میں سے وہ امّتِ محمدیہ ﷺ ہے، جس پر رحم کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے تھوڑا رزق پانے پر بھی خوش ہو گی، اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل پر (بھی) ان سے راضی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں محض کلمہ توحید ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ‘‘ کے اقرار پر جنت میں داخل فرمائے گا، کیونکہ ان کے نبی، محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ جو اپنے رہن سہن میں عاجزی و انکساری کرنے والے ہیں۔ جن کی خاموشی میں بھی حکمت و دانشمندی ہے۔ وہ حکمت و دانائی سے کلام فرماتے ہیں اور حلم و بردباری والے ہیں۔ میں نے انہیں ان کی امت میں بہترین طبقہ قریش میں سے پیدا فرمایا، پھر انہیں قریش میں سے پسندیدہ خاندان بنو ہاشم میں پیدا کیا، پس وہ بہترین لوگوں میں بہترین تر ہیں، اور بہتری کی طرف پیش قدمی فرمانے والے ہیں، اور ان کی امت بہتری کی طرف بڑھنے والی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١٣/٢٣. عَنْ جُلْهَمَةَ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَهُمْ فِي قَحْطٍ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أُقْحِطَ الْوَادِي وَأَجْدَبَ الْعِيَالُ، فَهَلُمَّ وَاسْتَسْقِ، فَخَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ، وَمَعَهُ غُلَامٌ، كَأَنَّهُ شَمْسُ دَجْنٍ تَجَلَّتْ عَنْهُ سَحَابَةٌ قَتْمَاءُ وَحَوْلَهُ أُغَيْلِمَةٌ، فَأَخَذَهُ أَبُوْ طَالِبٍ، فَأَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِالْكَعْبَةِ، وَلَاذَ بِإِصْبَعِهِ الْغُلَامَ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزْعَةٌ، فَأَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاغْدَقَ وَاغْدَوْدَقَ وَانْفَجَرَ لَهُ الْوَادِي، وَأَخْصَبَ الْبَدِيُّ وَالنَّادِي، فَفِي ذٰلِكَ يَقُوْلُ أَبُوْ طَالِبٍ:**

**وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ**
**ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ**
**يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاکُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ**
**فَهُمْ عِنْدَه فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ**

**رَوَاهُ السَّيُوْطِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.**

''حضرت جلہمہ بن عرفطہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، اس زمانے میں اہلِ مکہ قحط میں مبتلا تھے، پس قریش نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ پورا علاقہ قحط زدہ ہو گیا ہے، اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں، پس آپ جلدی تشریف لائیں اور بارش کے لئے دعا کریں۔ تب حضرت ابو طالب دعا کے لئے نکلے، اور ان کے ساتھ ایک اتنا خوبصورت لڑکا تھا، گویا سورج کالی گھٹا سے نکلا ہو اور اس کے اردگرد دیگر بچے تھے۔ پس

---

**١٣:** أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/١٩٠۔

حضرت ابو طالب نے اس لڑکے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو تھاما، اور اس کی پشت کو کعبہ سے لگا دیا، اور اپنی انگلیوں سے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام و نشان نہ تھا، پس بادل ادھر ادھر سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے، اور پھر موسلا دھار بارش ہوئی، جس کی وجہ سے وادی پانی سے بھر گئی اور ہر طرف خوب خوشحالی و فراخی ہوگئی، اس بارے میں حضرت ابو طالب نے یہ اشعار کہے تھے:

''وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرۂ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریادرس ہیں۔ بنو ہاشم کے ہلاک زدہ لوگ جن کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس وہ (بنو ہاشم) ان کے ہوتے ہوئے خوب نعمتوں اور فراخی میں ہیں۔''

امام سیوطی نے فرمایا کہ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ

## ﴿حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں آپ سے توسّل﴾

١/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاللهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الحجة من قال: إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهر وما كان يغيب بعضهم من مشاهد النبي ﷺ وأمور الإسلام، ٢٦٧٧/٦، الرقم: ٦٩٢١، وفي كتاب: البيوع، باب: ما جاء في قول الله تعالى: فإذا قضيت الصلاة، ٧٢١/٢، الرقم: ١٩٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی الله عنه، ١٩٣٩/٤-١٩٤٠، الرقم: ٢٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٠/٢، الرقم: ٧٢٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠٤/١٦، الرقم: ٧١٥٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢١/١١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في مسند الشاميين، ١٧٠/٤، الرقم: ٣٠٢٦۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں، حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، میں ایک غریب آدمی تھا، پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے اُنہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْکَ حَدِيْثًا کَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَکَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں سے کچھ) چُلّو بھر بھر

**٢:** أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العلم، باب: حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبی هريرة رضی اللہ عنہ، ٥/٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤_٣٨٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلی في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨_

کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣/٢٦. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ: اَللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ○﴾**

---

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: دعاء النبي ﷺ اجعلها عليهم سنين كسني يوسف، ١/٣٤١، الرقم: ٩٦٢، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ٤/١٧٣٠، الرقم: ٤٤١٦، وفي باب: تفسير سورة آلم غلبت الروم، ٤/١٧٩١، الرقم: ٤٤٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: الدخان، ٤/٢١٥٥، الرقم: ٢٧٩٨، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الدخان، ٥/٢٩٧، الرقم: ٣٢٥٤، والنسائى في السنن الكبرى، ٦/٤٥٦، الرقم: ١١٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣١، ٤٤١، الرقم: ٤١٤٠، ٤٢٠٦، والحميدى في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٠، الرقم: ٤٧٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١، وأبو يعلى في المسند، ٩/٧٨، الرقم: ٥١٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢١٤، الرقم: ٩٠٤٦ـ ٩٠٤٨ـ

[الدخان، ٤٤: ١٠] إِلَی قَوْلِهِ: ﴿إِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرَی إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَo﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] فَالْبَطْشَةُ یَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآیَةُ الرُّوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہوگئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابو سفیان نے آ کر کہا: اے محمد ﷺ! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ ان کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’اس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔ اور پھر فرمایا جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بطشة سے مراد یوم بدر ہے جبکہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیت روم گزر چکیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢٧/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَی عَهْدِ**

**٤:** أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: من تمطر في المطر حتی یتحادر علی لحیته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحیح، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وابن الجارود في المنتقی، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والبیهقي في السنن الکبری، ٣/٢٢١، الرقم: ٥٦٣٠، وابن سرایا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٠٧، الرقم: ١٥٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٥٠٦، والعیني في عمدة القاري، ٧/٥٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٩٧، والنووي في شرحه علی صحیح مسلم، ٦/١٩٤۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ: فَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وقت پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ پھر آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر

اُس روز، اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہیں۔ پس آپ ﷺ دست مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر سے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢٨/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَی جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ**

---

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء إذا انقطعت السبل من کثرة المطر، ١/٣٤٥، الرقم: ٩٧١، ومسلم في الصحيح، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، کتاب: الاستسقاء، باب: متی يستسقی الإمام، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٠٤، وفي السنن الکبری، ١/٥٥٥، الرقم: ١٨٠٥، ومالك في الموطأ، کتاب: النداء للصلاة، باب: ما جاء في الاستسقاء، ١/١٩١، الرقم: ٤٥٠، والشافعي في المسند، ١/٧٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٠٤، الرقم: ٢٨٥٧، والربيع في المسند، ١/٢٠٠، الرقم: ٤٩٦، وابن سعد في الطبقات الکبری، ١/٢٩٧، والطبراني في الدعاء، ١/٦٠٠، الرقم: ٢١٨٧۔

اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے فرمائیں (اس کی التجاء پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی آ کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (برسا)۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٢٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء في المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، و في باب: الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٢، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: ذكر الدعاء، ٣/١٦١، الرقم: ١٥١٨، وفي السنن الكبرى، ١/٥٦٠، الرقم: ١٨٢٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٤٤، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٣، ٣٥٤، الرقم: ٦١٧٦، ٦٢٢٩۔

كَانَ وِجَاهَ الْمِنبَرِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُغِيْثُنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: وَلَا وَاللهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ: وَاللهِ، مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُمْسِكُهَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اﷲ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اﷲ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور دعا کی: اے اﷲ! ہمیں بارش سے سیراب فرما۔ اے اﷲ! ہمیں بارش سے سیراب فرما۔ اے اﷲ! ہمیں بارش سے

سیراب فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس وقت ہم نے آسمان پر کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت تھی۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب آسمان کے درمیان آ گیا تو پھیل گیا۔ پھر اس قدر بارش ہوئی کہ خدا کی قسم! ہم نے ایک ہفتہ تک سورج کا منہ تک نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے اندر داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اسے روک لے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، پہاڑیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ تو اسی وقت بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣٠/٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى**

---

**٧:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰی رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتّٰی الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی وَقَامَ ذٰلِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰی نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں

تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناہ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٨/٣١. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَکَ هَلَکُوْا فَادْعُ اللهَ فَقَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠] ثُمَّ عَادُوْا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِکَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] يَوْمَ بَدْرٍ. قَالَ أَبُوْ عَبْدُ اللهِ: وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے کہا (کفار) قریش نے اسلام لانے میں (حد درجہ)

**٨:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٧٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢٩٧، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٣، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١١/١٤٤۔

تاخیر کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی۔ انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ وہ مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے ۔ پھر ابوسفیان آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض گذار ہوا اے محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم مررہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے پڑھا ’’پس اس دن کا انتظار کیجیے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔‘‘ پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت (پکڑ) پکڑیں گے۔‘‘ سے مراد یوم بدر ہے۔ حضرت ابوعبد اللہ نے کہا: اور اسباط نے منصور کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: پس رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور لگا تار سات دن تک ہوتی رہی پھر لوگوں نے بارش کی کثرت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ (بارش) ہمارے گرد و پیش پر برسا، ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ بادل آپ ﷺ کے سر مبارک سے ہٹ گئے اور ان کے اردگرد بارش جاری رہی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**٩/٣٢. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،**

---

**:٩** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ١/٥٩٦ـ ٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧ـ

هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣٣/ ١٠. عن يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ رضي الله عنه فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤/ ١١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ

---

**١٠:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب، الطب، باب: كيف الرقي، ٤/ ١٢، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٤٨، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٣٩، الرقم: ٦٥١٠، والروياني في المسند، ٢/ ٢٤٨، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢/ ٩٤-٩٥.

**١١:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في _

**النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی (جبکہ پانی کی سخت قلت تھی)۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً

-------- الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کرلیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣٥/١٢. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَکَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِکَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.**

**رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.**

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے (چند) درختوں سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ

**١٢:** أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٧، وفي کتاب: البيوع، باب: الکيل على البائع والمعطي، ٢/٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٥، الرقم: ١٤٩٧٧۔

میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**۳۶/۱۳. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رضی الله عنه وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَکَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ**

**۱۳:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ۲/۷۴۸، الرقم: ۲۰۲۰، وفي كتاب: الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب: الشفاعة في وضع الدين، ۲/۸۴۷، الرقم: ۲۲۷۵، وأبو داود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء في الرجل يموت وعليه دين وله وفاء، ۳/۱۱۸، الرقم: ۲۸۸۴، والنسائي في السنن، كتاب: الوصايا، باب: قضاء الدين قبل الميراث، ۶/۲۴۵، الرقم: ۳۶۳۷-۳۶۳۸، وفي السنن الكبرى، ۴/۱۰۵، الرقم: ۶۴۶۴-۶۴۶۵، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: أداء الدين عن الميت، ۲/۸۱۳، الرقم: ۲۴۳۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۴، الرقم: ۳۱۷۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۳، الرقم: ۱۴۳۹۸، وأبو يعلى في المسند، ۳/۴۳۱، الرقم: ۱۹۲۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۵۹۳، والعيني في عمدة القاري، ۱۱/۲۴۶، الرقم: ۷۲۱۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۳/۲۱۸۔

فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلٰى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ: كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

وفي رواية عنه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے (بے پناہ) تقاضا پر حضور نبی اکرم ﷺ سے مدد چاہی کہ وہ لوگ اپنے قرض سے کچھ گھٹا دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور غدق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ﷺ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر مجھے فرمایا: لوگوں کو ناپ ناپ کر دیتے جاؤ۔ میں نے انہیں ناپ ناپ کر دیں یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ ایک روایت میں حضرت جابر نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی وہ ناپتے رہے (اور لوگوں کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب کے قرض کی ادائیگی کر دی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷/ ۱۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ

۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی اللہ عنہ، ۴/ ۱۹۳۸، الرقم: ۲۴۹۱، وأحمد بن حنبل في ـــ

وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيْكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ حَبِّبْ

---

المسند، ٢/٣١٩، الرقم: ٨٢٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٧، الرقم: ٧١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٤٠، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، والبغوی في شرح السنة، ١٣/٣٠٦، الرقم: ٣٧٢٦، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، كتاب: الفضائل، ٣/٢٩٧، الرقم: ٥٧٩٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٣٢٨، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٨٥، الرقم: ٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٣٢٥۔

عُبَيْدَکَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں، میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار گزری، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اس کو دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسا کلمہ کہا جو مجھے ناگوار گزرا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے‘‘ میں رسول اللہ ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے روانہ ہوا، جب میں گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اس نے کہا اے ابوہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرو، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹہ کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میں خوشی سے روتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، اللہ نے آپ کی دعا قبول کرلی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے، اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (حضور کی مراد ابوہریرہ تھے) اور اس کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیدا کردے، اور مومنوں کی محبت ان کے

دل میں ڈال دے، پھر ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جو میرا ذکر سن کر یا مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**١٥/٣٨. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِکَ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.**

’’حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ’’(اے ربیعہ!) مانگو کیا مانگتے ہو۔‘‘ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ’’اور کچھ‘‘ میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت تو عطا کر دی) اب تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘

---

**١٥:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: فضل السجود، ٢/٢٢٧، الرقم: ١١٣٨، وفي السنن الكبرى، ١/٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٩، الرقم: ١٦٦٢٨، والبغوي في شرح السنة، ٣/١٤٩، الرقم: ٦٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم: ٥٦٤۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**١٦/٣٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.**

**رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُو**

---

**١٦-١٩:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩-١٧٢٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨-٦٦٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩۔

عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ.

٤٠/١٧. وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

’’حضرت عثمان بن حنیف ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

’’اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل

کیا اور اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔‘‘

**٤١/١٨.** وفي رواية: **قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ مَا تفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰی دَخَلَ الرَّجُلُ وَکَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.**

**رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.**

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے کہ اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

**٤٢/١٩.** وذکر العلامة ابن تيمية: **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَعْمٰی أَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلٰی رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ کَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.**

’’علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ! میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسّل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد! میں آپ کے توسّل سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی۔‘‘

**٤٣/ ٢٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی ’’اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبّرا اور نفع مند، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔‘‘ راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت ان کو بادلوں نے

---

**٢٠:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: رفع اليدين في الدعاء، ١/٣٠٣، الرقم: ١١٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم: ١٤١٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٧٥، الرقم: ١٢٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٤٣٣۔

گھیر لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

**٤٤/٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ جِئْتُکَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ وَلَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا طَبَقًا مَرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَأْتِيْهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ إِلَّا قَالُوْا: قَدْ أُحْيِيْنَا.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْکِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہات کے رہنے والے صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں

**٢١:** أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٤، الرقم: ٣١٧٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٥، الرقم: ١٨٠٩٠، والطيالسي في المسند، ١/١٦٦، الرقم: ١٢٠٠، والطبراني في المعجم الکبير، ١٢/١٣٠، الرقم: ١٢٦٧٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٢٧، الرقم: ٥١٠، وابن عبد البر في الاستذکار، ٢/٤٣١، وفي التمهيد، ٢٣/٤٣٣، والمزي في تهذيب الکمال، ٢٦/٥٧٥، والکناني في مصباح الزجاجة، ١/٥١، الرقم: ٤٤٩۔

کے پاس توشہ آخرت نہیں اور ان کا کوئی نر جانور حرم نہیں اچھالتا (کمزوری کی وجہ سے) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں پانی پلا زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب و ندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، نفع مند نہ کہ نقصان دہ'' پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

**٢٢/٤٥. عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا طَبَقًا عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ: فَمَا جَمَّعُوْا حَتَّى أُجِيْبُوْا قَالَ: فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا إِلَيْهِ الْمَطَرَ فَقَالُوْا: يَا**

---

**٢٢:** أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٨، الرقم: ٢٩٢٢٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٣٢٣، و عبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٨، الرقم: ٤٩٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٥، الرقم: ١٨٠٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٧٦-٤٧٧، الرقم: ١٢٢٦-١٢٢٧، والطيالسي في المسند، ١/١٦٦، الرقم: ١١٩٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٥، الرقم: ٣٧٢، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٤٢١، الرقم: ٧٤٩، وفي السنن الكبرى، ٣/٣٣٥، الرقم: ٦٢٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٨، الرقم: ٦٧٥٤، وفي المعجم الكبير، ٢٠/٣١٨، الرقم: ٧٥٥-٧٥٦ والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٥١٢.

رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ إِسْنَادُهُ عَلَی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت کعب بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی: ’’اے اللہ! ہمیں پانی پلا زمین کو بھر دینے والا (یعنی جس سے تالاب و ندیاں خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے (برسنے والا)، نفع مند نہ کہ نقصان دہ‘‘ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ کی اس دعا کو فوراً بعد) لوگ ابھی نمازِ جمعہ سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ خوب بارش برسنے لگی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت زیادہ بارش ہو جانے کی شکایت کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مکانات گرنے لگے ہیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا کی: ’’اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہمارے اوپر نہ برسے‘‘ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فوراً بارش (شہر مدینہ سے) چھٹ کر دائیں بائیں برسنا شروع ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اسی طرح عبدالرزاق، طحاوی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٣/٤٦. عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَجُلًا مُخْتَضِبًا

٢٣: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٦٦، الرقم: ١٨٠٣٨، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٣/٥١٦، والهندي في کنز العمال، ١٠/٩۔

بِصُفْرَةٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ جَرِيْدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَطٌّ وَرْسٍ، فَطَعَنَ بِالْجَرِيْدَةِ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ وَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَکَ عَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَأَثَّرَ فِي بَطْنِهِ وَمَا أَدْمَاهَا، فَقَالَ: الرَّجُلُ: اَلْقُوْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّاسُ: أَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَقْتَصُّ فَقَالَ: مَا بِشْرَةُ أَحَدٍ فَضَّلَ اللهُ عَلَى بِشْرَتِي، قَالَ: فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتَصَّ، فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: اَدْعُهَا لَکَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ سَعْدٍ، وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ: ذَلِکَ الرَّجُلُ سَوَادُ بْنُ عَزِيَّةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ يَلِي بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدٍ وَالْخَنْدَقِ وَالْمَشَاهِدَ کُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی سے ملے جس نے زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس کو تنبیہ کرتے ہوئے چھڑی سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا۔ اس شخص کے پیٹ پر کچھ خراش آ گئی جس سے خون نکل آیا اس نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے لوگوں نے کہا کیا تو رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لے گا؟ اس نے کہا کہ کسی انسان کے جسم کو اللہ تعالیٰ نے میرے جسم پر فضیلت نہیں دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑا اٹھا دیا اور کہا کہ تم بدلہ لے لو۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا جسم مبارک چوم لیا عرض کیا میں آپ ﷺ سے اس کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بروز قیامت میری شفاعت فرمائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’امام ابن سعد نے فرمایا کہ وہ صحابی سواد بن غزیہ بن وہب بن یلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جنہوں نے غزوہ بدر، اُحد اور خندق کے ساتھ ساتھ دیگر تمام مواقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی۔‘‘

**٤٧/ ٢٤. عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو رضی الله عنه يَتَخَلَّقُ کَأَنَّهُ عُرْجُوْنٌ، وَکَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَآهُ يَعُضُّ لَهُ قَالَ: فَجَاءَ يَوْمًا وَهُوَ يَتَخَلَّقُ فَأَهْوَی لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعُوْدٍ کَانَ فِي يَدِهِ فَجَرَحَهُ، فَقَالَ: الْقِصَاصِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُ الْعُوْدَ وَکَانَ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ قَمِيْصَانِ قَالَ: فَجَعَلَ يَرْفَعُهُمَا فَنَهَزَهُ النَّاسُ قَالَ: فَکَشَفَ عَنْهُ حَتَّی انْتَهَی إِلَی الْمَکَانِ الَّذِي جَرَحَهُ فَرَمَی بِالْقَضِيْبِ وَعَلَّقَهُ يُقَبِّلُهُ وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَدَعُهَا لَکَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.**

**رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ قَانِعٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.**

’’حضرت حسن رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص جس کا نام سوادہ بن عمرو رضی الله عنه تھا وہ بہت زیادہ خوشبو استعمال کرتے تھے حضور نبی اکرم ﷺ جب ان کو دیکھتے تو بہت خوش ہوتے ایک دن وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے خلوق لگائی ہوئی تھی تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا تو اس نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے آپ ﷺ نے اس کو وہ چھڑی تھما دی اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس پر دو قمیصیں تھیں حضور ﷺ نے وہ قمیصیں اپنے جسد اقدس

**٢٤:** أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٩/ ٤٦٧، الرقم: ١٨٠٣٩، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/ ١٢٢، الرقم: ٥٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ١٣٣، الرقم: ١١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٨٩۔

سے اوپر اٹھانا شروع کیں تو لوگوں نے اسے زجر وتوبیخ کرنا شروع کی جب حضور ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اس مقام تک اٹھا لی جہاں کہ آپ ﷺ نے اس کو کچوکا لگایا تھا تو اس شخص نے چھڑی پھینک دی اور آپ ﷺ کے جسم اقدس کو چومنے لگا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ سے اس کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

**٤٨/٢٥. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضي الله عنه أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لاَ، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لاَ يُدْرَى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے

**٢٥-٢٧:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وفي المفاريد، ١/٦٣، الرقم: ٦١، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٤، الرقم: ٥٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٨، الرقم: ١٢، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٧٩-٢٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وفي الإصابة، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٦١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٦٤.

سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور آنکھ کی سیاہی چہرے پر بہہ گئی۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرما کر آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

**٤٩/٢٦. وفي رواية: فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ وَكَانَتْ أَقْوَى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبُرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.**

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے واپس لوٹا دیا اور اسے اس کی (اصل) جگہ برابر کر دیا اور یہ آنکھ صحیح ہونے کے بعد دوسری آنکھ سے بھی (بینائی میں) قوی تر اور صحیح تر تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

**٥٠/٢٧. وفي رواية: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَعَتْ عَلَى وَجْنَتِهِ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا. وفي رواية: فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ**

’’اور ایک روایت میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ اُحد کے دن ان کی آنکھ میں کوئی چیز لگی اور ان کی آنکھ (کا ڈھیلا نکل کر) ان کے رخسار پر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے لوٹا دیا تو یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے صحیح ترین اور تیز ترین تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے حسین ترین اور تیز ترین بصارت والی تھی۔‘‘

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**٥١/ ٢٨. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نِسْيَانَ الْقُرْآنِ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ اخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، قَالَ عُثْمَانُ: فَمَا نَسِيْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدُ أَحْبَبْتُ أَنْ أَذْكُرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قرآن کو بھول جاتا تھا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول ﷺ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے میری چھاتی پر اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان عثمان کے سینہ سے نکل جا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٥٢/ ٢٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُخِفُّ فِي حَوَائِجِهِ، فَقَالَ: سَلْنِي حَاجَةً فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ تَعَالَى لِي بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَتَنَفَّسَ وَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ أَعِنِّي بِكَثْرَةِ**

---

**٢٨:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٤٧، الرقم: ٨٣٤٧، والحارث في المسند، ٢/ ٩٣٢، الرقم: ١٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٣۔

**٢٩-٣٠:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٢٤٥، الرقم: ٢٠٢٩، وفي المعجم الأوسط، ٣/ ٦٣، الرقم: ٢٤٨٨، وابن المبارك في الزهد، ١/ ٤٥٥، الرقم: ١٢٨٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٣٢٩، الرقم: ٣١٩، والعسقلاني في الإصابة، ٦/ ١٢٥، وقال: رواه البزار۔

السُّجُوْدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی ذاتی ضروریات بیان نہ کرتا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے مانگو (جو کچھ بھی چاہے) پس اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے جنت کی دعا فرمائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سرانور اوپر اٹھایا، سانس لیا اور فرمایا، ٹھیک ہے لیکن کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٥٣. وفي رواية لابن مبارک: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ قَالَ: أَعِنِّي بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

”اور ابن مبارک کی ایک روایت میں ہے کہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے (بھی) آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم بھی میری شفاعت کے اہل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے) مگر تم کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔“

٣١/٥٤. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ

**٣١:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٦٢، الرقم: ٥٢٨٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٣٣، الرقم: ٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٧٢، الرقم: ٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤/٣٤٦، والحارث في المسند، ٢/٦٢٦، الرقم: ٥٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٩/٤٤٨۔

النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَلَغَنِي أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُرْسِلَ جَيْشًا إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رُدَّ الْجَيْشَ فَأَنَا لَکَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ قَالَ: افْعَلْ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ فَأَتَى وَفْدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ...... إلى أن قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَدُلَّنِي عَلَى رَجُلٍ أُوَلِّيهِ فَدَلَلْتُهُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْوَفْدِ فَوَلَّاهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لَنَا بِئْرًا إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسِعْنَا مَاؤُهَا فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ وَتَفَرَّقْنَا عَلَى مِيَاهٍ حَوْلَنَا، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ الْيَوْمَ أَنْ نَتَفَرَّقَ. كُلُّ مَنْ حَوْلَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللهَ يَسَعْنَا مَاؤُهَا، فَدَعَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَنَقَدَهُنَّ فِي كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: إِذَنِ اسْتَمُوْهَا فَأَلْقُوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا أَنْ يَنْظُرُوْا إِلَى قَعْرِهَا بَعْدُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ.

’’صحابی رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام پر آپ ﷺ کی بیعت کی اس کے بعد وہ طویل حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہوتو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور وہ ہماری ضرورت پوری کرتا ہے لیکن جب گرمی آتی ہے تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی پینے کیلئے اردگرد جانا پڑتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے اردگرد سب ہمارے دشمن ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھا دے اور ہم اس کو جمع کر لیں اور ہمیں پانی پینے کیلئے ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ آپ ﷺ نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور پھر دعا فرمائی اور پھر فرمایا ان کنکریوں کو لے جاؤ اور جب تم اپنے کنویں پر پہنچو تو ایک ایک کر

کے ان کنکریوں کو اس میں ڈالتے جانا اور اس پر اللہ ﷻ کا نام لینا۔ حضرت حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا تو اس کے بعد (کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم کنویں کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، اصبہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

**٣٢/٥٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَبِكَفِّي سَلْعَةٌ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هَذِهِ السَّلْعَةُ قَدْ أَذَتْنِي تَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَائِمَةِ السَّيْفِ أَنْ أَقْبِضَ عَلَيْهِ وَعَنْ عِنَانِ الدَّآبَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحْ يَدَکَ فَفَتَحْتُهَا ثُمَّ قَالَ: اِقْبِضْهَا فَقَبَضْتُهَا قَالَ: اُدْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ: افْتَحْهَا فَفَتَحْتُهَا فَنَفَثَ فِي كَفِّي ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى السَّلْعَةِ فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا بِكَفِّهِ حَتى رَفَعَ عَنْهَا وَمَا أَرَى أَثَرَهَا.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

’’حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میرے ہاتھ پر پھوڑا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پھوڑے نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اور اس کی وجہ سے میں تلوار کا دستہ

---

**٣٢:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٣٠٦، الرقم: ٧٢١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٢٥٠، الرقم: ٢٦٩٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٦٩٧، الرقم: ١١٦٣، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٣٣١، الرقم: ٣٨٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٨۔

بھی مضبوطی سے پکڑنے اور سواری کے جانور کو قابو کرنے سے معذور ہوں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ کھولو میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مٹھی بند کرو پھر میں نے اسے بند کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھولو تو میں نے کھولا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر پھونک ماری پھر آپ ﷺ نے اس پھوڑے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور اس کو مسلسل دباتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس ہٹایا تو اس پھوڑے کا نام ونشان تک باقی نہ تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**۵۶/۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِيْنَنِي بِشَيءٍ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيءٌ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا فَائْتِنِي بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُوْدِ شَجَرَةٍ وَآيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ تَدُقَّ نَاحِيَةَ الْبَابِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِ أَتَاهُ بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ ﷺ**

**۳۳:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۱۸، ۱۱/۱۸٦، الرقم: ٦۲۹۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۱۹۰، الرقم: ۲۸۹۵، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۵۹، الرقم: ٤۱، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/۲۳، الرقم: ۳۰۵۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٤۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/۲۵٦، ۸/۲۸۳، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/٤٤، والمناوي في فيض القدير، ۵/۸۰۔

يَسْلِتُ الْعَرَقَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُوْرَةَ فَقَالَ: خُذْهَا وَأْمُرُ ابْنَتَکَ أَنْ تَغْمِسَ هَذَا الْعُوْدَ فِي الْقَارُوْرَةِ وَتَطَيَّبُ بِهِ. قَالَ: فَکَانَتْ إِذَا تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَائِحَةَ ذَلِکَ الطِّيْبِ، فَسُمَّوا بَيْتَ الْمُطَيِّبِيْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لے کر آنا اور میرے لئے تمہاری پہچان یہ ہوگی کہ تم دروازے پر دستک دینا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن وہ کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے لکڑی سے اپنے بازوؤں پر سے پسینہ اکٹھا کر کے اس شیشی میں ڈالنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے جا کر کہو کہ اس لکڑی کو اس شیشی میں ڈبو کر نکالے اور پھر اپنے آپ کو اس سے خوشبو لگائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اس نے وہ خوشبو لگائی تو پورا شہر مدینہ اس خوشبو سے مہک اٹھا اور اسی بناء پر ان کے گھر کا نام ’’خوشبو والوں کا گھر‘‘ پڑ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی، طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٥٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا کَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

---

**٣٤:** أخرجه الحاکم في المستدرك، ٣/٦٥١، الرقم: ٦٣٩٤، والطبراني في المعجم الکبير، ٦/٣٤، الرقم: ٥٤٣٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٢٤، الرقم: ٢٠٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٤۔

شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَبْهَتِهِ فَأَتَاهُ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ ﷺ (وَهُوَ وَالِدُ أَبِي سَعِيْدٍ) فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَزْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر زخم آ گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت مالک بن سنان ﷺ آئے (یہ حضرت ابو سعید خدری ﷺ کے والد ہیں) انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون صاف کرنے لگے اور پھر اس خون مبارک کو (اپنے ہونٹوں سے چوس کر حلق کے اندر) نگل لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہے تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔'' اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/ ۳۵. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ أَبَاهُ مَالِکَ بْنُ سَنَانٍ ﷺ لَمَّا أُصِيْبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ مَصَّ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَازْدَرَدَهُ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن

**۳۵:** أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/ ۴۷، الرقم: ۹۰۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۷۰۔

سنان رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرۂ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی ان سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۵۹/ ۳۶. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيْدَةٌ عَلَی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِهِمْ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ، لَوْ شَاءَ صَاحِبُکُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ وَلَکِنَّهُ لَا يُحِبُّ ذٰلِکَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَوْلِ الْيَهُوْدِيِّ فَقَالَ: أَوْ قَدْ قَالَ ذٰلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: إِنِّي لَأَسْتَنْصِرُ بِالسَّنَةِ عَلَی أَهْلِ نَجْدٍ وَإِنِّي لَأَرَی السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَيْنِ فَأُکْرِهُهَا مَوْعِدُکُمْ يَوْمَ کَذَا اسْتَسْقَی لَکُمْ قَالَ: فَلَمَّا کَانَ ذٰلِکَ غَدَا النَّاسُ فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتَّی أُمْطِرُوْا مَا شَاؤُوْا فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمْعَةٌ.**

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ بیان کرتی ہیں کہ (ایک دفعہ) عہد نبوی ﷺ میں لوگوں کو سخت قحط سالی پہنچی تو ان لوگوں کے پاس سے ایک یہودی کا گزر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تمہارے آقا محمد (ﷺ) چاہیں تو تم پر تمہاری حسب منشاء بارش برسائی جا سکتی ہے لیکن وہ ایسا پسند نہیں کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو

**۳۶:** أخرجه الشافعي في المسند، ۱/ ۷۹، وفي کتاب الأم، ۱/ ۲۴۷۔

یہودی کے اس قول کی خبر دی گئی تو (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس نے اس طرح کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں بادل کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ چشمے سے نکل رہا ہے۔ میں تم سے صرف وعدہ ناپسند کرتا ہوں۔ بلکہ میں فلاں دن تمہیں سیراب کروں گا۔ پس جس دن (وہ وعدہ کا) دن آیا تو لوگ ابھی منتشر بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان کی حسب منشاء بارش برسنے لگی۔ اور جس دن بارش برسی وہ جمعہ کا دن تھا۔‘‘

اسے امام شافعی نے روایت کیا ہے۔

**۶۰/۳۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَحَمَلَ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ رضی اللہ عنہ حَتَّى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لِجِبَالِ مُسَيْلَمَةَ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلَهُ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَدَعَا الْبَرَّازَ وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيْدِ الْعُوْدِ أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٍ ثُمَّ نَادَى بِشِعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ شِعَارُهُم يَوْمَئِذٍ ’’يَا مُحَمَّدَاهُ‘‘. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ ’’(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور لشکر سے گزر کر مسیلمہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور انتظار کرنے لگے کہ وہ اس تک پہنچ کر اسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا ’’میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر و زید کا بیٹا ہوں۔ پھر انہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور ان دنوں ان کا جنگی نعرہ ’’یا محمداہ

**۳۷:** أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲ /۲۸۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/۳۲٤۔

صلى الله عليك وسلم‘‘ ( یا محمد! مدد فرمائیے ) تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری اور ابن کثیر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَبِآثَارِهِ

## ﴿حضور ﷺ کے وصالِ مبارک کے بعد آپ کی ذاتِ اقدس اور آثارِ مبارکہ سے توسّل﴾

۱/۶۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۱۳۳۵/۳، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۱۹۶۲/۴، الرقم: ۲۵۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷/۳، الرقم: ۱۰۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۸۶/۱۱، الرقم: ۴۷۶۸۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (ان صحابہ کرام کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو پھر انہیں (ان تابعین کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں (تبع تابعین کے توسل سے) فتح دے دی جائے گی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/٦٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقَی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما. فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ:**

---

**٢:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإمام الاستسقاء إِذا قَحَطُوا، ٣٤٢/١، الرقم: ٩٦٤، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العَبَّاسِ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما، ١٣٦٠/٣، الرقم: ٣٥٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٣٧/٢، الرقم: ١٤٢١، وابن حبان في الصحيح، ١١٠/٧، الرقم: ٢٨٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤٩/٣، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٥٢/٣، الرقم: ٦٢٢٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢٧٠/١، الرقم: ٣٥١، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١٣٥/١، الرقم: ٨٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٨١٤/٢، وابن جرير الطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٤٣٣/٤۔

فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور (بارگاہِ الٰہی میں) یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ راوی نے بیان کیا پس ان پر بارش برسا دی جاتی۔‘‘

اسے امام بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٦٣. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيُّ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٦٣، الرقم: ٩٧٣۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے کہ دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور انہیں اس کے توسل سے فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا۔ لوگ کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو (پھر ان کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہوگی)، پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کے توسل سے فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٤/ ٦٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقَی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** رضي الله عنه **عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ** رضي الله عنهما **فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّکَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِهِ، فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوا حَتَّی سَقَاهُمُ اللهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ** رضي الله عنه **النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ

**٤-٦:** أخرجه الحاکم في المستدرك، ٣/ ٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/ ٩٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/ ٤٩٧، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/ ٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/ ٢٧٧، والسبکي في شفاء السقام، ١/ ١٢٨، والمبارکفوري في تحفة الأحوذی، ٩/ ٣٤٨، والمناوي في فيض القدير، ٥/ ٢١٥۔

كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ، يُعَظِّمُهُ وَيُفَخِّمُهُ وَيُبِرُّ قَسَمَهُ، فَاقْتَدُوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ عزوجل فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بمنزلہ والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٥/٥. وقال العسقلاني في ”الفتح“: أَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ لَمَّا اسْتَسْقَى بِهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ، وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِي إِلَيْكَ لِمَكَانِي مِنْ نَبِيِّكَ، وَهٰذِهِ أَيْدِيْنَا إِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ، وَنَوَاصِيْنَا إِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ، فَاسْقِنَا الْغَيْثَ. فَأَرْخَتِ السَّمَاءُ مِثْلَ الْجِبَالِ حَتَّى أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ وَعَاشَ النَّاسُ.

’’امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لئے توسّل کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: ’’اے

اللہ! بلائیں ہمارے گناہوں ہی کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں اور توبہ سے ہی ٹلتی ہیں۔ اس قوم نے تیرے نبی ﷺ کے ساتھ میرے تعلق کا وسیلہ اختیار کیا ہے اور ہمارے ہاتھ اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے تیری بارگاہ میں اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لئے (تیری بارگاہ میں) جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔'' ان کی یہ دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر اس طرح بادل چھا گئے جیسے پہاڑ ہوں۔''

**٦/٦٦. وَأَخْرَجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فذكر الحديث وفيه فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ رضی الله عنه فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ فَاقْتَدَوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ...... وَفِيْهِ، فَمَا بَرِحُوْا حَتَّى سَقَاهُمُ اللهُ.**

**وقال الشيخ تقي الدين السّبكي (٧٥٦هـ): وكذالک يجوز مثل هذا التوسّل بسائر الصّالحين، وهذا شيء لا يُنْكِرُهُ مسلم، بل مَنْ يَدِيْنُ بملة من الملل.(١)**

''اور امام عسقلانی نے ہی امام داود کے طریق سے روایت بیان کیا ہے۔ انہوں نے عطاء سے، انہوں نے حضرت زید بن اسلم سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عام الرّمادہ (قحط والے سال) حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا محترم

(١) أخرجه تقي الدين السبكي في شفا السقام في زيارة خير الأنام، ١٠/١٢٨۔

حضرت عباس بن عبد المطلب ص کے توسل سے بارش طلب کی، پھر آگے پوری حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ پس حضرت عمر ص نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی سمجھتے تھے، جیسے ایک بیٹا اپنے والد کو دیکھتا ہے، پس اے لوگو! آپ ﷺ کے چچا کے حق میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ پکڑو۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے (اس وسیلہ سے) انہیں سیراب فرما دیا۔‘‘

’’اور امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ’’اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ ادیان میں سے کسی بھی دین کے پیروکاروں نے توسل کا انکار نہیں کیا ہے۔‘‘

**٧/٦٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا. فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ.** رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم

---

**٧:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨۔

نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ، پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں ہے اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آجاتے۔‘‘

اسے امام ابویعلی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

**٦٨/٨. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا لِرِجْلِکَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: اُدْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَانْبَسَطَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

’’حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلى الله عليك وسلم) کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔‘‘

---

**٨-١١:** أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١٤١-١٤٢، الرقم: ١٦٨-١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٤/٢٤، الرقم: ٢٩٥٣، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٩٩، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/١٤٢.

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**٩/٦٩. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاه، فَقَامَ فَمَشَى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.**

''ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کی ٹانگ سن ہوگی، تو وہ بیٹھ گئے، پھر انہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کریں۔ تو انہوں نے کہا: یا محمداہ! (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم!) ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ اٹھ کر چلنے لگ گئے۔''

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

**١٠/٧٠. وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما، **فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما: **اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرُهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.**

''ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہو گئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ لگایا تو اسی وقت اس کے پاؤں کا سن ہونا جاتا رہا۔''

اس روایت کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٧١/١١. وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليك وسلم، فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نُشِّطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

''اور ایک روایت میں حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اسے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کر، تو اس نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیک وسلم۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہوکر دوڑنے لگ گیا ہو۔''

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٧٢/١٢. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه فِي حَاجَةٍ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكَى ذَلِکَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ

---

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، وفي المعجم الصغير، ١/١٨٣، الرقم:٥٠٨، وفي الدعاء، ١/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٤، ٢٣، الرقم: ١٠١٨، وقال: والحديث صحيح، والسبكي في شفاء السقام: ١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٠١۔

إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِکَ إِلَى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذْكُرُ حَاجَتَکَ، وَرُحْ حَتَّى أَرُوْحَ مَعَکَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُکَ، فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَکَ، حَتَّى كَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَکَ مِنْ حَاجَةٍ فَاذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاکَ اللهُ خَيْرًا، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتَّى كَلَّمْتُهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيْرٌ، فَشَكَى إِلَيْهِ ذِهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصْبِرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِ الْمِيْضَأَةَ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَ اللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص (عثمان) بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کی بابت شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آ کر

دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ (یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) اور اپنی حاجت بیان کرو اور جاؤ یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا کیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک کیوں نہ بتایا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا گیا اور عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزا دے، اگر آپ میری حاجت میں میری رہنمائی نہ فرماتے تو نہ تو وہ میری حاجت پر غور کرتے اور نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ ﷺ سے اپنی بینائی چلے جانے کا شکوہ کیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آؤ اور وضو کرو، ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کوئی اندھا پن ہی نہیں تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

# بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّعْظِيمِ لَهُ

## ﴿حضور ﷺ کی قبرِ انور سے توسّل اور اس کی تعظیم﴾

**١/٧٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ النَّوَوِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.**

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان کی طرح ویران نہ رکھو) اور نہ ہی میری قبر کو عیدگاہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی

---

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٥٠، الرقم: ٧٥٤٢، ٣/٣٠، الرقم: ١١٨١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٨١، الرقم: ٨٠٣٠، والبزار عن علي رضی الله عنه في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥، الرقم: ٧٣٠٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤، الرقم: ٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٣/٥١٦، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣١٦۔

جس قدر ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اسے امام ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

**٢/٧٤. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا، حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الإِبِلُ، حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ.**

’’حضرت ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی

٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (١٥): ما أكرم الله تعالى نبيّه ﷺ بعد موته، ١/٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤/٤٠٠، الرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفى ﷺ، ٢/٨٠١، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام، ١/١٢٨، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٦، والزرقاني في شرحه، ١١/١٥٠۔

کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی عَامُ الْفَتْق (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

**٣/٧٥. عَنْ مَالِكٍ الدَّارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكِيْسُ، عَلَيْكَ الْكِيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر

---

**٣:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام، ١/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم، ١/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤۔

حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہوگئی ہے تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے **دلائل النبوۃ** میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔امام عسقلانی نے بھی فرمایا کہ امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**٤/٧٦. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوْبَ رضي الله عنه فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ**

---

**٤:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٠، رقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٨، الرقم: ٣٩٩٩، وفي المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٤، ٩/١٤٤، الرقم: ٩٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٤٩، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام١/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٤٥، والهندي في كنز العمال، ٦/٨٨، الرقم: ١٤٩٦٧۔

إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنِ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت داؤد بن ابو صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے ہے، تو اس نے اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسولِ خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت روؤ جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روؤ جب اس کا ولی نا اہل ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵/۷۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيءُ إِلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ

---

**۵-٦:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۱۵۰، الرقم: ۷۵٤۲، ۳/۳۰، الرقم: ۱۱۸۱۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۷۱، ۵۷۷، الرقم: ٤۸۳۹، ٦۷۲٦، وأبو يعلى في المسند، ۱/۳٦۱، الرقم: ٤٦۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۳/۲٦، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۳۵، الرقم: ۲۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/٤۹، الرقم: ٤۲۸، والعسقلاني في المطالب العالية، ۷/۱۵۹، الرقم:—

عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَدْخُلُ فِيْهَا، فَيَدْعُوْ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُکَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَلَا بُيُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ کُنْتُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے قریب ایک بڑے سوراخ کی طرف آتا اور اس میں داخل ہوکر دعا مانگتا۔ تو انہوں نے اسے اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے اپنے والد سے سنی، انہوں نے اسے اپنے باپ سے انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (سن کر) اسے روایت کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری قبر کو عیدگاہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود، تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

**٦/٧٨. وفي رواية: قَالَ: فَإِنَّ تَسْلِيْمَکُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا کُنْتُمْ.**

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ حَفْصُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْجَعْفَرِيُّ ذَکَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَذْکُرْ فِيْهِ جَرْحًا وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

--------

......... ١٣٢٤، وفي لسان الميزان، ٢/١٠٦، الرقم: ٤٣٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٤٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٦، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/٢٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/٢٤، الرقم: ١٤٣۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا سلام مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں مذکور راوی حفص بن ابراہیم کو ابن ابی حاتم نے بھی اپنی سند میں ذکر کیا ہے اور ان میں کوئی جرح ذکر نہیں کی، اور اس حدیث کے بقیہ راوی بھی ثقہ ہیں۔

**٧٩/٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ، تُحَدِّثُوْنَ وَتُحْدَثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ.**

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالشَّاشِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (بذریعہ وحی الٰہی اور میری سنت) تمہیں نئے نئے احکام ملتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں

٧: أخرجه البزار في المسند، ٥/٣٠٨، الرقم: ١٩٢٥، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٣٨-٣٩، الرقم: ٢٥-٢٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/١٩٤، والشاشي في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٨٣، الرقم: ٦٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤، والحارث في المسند، ٢/٨٨٤، الرقم: ٩٥٣-

بھی) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ چنانچہ اگر نیکیاں (تمہاری) دیکھوں گا تو اللہ کا شکر بجا لایا کروں گا اور اگر برائیاں دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار، جہضمی، شاشی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**٨/٨٠. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَغَنِي بِاسْمِهِ واسْمِ أَبِيْهِ، هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ.**

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ ابْنُ الْحِمْيَرِيِّ لَا أَعْرِفُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام

**٨-٩:** أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٥٥، الرقم: ١٤٢٥، ١٤٢٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٤١٦، الرقم: ٢٨٣١، وابن حيان في العظمة، ٢/٧٦٢، الرقم: ١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٤، وقال: رواه الطبراني في الكبير بنحوه، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/٢٤٩، الرقم: ٦٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢، وقال: رواه الطبراني، والمناوي في فيض القدير،٢/٤٨٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/٤٩٧، والحارث في المسند، ٢/٩٦٢، الرقم: ١٠٦٣۔

مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطاء فرمائی ہے، پس روزِ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا، اور عرض کرے گا: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں ابن حمیری راوی ہے میں اسے نہیں جانتا اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹/۸۱. وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى مَلَکًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِي، إِذَا مُتُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا) صَلَّى عَلَيْکَ فُلَانٌ، فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالَى عَلَى ذَلِکَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدٍ عَشَرًا.

’’امام ابو شیخ ابن حبان کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہے، جب سے میں نے اس دنیا سے (ظاہراً) پردہ کیا ہے، وہ قیامت تک کھڑا رہے گا۔ پس میری اُمت میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام مجھے بتاتا ہے، اور یوں کہتا ہے، اے محمد! فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے، پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں بھیجے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام جهضمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٨٢/ ١٠. عَنِ الْقَاسِمِ (بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ) قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا أُمَّهُ، اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ رضي الله عنهما فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ، مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ: يُقَالُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مُقَدَّمٌ وَأَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت قاسم (بن محمد بن ابو بکر الصدیق) ﷺ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: اماں جان! میرے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضرت ابوبکر وعمر

١٠-١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في تسوية القبر، ٢١٥/٣، الرقم: ٣٢٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٥٣/٨، الرقم: ٤٥٧١، والحاكم في المستدرك، ٥٢٤/١، الرقم: ١٣٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤، الرقم: ٦٥٤٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢٠٩/٣، والنميري في أخبار المدينة، ٩٣/٢، الرقم: ١٦٢٨، وأحمد بن حنبل في الزهد، ٣٦٩/١، والواداياشي في تحفة المحتاج، ٦١٠/١، الرقم: ٨٢٣، والمزي في تهذيب الكمال، ١٥٨/٢٢، والزيلعي في نصب الرأية، ٣٠٤/٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٥٧/٣، وفي الدراية، ٢٤٢/١، وابن حزم في المحلى، ١٣٤/٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢٠٤/٢، الرقم: ٣٠٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ١٢٩/٤۔

رضی اللہ عنہما) کی قبر انور بھی کھول دیں، انہوں نے میرے لیے تینوں مقدس قبور (کا دروازہ) کھول دیا جو کہ نہ بہت بلند تھیں اور نہ ہی بالکل زمین سے ملی ہوئی۔ اور ان کے اوپر میدان کی سرخ کنکریاں ڈالی ہوئی تھیں۔ امام ابوعلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کہ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر انور سب سے آگے ہے اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک آپ ﷺ کے سر انور کے پاس ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک میں ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابو یعلی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**۸۳/۱۱.** وفي رواية: **عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، إِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ** رضي الله عنها: **اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَشَفَتْ لَهَا عَنْهُ فَبَكَتْ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.**

''حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ وہ اس کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا روضۂ اقدس کھول دیں۔ تو انہوں نے اس عورت کے لئے روضۂ اقدس کھول دیا تو وہ عورت (روضۂ اقدس کے پاس) اتنا روئی کہ (فراقِ رسول ﷺ میں) اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے کتاب الزھد میں روایت کیا ہے۔

**۸۴/۱۲. عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ** رضي الله عنه **أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ** رضي

**۱۲:** أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ۱/۵۷، الرقم: ۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۲، الرقم: ۴۱۷۰، وابن حيان في العظمة، ۳/۱۰۱۸، الرقم: ۵۳۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ـــ

اللہ عنہا، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبرِ اقدس پر (حصولِ برکت و توسل کے لئے) اپنے پَر مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔‘‘ اسے امام دارمی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٨٥/١٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

------- ٥/ ٣٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته۔۔۔ الخ ٣/ ٥١٨۔

**١٣:** أخرجه الدار قطني في السنن، ٢/ ٢٧٨، الرقم: ١٩٤، والبيهقي في ۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی (روزِ قیامت) اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘ اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٨٦/١٤. عَنْ أَبِي حَرْبٍ الْهِلَالِيِّ رضي الله عنه قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى بَابِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَعَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَتَى الْقَبْرَ وَوَقَفَ بِحَذَاءِ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضي الله عنهما ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، جِئْتُکَ مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا بِکَ عَلَى رَبِّکَ لِأَنَّهُ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٦٤] وَقَدْ جِئْتُکَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَى رَبِّکَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي وَأَنْ تُشَفِّعَ فِيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ وَهُوَ يَقُوْلُ:**

---

........ شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٠، الرقم: ٤١٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٢، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/ ٦٧۔

**١٤-١٦:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٥، الرقم: ٤١٧٨، وابن قدامة في المغني، ٣/ ٢٩٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٢١، والسيوطي في الدر المنثور، ١/ ٥٧٠۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْأَرْضِ أَعْظُمُهُ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ الْأَبْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو حرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضہ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک کی جانب کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ (کے روضۂ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں فرمایا ہے: ’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔‘‘ اور (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے رب کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے رب کی بارگاہ میں) میرے حق میں سفارش فرمائیں، پھر وہ صحابہ کے

ایک بڑے گروہ کی طرف بڑھا (جو کہ اسے دیکھ رہے تھے) اور (ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت) بیان کرنے لگا:

’’اے وہ بہترین (ہستیو!) جن کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبرِ انور میں (بھی اسی طرح) پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸۷/۱۵. وقال العلامة ابن قدامة وابن كثير: وَقَدْ ذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الشَّيْخُ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الصَّبَّاغُ فِي كِتَابِهِ ’’الشَّامِلُ الْحِكَايَةَ الْمَشْهُوْرَةَ‘‘ عَنِ الْعُتْبِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘ سَمِعْتُ اللهَ عزوجل يَقُوْلُ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾[النساء، ٤: ٦٤] وَقَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِي مُسْتَشْفِعًا إِلَى رَبِّي ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُوْلُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

**ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ فَقَالَ: عُتْبِيُّ، إِلْحَقِ الْأَعْرَابِيَّ فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ غَفَرَ لَهُ.**

’’علامہ ابن قدامہ اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ (ثقہ اصحاب کی) ایک جماعت نے حضرت عتبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ان میں شیخ ابو منصور صباغ بھی اپنی کتاب الشامل الحکایۃ المشھورۃ میں بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ۔ (پھر عرض کیا:) میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: ’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔‘‘ اور (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے اور اپنے رب کے ہاں آپ کو وسیلہ بنانے کے لیے آیا ہوں۔ پھر وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے سامنے) ان اشعار میں اپنا حال دل عرض کرنے لگا:

’’اے وہ بہترین ہستیو! جن کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبرانور

میں پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔‘‘

’’پھر (حضرت عتبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، تو میں اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عتبی! فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوشخبری سناؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔‘‘

۸۸/۱۶. وزاد ابن قدامة بعد تخريج هذا الحديث: ثُمَّ تَأْتِي الْقَبْرَ فَتُوَلِّي ظَهْرَکَ الْقِبْلَةَ وَتَسْتَقْبِلُ وَسَطَهُ وَتَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِکَ وَدَعَوْتَ إِلَی سَبِيْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتَّی أَتَاکَ الْيَقِيْنُ، فَصَلَّی اللهُ عَلَيْکَ کَثِيْرًا کَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَی.

اَللَّهُمَّ اجْزِ عَنَّا نَبِيَّنَا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالآخِرُوْنَ. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَی إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللَّهُمَّ إِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤ : ٦٤] وَقَدْ أَتَيْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوْبِي وَمُسْتَشْفِعًا بِکَ إِلَی رَبِّي، فَأَسْأَلُکَ يَا رَبِّ، أَنْ تُوْجِبَ لِيَ الْمَغْفِرَةَ کَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ أَتَاهُ فِي حَيَاتِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ أَوَّلَ الشَّافِعِيْنَ وَأَنْجَحَ السَّائِلِيْنَ وَأَکْرَمَ الْآخِرِيْنَ وَالْأَوَّلِيْنَ بِرَحْمَتِکَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ثُمَّ يَدْعُوْ لِوَالِدَيْهِ وَلِإِخْوَانِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ قَلِيْلًا وَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَا بَکْرٍ الصِّدِّيْقَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمَا يَا صَاحِبَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَضَجِيْعَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْزَهُمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الإِسْلَامِ خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَيْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ.

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ قَبْرِ نَبِيِّکَ ﷺ وَمِنْ حَرَمِ مَسْجِدِکَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

’’امام ابن قدامہ نے اس حدیث کی تخریج کے بعد (روضہ انور کی زیارت کے آداب بیان کرتے ہوئے) یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (اے زائر روضہ رسول ﷺ!) پھر تو قبر انور کے پاس آ اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبرِ انور (کی طرف منہ کر کے حجرۂ مبارک) کے وسط میں کھڑا ہو جا اور یوں عرض کر: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔ سلام کے بعد (یوں عرض کرے یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں

گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات کو بندوں تک (نہایت احسن طریقہ سے) پہنچا دیا ہے، اور آپ نے ہمیشہ اپنی اُمت کی خیر خواہی چاہی، اور لوگوں کو اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف اور حکمت اور موعظتِ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔ اور آپ نے اپنے پروردگار کی اس قدر عبادت کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق الیقین کی دولت سے نواز دیا۔ پس اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق) بے پناہ درود وسلام بھیجے جیسا ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔

''اے ہمارے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی مکرم ﷺ کو وہ افضل ترین جزاء عطا فرما جو تو نے انبیاء و رسل میں سے کسی کو بھی عطا (نہیں) فرمائی ہے۔ اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچا دیا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا تھا اور جس پر اگلے اور پچھلے (انبیاء و اولیاء) تمام لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو درود بھیج محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! بے شک تو نے ہی یہ فرمایا ہے اور تیرا فرمان (یقیناً) حق ہے: ''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔'' اور (پھر آپ ﷺ کی خدمت میں براہِ راست توسل کرتے ہوئے یوں عرض کرے) (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی اور آپ کو اپنے رب کے ہاں وسیلہ بنا کر مغفرت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے اس شخص کے لئے واجب کی جو آپ ﷺ کی

ظاہری حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کے پاس (گناہوں کی مغفرت کے لئے) حاضر ہوا (کیونکہ آپ ﷺ اب بھی اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ کی طرح ہی جلوہ افروز ہیں۔) اے اللہ! میرے آقا ﷺ کو روزِ محشر سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور تیری بارگاہ میں سب سے کامیاب (واحسن انداز میں) سوال کرنے والا بنا اور اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رب! تو اپنی رحمت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ ﷺ کو اگلوں اور پچھلوں (انبیاء و اولیاء) میں سب سے معزز بنا۔

''پھر اپنے والدین، بہن بھائیوں، اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگے، پھر تھوڑا سا آگے بڑھے اور (حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات پر کھڑے ہو کر) یوں عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَا بَکْرٍ الصِّدِّيْقَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عُمَرَ الْفَارُوْقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمَا يَا صَاحِبَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَضَجِيْعَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْزَهُمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الإِسْلَامِ خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَيْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ (اے ابوبکر صدیق آپ پر سلامتی ہو، اے عمر فاروق آپ پر سلامتی ہو، اے حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں محبوب اور آپ ﷺ کے قرب میں آرام کرنے والے اصحاب! اور آپ ﷺ کے دونوں وزیرو! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ! انہیں (یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) ان کے نبی مکرم ﷺ اور اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔ پس آپ پر سلامتی ہو آپ کے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔)

''(پھر یوں عرض کرے:) اے اللہ! اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میری اس زیارت کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور اپنی مسجد کے حرم کی آخری زیارت نہ بنا (بلکہ بار بار مجھے حاضری کی توفیق عطا فرما)۔''

**٨٩/١٧. عَنْ مَالِكٍ** عليه الرحمة **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ** رضی الله عنه **قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ** رضي الله عنهما **يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ** ﷺ **فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ** ﷺ **وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ** رضي الله عنهما.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

"امام مالک علیہ الرحمۃ نے حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس کھڑے ہو کر بارہا حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود و سلام بھیجتے ہوئے دیکھا۔"

اس روایت کو امام مالک، جھضمی، بیہقی، ابن سعد، ابن عبد البر اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

**٩٠/١٨. عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ** رضي الله عنهما **كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ**

---

**١٧:** أخرجه مالك في الموطأ، ١/١٦٦، الرقم: ٣٩٧، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٨٣، الرقم: ٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢١٠، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٣٢٣، الرقم: ٣٦٨، وفي التمهيد، ١٧/٣٠٤، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٨٧، الرقم: ١٤٨٠، والزرقاني في شرحه، ١/٤٧٧۔

**١٨-١٩:** أخرجه الجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٨٤، الرقم: ١٠١، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٨٦، الرقم: ١٤٧٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٠٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٩٥۔١٠١۔

صَلَّی سَجْدَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ الْيَمِيْنَ عَلٰی قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَسْتَدِيْرُ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَلٰی أَبِي بَکْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما. رَوَاهُ الْجَهْضَمِيُّ.

وَذَکَرَ الذَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما تَابِعِيٌّ، ثِقَةٌ، ثَبْتٌ، فَقِيْهٌ مَشْهُوْرٌ مَاتَ سَنَةَ ١١٧ھ أَوْ بَعْدَ ذٰلِکَ.

’’حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں دو رکعت نفل نماز ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر حاضری دیتے اور اپنا دائیاں ہاتھ قبرِ انور پر رکھتے اور قبلہ کی طرف پشت کر لیتے اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام جہضمی نے روایت کیا ہے۔

’’اور امام ذہبی نے فرمایا کہ حضرت نافع سے مراد حضرت ابو عبد اللہ مدنی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہ ہیں، اور ان کا وصال سن ۱۱۷ھ یا اس کے بھی بعد ہوا۔‘‘

١٩/٩١. وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: کَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يُسَلِّمُ عَلَی الْقَبْرِ، رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَکْثَرَ، يَجِيئُ إِلَی الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ، اَلسَّلَامُ عَلٰی أَبِي بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی أَبِي، ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَنَحْوَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ۱۰۰ سے بھی زائد مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر (باقاعدگی سے حاضر ہو کر) سلام عرض کرتے دیکھا ہے۔ آپ روضہ اقدس پر حاضر ہو کر یوں سلام عرض کرتے: اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَبِي۔ اس کے بعد آپ کہیں اور تشریف لے جاتے۔‘‘

اس روایت کو امام قاضی عیاض اور اسی طرح امام ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

**۹۲/ ۲۰. عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ مَنْزِلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.**

’’حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب

---

**۲۰-۲۲:** أخرجه ابن أبي شيبة في المنصف، ۳/ ۲۸، الرقم: ۱۱۷۹۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/ ۵۷۶، الرقم: ٦۷۲٤، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۱/ ۸٤، الرقم: ۹۹ـ ۱۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/ ۲٤۵، الرقم: ۱۰۰۵۱، وفي شعب الإيمان، ۳/ ٤۸۷، ٤۹۰، الرقم: ٤۱۵۰، ٤۱٦۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/ ۱۵٦، والقاضي عياض في الشفا، ۱/ ۵۸٦، الرقم: ۱٤۷٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵/ ۹۵ـ ۱۰۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۳/ ٤۷۵، والشوكاني في نيل الأوطار، ۵/ ۱۱۵، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/ ۵۷۰، والعيني في عمدة القاري، ۸/ ۷۰، الرقم: ۲۲۔

کبھی کہیں باہر جانے کا ارادہ فرماتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں جا کر نوافل ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوتے اور یوں سلام عرض کرتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ'' اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَتَاهُ'' پھر جہاں کہیں تشریف لے جانا ہوتا وہاں جاتے اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو بھی آپ اپنے گھر میں داخل ہونے سے قبل رَوضۂ انور پر اسی طرح سلام عرض کرنے تشریف لے جاتے۔ (اور پھر اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے)۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، جہضمی، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

**۲۱/۹۳. وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلَا يَمَسُّ الْقَبْرَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَه.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

**وَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما تَابِعِيٌّ، ثِقَةٌ، ثَبَتٌ، فَقِيْهٌ مَشْهُوْرٌ مَاتَ سَنَةَ ۱۱۷ھ أَوْ بَعْدَ ذٰلِکَ.**

''اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے، تو سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوتے، آپ ﷺ پر درود بھیجتے اور بلندی درجات کے لئے دعا کرتے، لیکن (ازرائے ادب و تعظیم) قبر انور کو مَس نہ کرتے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتے، پھر (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو کر) یوں سلام عرض کرتے: اے میرے ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

’’امام ذہبی نے فرمایا کہ حضرت نافع سے مراد حضرت ابو عبد اللہ مدنی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہہ ہیں اور ان کی وفات سن ۱۱۷ھ یا اس کے بھی بعد ہوئی۔‘‘

**۲۲/۹۴. وذکر الإمام العسقلاني في ”الفتح“: نُقِلَ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ رحمه الله علیه عَنْ تَقْبِيْلِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقْبِيْلِ قَبْرِهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا...... وَنُقِلَ عَنْ أَبِي الصَّيْفِ الْيَمَانِيِّ أَحَدِ عُلَمَاءِ مَكَّةَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ جَوَازُ تَقْبِيْلِ الْمُصْحَفِ وَأَجْزَاءِ الْحَدِيْثِ وَقُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ.**

’’امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور اور آپ ﷺ کے منبر شریف کو چومنے کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے ...... اور اسی طرح مکہ کے شافعی علماء میں سے ایک جید حضرت عالم ابو صیف یمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی قرآن پاک، اَحادیث مبارکہ کے اجزاء اور قبورِ صالحین تک کو چومنے کا جواز بھی منقول ہے اور اللہ تعالیٰ جسے توفیق عطا فرماتا ہے (وہی پر اچھے اعمال بجا لاتا ہے)۔‘‘

**۲۳/۹۵. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّهُ**

---

**۲۳–۲۴:** أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الفتن، باب من ترجی له السلامة من الفتن، ۲/۱۳۲۰، الرقم: ۳۹۸۹، والحاکم في المستدرك، ۱/۴۴، الرقم: ۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۱، الرقم: ۴۱۶۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۷۹۵، الرقم: ۱۱۱۸، والقضاعي في مسند—

**خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضي الله عنه قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي...... الحديث.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن وہ مسجد نبوی کی طرف گئے تو وہاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھ کر زار و قطار روتے ہوئے پایا...... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبری، حاکم، طبرانی، قضاعی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

**٢٤/٩٦.** وفي رواية: **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا رضي الله عنه وَهُوَ يَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: هَاهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

------

........ الشهاب، ١٤٧/٢، الرقم: ١٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٣/٢٠ـ١٥٤، الرقم: ٣٢١ـ٣٢٢، والرازي في الفوائد، ٢٢/١، الرقم: ٢٨، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١١/١، الرقم: ٦، والقرشي في التواضع والخمول، ٢٨/١، الرقم: ٨، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١٤٦/٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤٤٨/٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٠/١ـ

”ایک روایت میں امام محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے قریب (زار وقطار) روتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ وہ کہتے جا رہے تھے: ”(یہی درِ محبوب ہے) جہاں (نذرانۂ محبت) آنسوؤں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔“ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۹۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَفَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

”حضرت عبد اللہ بن منیب بن عبد اللہ بن ابی امامہ رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی طرف آتے ہوئے اور پھر وہاں ٹھہرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ نماز پڑھنے لگے ہیں (لیکن وہ روضہ انور پر سلام عرض کر رہے تھے) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد وہاں سے تشریف لے گئے۔“

---

**۲۵:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۱، الرقم: ۴۱۶۴، والقاضي عياض في الشفا، ۱/۵۸۶، الرقم: ۱۴۷۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/۵۷۰.

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

**۲۶/۹۸. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيْمٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْکَ أَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.**

’’حضرت سلیمان بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ جو آپ کی قبرِ انور پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں، کیا آپ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (بارگاہِ الٰہی میں اُن کی شفاعت بھی کرتا ہوں)، اور میں خود ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

**۲۷/۹۹. عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْکٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَدْرَکْتُ يَقُوْلُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللهَ**

---

**۲۶:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۱، الرقم: ۴۱۶۵، وأيضا في حياة الأنبياء في قبورهم، ۱/۲۰، الرقم: ۱۹، وأيضا في ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم، ۱/۳، والقاضي عياض في الشفا، ۱/۵۷۶، الرقم: ۱۴۴۴، والسمهودي في خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ، ۱/۴۲، واليسوطي في الدر المنثور، ۱/۵۷۰، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ۱۲/۳۵۷، وابن منظور في مختصر تاريخ دمشق، ۱/۳۰۷۔

**۲۷-۲۸:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۹۲، الرقم: ۴۱۶۹، والقاضي عياض في الشفا، ۱/۵۸۵، الرقم: ۱۴۷۱، والجرجاني في تاريخ جرجان، ۱/۲۲۰، الرقم: ۳۴۷، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/۵۷۰۔

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٦] صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ: حَتَّى يَقُوْلَهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَأَجَابَهُ مَلَکٌ صَلَى اللهُ عَلَيْکَ يَا فُلَانُ، لَمْ يَسْقُطْ لَکَ حَاجَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’حضرت ابن ابی فدیک سے روایت ہے کہ میں نے بعض (تابعین) سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں (صحابہ کرام سے) یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس حاضر ہوکر یہ آیت کریمہ: ’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔‘‘ تلاوت کرے اور ساتھ ہی ستر مرتبہ یہ بھی پڑھے: ’’صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ‘‘ (اے محمد مصطفیٰ! اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق بے شمار) رحمتیں نازل فرمائے۔‘‘ تو (اس کے فارغ ہونے سے قبل) ایک فرشتہ اسے جواب دے گا: اے فلاں درود بھیجنے والے! اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی درود (بصورتِ رحمت) بھیجے، اور تمہاری کوئی حاجت ایسی باقی نہ رہے جو پوری نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

١٠٠/٢٨. وذکر القاضي عياض في ’’الشِّفا‘‘: قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْفَقِيْهِ: وَمِمَّا لَمْ يَزَلْ مِنْ شَأْنِ مَنْ حَجَّ، الْمُرُوْرُ بِالْمَدِيْنَةِ، وَالْقَصْدُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَالتَّبَرُّکُ بِرُؤْيَةِ رَوْضَتِهِ وَمِنْبَرِهِ، وَقَبْرِهِ، وَمَجْلِسِهِ، وَمَلَامِسِ يَدَيْهِ، وَمَوَاطِئِ قَدَمَيْهِ، وَالْعَمُوْدِ الَّذِي کَانَ يَسْتَنِدُ إِلَيْهِ وَيَنْزِلُ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ فِيْهِ عَلَيْهِ، وَبِمَنْ

عَمَرَهُ وَقَصَدَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالِاعْتِبَارُ بِذَلِکَ کُلِّهِ.

’’اور قاضی عیاضؒ اپنی کتاب الشّفا میں بیان کرتے ہیں کہ امام اسحاق بن ابراہیم فقیہ بیان کرتے ہیں کہ اور وہ چیز جو آج بھی ہر حج کرنے والے شخص کی شان ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ سے گزرے، (تو لازمًا) مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا قصد کرے، اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ انور سے، منبر مبارک سے، قبر انور سے، مجلس مبارک سے، آپ ﷺ کے دست اقدس سے مَس شدہ اشیاء سے، اور ان چیزوں سے جنہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک کا بوسہ لینے کا شرف حاصل ہوا، اور اس ستون سے جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، اور جس پر حضرت جبریل امین علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوتے تھے، اور ان (تمام) مقامات سے جن کا قصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مسلمین نے کیا ہے (وہ بھی بالالتزام اور رغبت قلبی کے ساتھ ان سے) برکت حاصل کرے، اور ان تمام چیزوں کو صمیم قلب سے (بابرکت) اور صحیح تر جانتے ہوئے ان سے (حصولِ تبرک و توسّل کرے)۔‘‘

۱۰۱/ ۲۹. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: کَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ إِذْ رَأَی مُنْکَرًا لَا يُمْکِنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَی الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبَيْهِ أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعْلَمُوْنَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ

۲۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ٤۹٥، الرقم: ٤۱۷۷۔

میں یوں) عرض کرتا:

’’اے (سرورِ دوعالم ﷺ) صاحب قبر! (اور اپنی قبور میں آرام فرما) آپ ﷺ کے دونوں رفقاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا و مولا ﷺ) کاش آپ ہماری (اس ناگفتہ بہ حالتِ زار پر) نظرکرم فرمائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۰۲/ ۳۰. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضي الله عنه إِذْ كَانَ خَلِيْفَةً بِالشَّامِ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْکَ حَاجَةً إِذْ أَتَيْتَ الْمَدِيْنَةَ سَتَرَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي فُلَانٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضي الله عنه كَانَ يُبْرِدُ إِلَيْهِ الْبَرِيْدَ مِنَ الشَّامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.**

’’حضرت یزید بن ابو سعید مقبری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ شام کے خلیفہ تھے، تو (وقتِ رخصت) جب میں نے انہیں الوداع کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، اور وہ یہ کہ جب آپ مدینہ منورہ جائیں اور (دور سے) حضور نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کرتے ہی آپ ﷺ کی بارگاہ میں میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضرت

**۳۰-۳۱:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۱-۴۹۲، الرقم: ۴۱۶۶-۴۱۶۷، والقاضي عياض في الشفا، ۱/ ۵۸۵، الرقم: ۱۴۷۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۶۵/ ۲۰۴، وابن حزم في المحلى، ۹/ ۵۱۶، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/ ۵۷۰۔

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ملک شام سے حضرت سلیمان بن سحیم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کرتے تھے۔ (کہ میری طرف سے روضۂ انور پر حاضر ہو کر خصوصی سلام عرض کریں)۔‘‘

اس روایت کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

**١٠٣/٣١. وفي رواية: عَنْ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: کَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی اللہ عنہ يُوَجِّهُ بِالْبَرِيْدِ قَاصِدًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُقْرِئَ عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ.**

**رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

’’اور ایک روایت میں حضرت حاتم بن مردان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر سلام عرض کرنے کے لئے خصوصی قاصد مدینہ منورہ روانہ فرمایا کرتے تھے۔‘‘ اس روایت کو امام بیہقی نے ذکر کیا ہے۔

**١٠٤/٣٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي (وفي رواية: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي) إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَکٌ يُبَلِّغُنِي وَکُفِيَ أَمْرُ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَکُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالْخَطِيْبُ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے، میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو (اسے میں خود بھی سنتا ہوں اور بارگاہ الٰہی سے) اس کے لیے ایک

---

**٣٢:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٩، الرقم: ٤١٥٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٢٩٢، والهندي في کنز العمال، ١/٤٩٨، الرقم: ٢١٩٧۔

فرشتہ بھی مقرر ہے جو میری خدمت میں وہ (تحفہ) درود پہنچاتا ہے، اور یہ درود اس بھیجنے والے کے لئے دنیا و آخرت کے معاملات کا کفیل ہو جاتا ہے، اور (قیامت کے روز) میں خود اس درود پڑھنے والے کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی، ہندی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

**۱۰۵/۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں بذاتِ خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۱۰۶/۳٤. وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ عُلِّمْتُهُ.**

**رَوَاهُ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ.**

---

**۳۳-۳٤:** أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۱۸، الرقم: ۱۵۸۳، والزيلعي في تخريج الأحاديث الآثار، ۳/۱۳۵، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/۳۲۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۱٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤۸۸، والهندي في كنز العمال، ۱/٤۹۲، الرقم: ۲۱٦۵، والمناوي في فيض القدير، ٦/۱۷۰، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/۲۱-۲۲، وقال: وأخرج أبو بكر ابن أبي شيبة والبيهقي، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦۵٤، وفي شرحه على سنن النسائي، ٤/۱۱۰۔

’’ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں، (اور جواب بھی دیتا ہوں) اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے، جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ بھی مجھے بتا دیا جاتا ہے۔‘‘

اسے امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالاِسْتِغَاثَةِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

## ﴿قیامت کے دن حضور ﷺ سے توسّل اور اِستغاثہ﴾

١٠٧/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ١٢١٥/٣، الرقم: ٣١٦٢، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ١٧٤٥/٤، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١٨٤/١، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الشفاعة، ٦٢٢/٤، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٥/٢، الرقم: ٩٦٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٠٧/٦، الرقم: ٣١٦٧٤، وابن منده في الإيمان، ٨٤٧/٢، الرقم: ٨٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١٤٧/١، الرقم: ٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٧٩/٢، الرقم: ٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٩/٤، الرقم: ٥٥١٠۔

أَلاَ تَنْظُرُوْنَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَکَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيْکَ مِنْ رُوْحِهِ، وَأَمَرَ الْمَـلَائِكَةَ، فَسَجَدُوْا لَکَ، وَأَسْكَنَکَ الْجَنَّةَ، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّکَ أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي، اِذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاکَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا، أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّکَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، ائْتُوا النَّبِيَّ ﷺ، فَيَأْتُوْنِي، فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَکَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی (یعنی ران) کا گوشت پیش کیا گیا (کیونکہ) یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس دستی میں سے (گوشت) کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے، اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا! تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں

گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ سو ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے کہ تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت نہیں فرمائیں گے؟ کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا ہے نہ کبھی بعد میں ہوگا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا، تو مجھ سے اس کے حکم میں (نادانستگی سے) لغزش ہوئی، لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عبدًا شکورًا (شکرگزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت نہیں فرمائیں گے؟ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا: بالآخر انہیں کہا جائے گا) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جاؤ۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: اے محمد مصطفیٰ! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۰۸. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک قوم محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے نکلے گی، جب وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۰۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

---

**۲:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٤٠١، الرقم: ٦١٩٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٧٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٣٤، الرقم: ١٩٨٩٧، والروياني في المسند، ١/١٠٩، الرقم: ٩٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٠٥، الرقم: ٨٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٣٧، الرقم: ٢٨٧، والبزار في المسند، ٩/٦٠، الرقم: ٣٥٨٥، والبيهقي في الاعتقاد، ١/١٩٤۔

**۳:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تَكَثُّرًا، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، ووثّقه۔

إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِکَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰/ ٤. عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (اپنے نبی سے) عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ٤/ ١٧٤٨، الرقم: ٤٤٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٨١، الرقم: ٢٩٥، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٧١، الرقم: ٩٢٧۔

فرمائیے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١١/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللهُ تبارك وتعالی النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتَّی تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيْئَةُ أَبِيْكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، اِذْهَبُوْا إِلَی ابْنِي إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ. قَالَ: فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوْا إِلَی مُوْسَی الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيْمًا. فَيَأْتُوْنَ مُوْسَی فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، اِذْهَبُوْا إِلَی عِيْسَی كَلِمَةِ اللهِ وَرُوْحِهِ. فَيَقُوْلُ عِيْسَی: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ. فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَي الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا. فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ. قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَی الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ. ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّحَالِ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنی أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٧، الرقم: ١٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٣١، الرقم: ٨٧٤٩، وأبو يعلی في المسند، ١١/٨١، الرقم: ٦٢١٦، والبزار في المسند، ٧/٢٦٠، الرقم: ٢٨٤٠، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٥٣، الرقم: ٨٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣١، الرقم: ٥٤٩٣۔

تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ. وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ، سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا. قَالَ: وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مؤمنین کے کھڑے ہونے پر جنت ان کے قریب کر دی جائے گی، پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے: اے ہمارے ابا جان! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوایئے۔ وہ فرمائیں گے: تمہارے باپ کی ایک لغزش نے ہی تم کو جنت سے نکالا تھا۔ میرا یہ منصب نہیں، میرے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: (لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے، میرے خلیل ہونے کا مقام، مقامِ شفاعت سے بہت پیچھے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے شرفِ کلام سے نوازا ہے، پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ منصب نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راہنمائی سے) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئیں گے تو آپ ﷺ (شفاعت کے لئے) قیام فرما ہوں گے اور آپ کو شفاعت کا اذن دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں

کھڑے ہو جائیں گے۔ (فرمایا کہ پھر میری شفاعت سے حساب کتاب شروع ہونے کے بعد) تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! بجلی کی طرح کون سی چیز گزرتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح گزرتی ہے اور پلک جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے۔ پھر لوگ پل صراط سے آندھی کی طرح گزریں گے، اس کے بعد پرندوں کی رفتار سے اور اس کے بعد آدمیوں کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے۔ ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہو گی اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے: ''اے رب! ان کو سلامتی سے گذار دے، انہیں سلامتی سے گزار دے۔'' پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہو گی اور وہ لوگ خود کو گھسیٹتے ہوئے پل صراط سے گزریں گے۔ پل صراط کے دونوں جانب لوہے کے کانٹے لٹکے ہوں گے اور جس شخص کے بارے میں حکم ہو گا وہ اسے پکڑ لیں گے۔ بعض ان کی وجہ سے زخمی حالت میں نجات پا جائیں گے اور بعض ان سے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو یعلی اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

**١١٢/٦. عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ قَالَ: فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ**

---

:٦ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٩، الرقم: ١٩١، وأبو عوانة في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٤٨، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٢٩، الرقم: ٨٥٨، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٦٤، الرقم: ٤٧٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨٩، الرقم: ٣١٥، وفي الاعتقاد، ١/١٩٥، والمزي في تهذيب ـــ

نُرِيْدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ،قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ، مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُوْنَ؟ وَاللهُ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران، ٣: ١٩٢] وَ ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا أُعِيْدُوْا فِيْهَا﴾ [السجدة، ٣٢: ٢٠] فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ (يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيْهِ)؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت یزید فقیر بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلے ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان فرما رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اچانک انہوں نے جہنمی (ایک طبقہ جسے اللہ تعالیٰ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا) کا ذکر کیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے صحابی رسول! آپ یہ کیا بیان کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ’’بیشک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا۔‘‘ اور ایک مقام پر ہے: ’’(دوزخی) جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔‘‘ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اس مقام (محمود) کے متعلق پڑھا ہے،

-------- الكمال، ٢٤/ ٥١٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/ ٢٧٢، الرقم: ٥٦٧.

جس پر اللہ تعالیٰ انہیں فائز فرمائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا مقامِ محمود ایسا مقام ہے جس پر فائز ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جہنم سے نکال لے گا۔‘‘ اسے امام مسلم، ابوعوانہ اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

**١١٣/٧. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ.**

**رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.**

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ضرور میری شفاعت کے سبب جہنم سے نکلے گی، پس انہیں (جنت میں) جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**١١٤/٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ**

---

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن للنار نفسين وما ذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد، ٧١٥/٤، الرقم: ٢٦٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ١٤٤٣/٢، الرقم: ٤٣١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٧/١٨، الرقم: ٢٨٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٤٢٩/١١۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: منه (١٢)، ٦٢٦/٤، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ١٤٣٣/٢، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٨/٥، الرقم: ٢٢٣٥٧، وابن ـــ

**يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار امتیوں کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے اور تین مٹھی میرے رب کی مٹھیوں میں سے (مزید ہوں گی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

**٩/١١٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ**

--------

........ أبي شيبة في المصنف، ٣١٥/٦، الرقم: ٣١٧١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١٠/٨، الرقم: ٧٥٢٠، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١٤٨/١، الرقم: ٦٥٢، وقال: حديث حسن۔

:٩ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٣٠٨/٥، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ١٤٤٠/٢، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٨/٤، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٨/٤، الرقم: ٥٥٠٩۔

نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَـلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ ...... فذكر الحديث إلى أن ...... قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ ﷺ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ، فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي، فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا، فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِيَ اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ، فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِکَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾. [الإسراء، ١٧: ٧٩]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر

کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ چنانچہ وہ مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے میرے لیے دروازہ کھولیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**١١٦/ ١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ**

---

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في شأن الصراط، ٤/٦٢١، الرقم: ٢٤٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٨، الرقم: ١٢٨٢٥، ورجاله رجال الصحيح، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٤٦ـ٢٤٨، الرقم: ٢٦٩١ـ٢٦٩٤، وإسناده صحيح، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٠، الرقم: ٥٤٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٣٦٠ـ٣٦١، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٥٣٧، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/١٩٨، الرقم: ٤١٨.

أَلْقَکَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِیءُ هَذِهِ الثَّـلَاثَ الْمَوَاطِنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں ہی ایسا کرنے والا ہوں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس دن) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میزان کے پاس ڈھونڈنا، میں نے عرض کیا: اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں تلاش کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ کو حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ ان تین جگہوں میں سے ہی کسی جگہ پر میں ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد کی سند کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١٧/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِي قَوْلِهِ

١١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٣، الرقم: ٣١٣٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٦، والطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٥، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٩، والقرطبي في الجامع لأحکام القرآن، ١٠/٣٠٩۔

تَعَالَى: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔'' کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مقامِ شفاعت ہے۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١١٨/١٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ. قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ: قَد قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنا إِلَى رَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: انْطَلِقُوْا إِلَى آدَمَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ. فَيَأْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: قُمْ فَاشْفَعْ لَنا إِلَى رَبِّنَا، فَيَقُوْلُ آدَمُ: عَلَيْكُمْ بِنُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوْسَى. فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيْسَى. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ. قَالَ: فَيَأْتُوْنِي، فَيَأْذَنُ اللهُ لِي أَنْ أَقُوْمَ إِلَيْهِ، فَيَثُوْرُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيْحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّى آتِي رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ

---

**١٢:** أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٤٢١، الرقم: ٢٨٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٣٢٠، الرقم: ٨٨٧، وابن المبارك في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١٠٢، وفي الزهد، ١/١١١، الرقم: ٣٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٣٠۔

لِي نُوْرًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَي ظُفُرِ قَدَمِي. فَيَقُوْلُ الْکَافِرُوْنَ عِنْدَ ذٰلِکَ لِإِبْلِيْسَ: قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَی رَبِّکَ فَإِنَّکَ أَنْتَ اَضْلَلْتَنَا. قَالَ: فَيَقُوْمُ، فَيَثُوْرُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيْحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِجَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُ عِنْدَ ذٰلِکَ: ﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللهَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّکُمْ فَأَخْلَفْتُکُمْ﴾ إِلی آخر الآية. [إبراهيم، ١٤: ٢٢]. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اور حساب کتاب کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مؤمن عرض کریں گے: ہمارے رب نے ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیا سو اب کون ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ (آپس میں مشورہ کر کے) کہیں گے: حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان کے ساتھ گفتگو فرمائی تو وہ ان کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے: اٹھیے اور اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانے کا کہیں گے۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے تو وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں نبی امی (محمد مصطفیٰ) ﷺ کے پاس جانے کے لئے تمہاری رہنمائی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنے

حضور کھڑا ہونے کی توفیق عطا فرمائے گا، میری نشست سے ایسی خوشبو پھیلے گی کہ اس جیسی مہک کو کسی نے کبھی نہیں سونگھا ہوگا۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے حضور آؤں گا تو وہ مجھے حقِ شفاعت عطا فرمائے گا اور مجھے سر کے بالوں سے لے کر قدموں کے ناخن تک سراپائے نور بنا دے گا۔ اس پر کافر ابلیس مردود سے کہیں گے: ایمان والوں نے ایسی ہستی کو پا لیا ہے جو ان کی شفاعت کرے گی پس تو کھڑا ہو اور اپنے رب سے ہماری شفاعت کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: وہ کھڑا ہو گا تو اس کی نشست سے اتنی سخت بدبو پھیلے گی کہ کسی نے اس جیسی بدبو کبھی نہ سونگھی ہوگی، پھر وہ عذابِ جہنم کے لئے بڑا ہو جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا (آیت کریمہ): ’’اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکا ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

**١١٩/١٣. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنهما قَالَا: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيْهِ الْمُهَاجِرُوْنَ. قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ حَوْلَهُ. قَالَ: فَتَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ فَنَظَرْنَا. قَالَ: فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ، إِذْ سَمِعْنَا هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الْأَرْحَاءِ. إِذْ أَقْبَلَ فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرَ، قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا: اِنْتَبَهْنَا فَلَمْ نَرَکَ حَيْثُ كُنْتَ، خَشِيْنَا أَنْ يَكُوْنَ أَصَابَکَ شَيْءٌ، جِئْنَا نَطْلُبُکَ. قَالَ: أَتَانِي آتٍ فِي**

---

**١٣:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٢، الرقم: ٢٢٠٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٦٣، الرقم: ٣٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٨۔

مَنَامِي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ نِصْفُ أُمَّتِي أَوْ شَفَاعَةٍ؟ فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: فَإِنَّا نَسْأَلُکَ بِحَقِّ الإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ. قَالَ: فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالُوْا لَهُ: مِثْلَ مَقَالَتِنَا وَکَثُرَ النَّاسُ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِکُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (سفر کے دوران) جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو مہاجرین آپ ﷺ کے ارد گرد (کیمپ) ڈال لیتے۔ فرماتے ہیں کہ (اسی طرح کسی سفر کے دوران) ہم ایک جگہ پر اترے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے قیام فرمایا اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد تھے۔ فرماتے ہیں کہ پس میں اور حضرت معاذ رات کو نیند سے بیدار ہوئے تو (آپ ﷺ کو اپنی جگہ پر نہ پاکر) ہم آپ ﷺ کی تلاش میں نکل پڑے پس ہم نے بادلوں کی گڑگڑاہٹ جیسی آواز سنی، اس اثناء میں آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کو اپنی جگہ پر نہ پا کر ہم ڈر گئے کہ آپ کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آیا ہے لہٰذا ہم آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آنے والا حالت نیند میں میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی اُمت کے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کئے جانے یا شفاعت کرنے کا اختیار دیا؟ تو میں نے ان کے لیے شفاعت کو اختیار کرلیا، (راوی بیان کرتے ہیں) تو ہم نے عرض کیا: بے شک ہم آپ سے اسلام کے حق ہونے اور آپ کے ساتھ صحابیت کا شرف پانے کے وسیلہ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوگئے اور انہوں

نے بھی آپ ﷺ سے ہماری طرح عرض کیا اور لوگ بڑھتے گئے پس آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اپنی شفاعت ہر اس شخص کے لیے کروں گا جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**١٢٠/١٤. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی الله عنه في رواية طويلة: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. فَقُلْنَا: نَنْشُدُکَ اللهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي، قَالَ: فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيقَ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَزِعُوا وَفَقَدُوا نَبِيَّهُمْ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ؟ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَنْشُدُکَ اللهَ وَالصُّحْبَةَ، لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ؟**

---

**١٤:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨-٢٩، الرقم: ٢٤٠٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٨٨، الرقم: ٦٤٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٠، الرقم: ٣١٧٥١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٧٣، الرقم: ١٣٤، والطيالسي في المسند، ١/١٣٤، الرقم، ٩٩٨، والروياني في المسند، ١/٣٩١، الرقم: ٥٩٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٨٩، الرقم: ٨١٨، إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات على شرط الشيخين۔

قَالَ: فَلَمَّا أَضَبُّوْ عَلَيْهِ قَالَ: فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (ایک سفر کے دوران) فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والا (ایک فرشتہ) رات کو میرے پاس آیا تو اس نے مجھے میری آدھی امت کے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کئے جانے اورحقِ شفاعت دونوں میں سے ایک کو چننے کا اختیار دیا؟ تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم آپ سے اللہ تعالیٰ کے اور شرف صحابیت کے واسطہ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی شفاعت سے نوازیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میری شفاعت کے حق دار ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم جلدی سے (دوسرے) لوگوں کی طرف آئے تو وہ بھی حضور ﷺ کو نہ پا کر پریشان تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان سے بھی) فرمایا: میرے رب کی طرف سے آنے والے (ایک فرشتہ) نے رات کو میرے پاس آ کر مجھے اپنی آدھی اُمت کے (بغیر حساب کے) جنت میں داخل کیے جانے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا؟ تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے اللہ تعالیٰ اورشرف صحابیت کے واسطہ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت کا حقدار بنائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لو میں تمہیں گواہ بناتاہوں کہ بے شک میری شفاعت میری اُمت کے ہر اس فرد کے لیے ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح، رجال ثقات اور بخاری و مسلم کے رجال ہیں۔

١٢١/١٥. عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُوْمٍ عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْخَادِمِ: أَلَکَ حَاجَةٌ؟ قَالَ: حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَاجَتِي، قَالَ: وَمَا حَاجَتُکَ؟ قَالَ: حَاجَتِي أَنْ تَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: وَمَنْ دَلَّکَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: رَبِّي قَالَ: إِمَّا لَا، فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’بنومخزوم کے مولی زیاد بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک خادم مرد یا عورت سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنے خادم سے فرمایا کرتے تھے: کیا تمہیں کوئی حاجت درپیش ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ ایک روز اس خادم نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک حاجت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: میری حاجت یہ ہے کہ آپ روزِ قیامت میری شفاعت فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہاری اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے رب نے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! پس تو کثرتِ سجود سے میری مدد کر۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح

---

**١٥:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٠٠، الرقم: ١٦١٢٠، إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٩، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٢٣٧، الرقم: ٣٩٧۔

حدیث کے رجال ہیں۔

**١٢٢/١٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَإِنِّي لَأَقُوْمُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: وَمَا ذَاکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ؟ قَالَ: ذَاکَ إِذَا جِيئَ بِکُمْ عُرَاةً، حُفَاةً، غُرْلًا، فَيَکُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُکْسَی إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام يَقُوْلُ: اکْسُوْا خَلِيْلِي، فَيُؤْتَی بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ فَلَيَلْبِسُهُمَا، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَسْتَقْبِلُ الْعَرْشَ، ثُمَّ أُوْتَی بِکِسْوَتِي فَأَلْبَسُهَا، فَأَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِهِ مَقَامًا لَا يَقُوْمُهُ أَحَدٌ غَيْرِي، يَغْبِطُنِي بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاکِمُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت مقامِ محمود پر کھڑا ہوں گا، پس ایک انصاری نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس دن تمہیں بغیر لباس، بغیر جوتے اور غیر مختون اکٹھا کیا جائے گا، پس اس دن سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے

**١٦:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٨، الرقم: ٣٧٨٧، ٣٧٧٧، والدارمي في السنن، ٢/٢٣٣، الرقم: ٢٨٠٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٩٦، الرقم: ٣٣٨٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٨٠، الرقم: ١٠٠١٧، وابن أبي عاصم في الأوائل، ١/١٠٦، الرقم: ٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٢، والطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٨، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٦۔

گا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا: (اے فرشتو!) میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔ پس دو سفید ملائم کپڑے لائے جائیں گے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں زیب تن فرمائیں گے، پھر وہ عرش کی جانب رخ کرکے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے لباس لا کر دیا جائے گا، تو میں اسے پہنوں گا۔ پھر میں عرش کے دائیں جانب ایسے مقامِ ارفع پر کھڑا ہوں گا، جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا، مجھ پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

**١٢٣/١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ لِأُمَّتِي فِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ الْمُبَارِكِ.**

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘ کے بارے فرمایا: یہ وہ مقام ہے جس میں، میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

---

**١٧:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٤١/٢، الرقم: ٩٦٨٤، ٥٢٨/٢، الرقم: ١٠٨٥١، وابن المبارك في الزهد، ٤٦٣/١، الرقم: ١٣١٢، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٦/١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣١٢/١٠، والطبري في جامع البيان، ١٤٦/١٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٩/٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤٥٤/٨، والقاضي عياض في الشفا، ٢٧٠/١، الرقم: ٥٥٨۔

**١٢٤/١٨.** عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِذْ جَاءَنِي عِيْسَى، فَقَالَ: هَذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ؟ يَا مُحَمَّدُ، يَسْأَلُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْکَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لَهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ کَالزَّکْمَةِ وَأَمَّا الْکَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيْسَى: انْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْکَ. قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ حَتَّى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَکٌ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى جِبْرِيْلَ: اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: ارْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَشُفِّعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْ کُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَاحِدًا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلَى رَبِّي ﷻ، فَلَا أَقُوْمُ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتَّى أَعْطَانِي اللهُ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَالِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمَقْدَسِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ

---

**١٨:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٨، الرقم: ١٢٨٢٤، ورجاله رجال الصحيح، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٤٩، الرقم: ٢٦٩٥، وإسناده صحيح، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٣، وقال: رواته محتج بهم في الصيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٣، وقال: رجاله رجال الصحيح۔

أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں پل صراط پر کھڑا اپنی امت کا اسے عبور کرتے ہوئے انتظار کر رہا ہوں گا کہ اس اثناء میں میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر کہیں گے: یا محمد مصطفیٰ! یہ انبیاء آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہیں (راوی کو الفاظ میں شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں: تمام گروہوں کو وہ اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام میں (ہلکا پھلکا پسینہ آتا ہے) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں حضرت عیسیٰ سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جب تک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرف باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ ہے کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا: (میرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جا کر کہو: (یا رسول اللہ!) اپنا سر اٹھائیں، مانگیں کہ آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں کہ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: اے محمد مصطفیٰ! اپنی امت اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیں جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کو موت آئی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور مقدسی نے صحیح رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**١٢٥/١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتّٰى لَا يَبْقٰى إِلَّا مَنْ ذَكَرَهُ اللهُ تَعَالٰى: ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ○﴾ إلى قوله: ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ○﴾** [المدثر، ٧٤: ٤٢-٤٨]. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا حتی کہ جہنم میں (مؤمنین میں سے) کوئی بھی باقی نہ رہے گا مگر جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’(اور کہیں گے:) تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی○ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے○‘‘ یہاں تک فرمایا...... ’’سو (اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں کوئی نفع نہیں پہنچائے گی○‘‘

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

**١٢٦/٢٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾** [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] **قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ،**

---

**١٩:** أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٦٦۔

**٢٠:** أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٤٨۔

ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الإِسْمَ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔'' کے بارے میں فرمایا: مقامِ محمود شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب دے گا، پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے انہیں (جہنم) سے نکال کر ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات بخش کہا جاتا ہے۔ پس وہ اس میں غسل کریں گے اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے، انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔''

اسے امام ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

١٢٧/٢١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَانَ عَلَى كَثِيْبٍ فَحَثَا بِيَدَيْهِ قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: وَهَذِهِ وَحَثَا بِيَدِهِ قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هَذَا.

**٢١:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٤١٧، الرقم: ٣٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْمَقْدَسِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر امتی کے ساتھ ستر ہزار امتی ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے اور (اس وقت) آپ ﷺ ایک ٹیلہ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اتنا، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اشارہ کیا، صحابہ نے پھر عرض کیا: حضور کچھ اور زیادہ کیجئے تو آپ ﷺ نے دوبارہ اپنے دونوں ہاتھ مبارک پھیلا کر فرمایا اور اتنا اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ پھر تو اس شخص کو دور ہی رکھے جو اس کے باوجود جہنم میں جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور مقدسی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ یہ اسناد جید اور اس کے تمام رجال ثقات ہیں۔

**١٢٨/٢٢. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِيْنَ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ، فذكر الحديث، قَالَ: فَيَأْتُوْنَ**

---

**٢٢:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٨، الرقم: ٣١٦٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٤٧، الرقم: ٦١١٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٨٤، الرقم: ٨١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٢، وقال: رواه الطبراني بإسناد صحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٢، وقال: رجاله رجال الصحيح، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٥٥٤۔

النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللهُ بِکَ، وَغَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ. وَقَدْ تَرَی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَی رَبِّنَا: فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُکُمْ، فَيَخْرُجُ يَحُوْشُ النَّاسَ، حَتَّی يَنْتَهِيَ إِلَی بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ، فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَجِيْءُ حَتَّی يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَسْجُدُ فَيُنَادِي: اِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَذَلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ. رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی گرمی دی جائے گی پھر وہ لوگوں کے گروہوں سے قریب کیا جائے گا، (انہوں نے پوری حدیث ذکر کی پھر) فرماتے ہیں کہ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ذات ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی اور آپ کی خاطر آپ (کی امت) کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آپ ہماری حالت مشاہدہ فرما رہے ہیں لٰہذا آپ ہی ہمارے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، آپ ﷺ فرمائیں گے: میں تمہارا خیر خواہ ہوں تو آپ لوگوں کو جمع کرتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے، پس آپ سونے کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ فرمایا جائے گا: محمد مصطفیٰ ﷺ! اسے کھول دیا جائے گا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی

جائے گی، پس یہی مقام محمود ہے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**۱۲۹/۲۳. عَنْ مُصْعَبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: إِنْطَلَقَ غُـلَامٌ مِنَّا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُکَ سُؤَالًا، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: أَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَنِي مَنْ تَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: مَنْ أَمَرَکَ بِهَا، أَوْ مَنْ عَلَّمَکَ بِهَذَا، أَوْ مَنْ دَلَّکَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: مَا أَمَرَنِي بِهَذَا أَحَدٌ إِلَّا نَفْسِي، قَالَ: فَإِنَّکَ مِمَّنْ أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَذَهَبَ الْغُـلَامُ حَدْلَانُ لِيُخْبِرَ أَهْلَهُ فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُـلَامَ، فَرَدُّوْهُ کَئِيْبًا مَخَافَةً أَنْ يَکُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيْهِ شَيءٌ، قَالَ: أَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت مصعب اسلمی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ہمارے ایک غلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کی بارگاہ میں سوالی بن کر حاضر ہوا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا سوال ہے؟ اس نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما لیں جن کی آپ یومِ قیامت شفاعت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہیں ایسا کرنے کو کہا ہے؟ یا

---

**۲۳:** أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۳٦٥/۲۰، الرقم: ۸٥۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳٦۹/۱۰، وقال: رجاله رجال الصحيح، والعسقلاني في الإصابة، ۱۲٥/٦، الرقم: ۸۰۱۰۔

(فرمایا) کس نے تمہیں یہ سکھلایا ہے؟ یا (فرمایا) کس نے تمہاری اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے؟ اس نے عرض کیا: صرف میرے دل نے مجھے ایسا کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بے شک تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روزِ قیامت میں شفاعت کروں گا تو وہ غلام (خوشی کے عالم میں) کندھے اچک کر جانے لگا کہ اپنے گھر والوں کو یہ خبر سنائے، پس جب وہ مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو میرے پاس واپس لاؤ، جب وہ اسے واپس لائے اس حال میں کہ وہ غمگین اور ڈر رہا تھا کہ شاید (حکم میں) کچھ ترمیم ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے لئے کثرتِ سجود کے ذریعہ میری مدد کر۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

# بَابٌ فِي تَوَسُّلِ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ

## ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے حیوانات کا توسّل﴾

١٣٠/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَسَکَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: أَفَـلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّکَکَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَکَا إِلَيَّ

---

١: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الجهاد، باب: ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٢٣/٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٥/١، الرقم: ١٧٥٤، وأبو يعلى في المسند، ١٥٧/١٢، الرقم: ٦٧٨٧، والحاکم في المستدرك، ١٠٩/٢، الرقم: ٢٤٨٥، والبيهقي في السنن الکبرى، ١٣/٨، الرقم: ١٥٥٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٤/٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣١٤/١، الرقم: ٤٣٧، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٥٩/١، الرقم: ١٨٦، وأبو عوانة في المسند، ١٩٧/١، ١٦٨، الرقم: ٤٩٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٥٨/٩ـ ١٦٠، الرقم: ١٣٣٠ـ ١٣٣٦، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧٤/٤، ٣٧٤/٢٧، والواداياشي في تحفة المحتاج، ٢٣٨/٢، الرقم: ١٥٣٦، والنووي في رياض الصالحين، ٢٤٣/١، الرقم: ٢٤٣، والمزي في تهذيب الکمال، ١٦٥/٦، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١٩/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٩ـ

أَنَّکَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ ابْنِ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرِحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اُونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، احمد، ابویعلی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہیں امام ابن ابی حاتم نے ان کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

١٣١/٢. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ

٢: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢٥، الرقم: ٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٧٦۔

قَالَ: صَلَّی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُوْدُ الذِّئَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلَی مَا سِوَی ذٰلِکَ؟ فَشَكَوْا إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ. قَالَ: فَآذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہ مزینہ یا جھینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی تو اچانک ایک سو کے لگ بھگ بھیڑیئے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کرلیا کرو۔ پھر اُن بھیڑیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣٢/٣. عَنْ يَعْلَی بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَـلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ



٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥۔

مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيْرِ؟ فَجَاءَ، فَقَالَ: بِعْنِيْهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ. فَقَالَ: لَا، بِعْنِيْهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَکَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَکَا کَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ. فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَکَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَکَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا ﷻ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جِنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ، إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِکَ الْمَاءِ، فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوْا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ حُمَيْدٍ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ وَأَحَدُ إِسْنَادَي أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں)

حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (از راہِ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور! بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلی بن مروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محوِ استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی کے پاس سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضرِ

خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے بھنا ہوا گوشت واپس کر دیا اور اپنے صحابہ سے فرمایا تو انہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابونعیم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

امام منذری نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور طبرانی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے اور امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**١٣٣/ ٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيْحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا.**

**رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، تو ہم نے وہ دو بچے اٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔

---

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٢٦٧، الرقم: ٧٥٩٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/ ٣٢١، والهناد في الزهد، ٢/ ٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧، والجزري في النهاية، ٤/ ١٢١۔

پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ تو ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥/١٣٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَی قَوْمٍ قَدْ صَادُوْا ظَبْيَةً فَشَدُّوْهَا إِلَی عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَانِ. فَاسْتَأْذِنْ لِي أَنْ أُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوْدُ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُلُّوْا عَنْهَا حَتَّی تَأْتِي خَشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِي إِلَيْکُمْ. قَالُوْا: وَمَنْ لَنَا بِذَلِکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا. فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوْهَا. فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ؟ قَالُوْا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: تَبِيْعُوْنِهَا؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، هِيَ لَکَ. فَخَلُّوْا عَنْهَا، فَأَطْلَقُوْهَا، فَذَهَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٥٨، الرقم: ٥٥٤٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٣٧٦، الرقم: ٢٧٤، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤٧۔

ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کرکے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یارسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

**۱۳۵/۶. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْهِ: ’’يَارَسُوْلَ اللهِ‘‘ فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَلِكَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي، حَتَّى أَذْهَبَ، فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِي اللهُ**

**٦:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۳۱/۲۳، الرقم: ۷٦۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۲۱/۱، الرقم: ۱۱۷٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۹۵/۸۔

عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَکَ حَاجَةٌ، يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هَذِهِ. فَأَطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے۔ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو ’یارسول اللہ‘ کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا سکو پھر میں واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کردیا۔ وہ چلی گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کردو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کردیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جارہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١٣٦/٧. عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبَقِيْعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعَيْهِ عَلَى الطَّرِيْقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا أُوَيْسٌ يَسْتَفْرِضُ فَافْرِضُوْا لَهُ. قَالُوْا: نَرَى رَأْيَکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ. قَالُوْا: كَثِيْرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالِسْهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَدِيٍّ: قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ: وَلَدُ هَذَا الرَّاعِي يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ. وَلَهُمْ أَمْوَالٌ وَنَعَمٌ، وَهُمْ مِنْ خَزَاعَةَ. وَاسْمُ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ أُهْبَانُ. قَالَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ أَشْعَثَ الْخَزَاعِيُّ مِنْ وَلَدِهِ.

’’حضرت حمزہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلائے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین

:٧ أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٤٠/٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٤٦/٦، وفي شمائل الرسول: ٣٤٣، ٣٤٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٦٢/٢۔

لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن عدی کہتے ہیں: ’’ہمیں ابو بکر بن ابی داود نے بتایا کہ اس چرواہے کی اولاد کو ’’مکلم الذئب (بھیڑیے سے کلام کرنے والا) کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس بہت سا مال و اسباب تھا۔ اور ان کا تعلق خزاعہ قبیلہ سے تھا اور بھیڑیئے سے کلام کرنے والے شخص کا نام اُهْبَان تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ محمد بن اشعث خزاعی ان کی اولاد میں سے تھے۔‘‘

۸/۱۳۷. عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيرٌ يَعْدُوْ حَتَّى وَقَفَ عَلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: أَيُّهَا الْبَعِيرُ، اسْكُنْ. فَإِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَمَّنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هَذَا الْبَعِيرُ؟ فَقَالَ: هَذَا بَعِيرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهِ وَأَكْلِ لَحْمِهِ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادَوْنَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيرُ عَادَ إِلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَـلَاذَ بِهَا. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا بَعِيرُنَا هَرَبَ مُنْذُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ ﷺ: أَمَّا إِنَّهُ يَشْكُوْ إِلَيَّ، فَبِئْسَتِ الشِّكَايَةُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: إِنَّهُ رُبِّيَ فِي أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا، وَكُنْتُمْ تَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلَى مَوْضِعِ

**۸:** أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱٤٤، ۱٤٥، الرقم: ۳٤۳۱۔

الْكَلَاءِ. فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلَى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ. فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمُوْهُ، فَرَزَقَكُمُ اللهُ مِنْهُ إِبِلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ السَّنَةُ الْخَصْبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهِ، وَأَكْلِ لَحْمِهِ. فَقَالُوْا: قَدْ وَاللهِ، كَانَ ذَلِكَ، يَارَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: مَا هَذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ مِنْ مَوَالِيْهِ؟ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّا لَا نَبِيْعُهُ وَلَا نَنْحَرُهُ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: كَذَبْتُمْ. قَدِ اسْتَغَاثَ بِكُمْ فَلَمْ تُغِيْثُوْهُ، وَأَنَا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ. فَإِنَّ اللهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَسْكَنَهَا فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاشْتَرَاهُ عليه الصلاة والسلام مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْبَعِيْرُ، انْطَلِقْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى. فَرَغَى عَلَى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَكَى عليه الصلاة والسلام. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هَذَا الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: قَالَ: جَزَاكَ اللهُ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، عَنِ الإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: سَكَّنَ اللهُ رُعْبَ أُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَكَّنْتَ رُعْبِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَنَ اللهُ دِمَاءَ أُمَّتِكَ مِنْ أَعْدَائِهَا كَمَا حَقَنْتَ دَمِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهَا بَيْنَهَا، فَبَكَيْتُ. فَإِنَّ هَذِهِ الْخِصَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيْهَا وَمَنَعَنِي هَذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ عَنِ اللهِ تَعَالَى أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ. جَرَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

''حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اُونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُونٹ! پرسکون ہوجا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کرکے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کرلیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب ہوگیا اور آپ ﷺ کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کر رہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہوکر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہوکر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھا لینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ بات من وعن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت

گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی دادرسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مومنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہوگئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی اُمت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ وجدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرما لیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرما دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا۔

# بَابٌ فِي تَعْلِيْمَاتِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لِلتَّبَرُّکِ

## ﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کی تعلیماتِ تبرک کا بیان﴾

١٣٨/١. عَنْ أَبِي مُوْسَی رضي الله عنه قَالَ: کُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَی النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ فَقَالَ: قَدْ أَکْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَی أَبِي مُوْسَی وَبِلَالٍ کَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَی فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا: قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَی وُجُوْهِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّکُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی خدمت میں تھا جبکہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المغازي، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/١٥٧٣، الرقم: ٤٠٧٣، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسی وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، وأبو يعلی في المسند، ١٣/٣٠١، الرقم: ٧٣١٤، والفاکهي في أخبار مکة، ٥/٦٣، الرقم: ٢٨٤٥، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٢/٣٩۔ ٤١، والعيني في عمدة القاري، ١٧/٣٠٦، الرقم: ٤٣٢٨۔

پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے تو بارگاہِ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا: (یارسول اللہ!) کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو آپ نے مجھ سے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مجھے صرف یہی فرما دیتے ہیں۔ پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نے تو بشارت قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ) ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگایا اس میں اپنے دستِ اقدس اور چہرہ مبارک دھویا اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: تم دونوں اسے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں (جنت کی) بشارت حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے (جو کہ پردے کے اندر سے یہ ساری صورتحال دیکھ رہیں تھیں) انہیں آواز دی کہ اس (بابرکت) پانی میں سے (کچھ حصہ) اپنی ماں کے لیے بھی ضرور چھوڑنا۔ تو ان دونوں صحابہ نے (وہ پانی بچا کر) ان کی خدمت میں بھی بطورِ تبرک پیش کر دیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۲/۱۳۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَرِضْتُ مَرَضًا،**

---

**۲:** أخرجه البخاري في الصحيح كتاب: المرض، باب: عيادة المغمى عليه، ۵/۲۱۳۹، الرقم: ۵۳۲۷، وفي كتاب: الفرائض، باب: قول الله تعالى: يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين، ۶/۲۴۷۳، الرقم: ۶۳۴۴، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: يوصيكم الله في أولادكم، ۴/۱۶۶۹، الرقم: ۴۳۰۱، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما كان النبي ﷺ يسأل مما لم ينزل عليه الوحي، ۶/۲۶۶۶، الرقم: ۶۸۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفرائض، باب: ميراث الكلالة، ۳/۱۲۳۴ـ ۱۲۳۵، الرقم: ۱۶۱۶، والترمذي في السنن، ــ

فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَکْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوْئَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي کَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّی نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بہت زیادہ بیمار پڑ گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے بچا ہوا (متبرک) پانی میرے اوپر چھڑکا تو اس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (مرنے سے قبل) میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ یا میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ آیتِ میراث نازل ہوگئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱٤۰/۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي کَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ لَا يَسْتَتِرُ

--------

کتاب: الفرائض عن رسول الله ﷺ، باب: ميراث الأخوات، ٤/٤١٧، الرقم: ٢٠٩٧، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الفرائض، باب: في الكلالة، ٣/١١٩، الرقم: ٢٨٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٦٩، الرقم: ٦٣٢٢ـ ٦٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٧، الرقم: ١٤٣٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٥، الرقم: ٢٠١٨ـ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء باب: ما جاء في غسل البول، ـــ

مِنَ الْبُوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

........ ۸۸/۱، الرقم: ۲۱۵، وفي كتاب: الجنائز، باب: الجريد على القبر، ۴۵۸/۱، الرقم: ۱۲۹۵، وفي كتاب: الأدب، باب: الغيبة، ۲۲۴۹/۵، الرقم: ۵۷۰۵، وفي باب: النميمة من الكبائر، ۲۲۵۰/۵، الرقم: ۵۷۰۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ۲۴۰/۱، الرقم: ۲۹۲، والترمذي في السنن، كتاب: الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في التشديد في البول، ۱۰۲/۱، الرقم: ۷۰، وقال: هذا حديث حسن صحيح، و أبو داود في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الاستبراء من البول، ۶/۱، الرقم: ۲۰، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: التنزاه عن البول، ۲۸/۱، الرقم: ۳۱، وفي كتاب: الجنائز، باب: وضع الجريدة على القبر، ۱۰۶/۴، الرقم: ۲۰۶۸-۲۰۶۹، وفي السنن الكبرى، ۶۹/۱، الرقم: ۲۷، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة باب: التشديد في البول، ۱۲۵/۱، الرقم: ۳۴۷، ۳۴۹، والدارمي في السنن، ۲۰۵/۱، الرقم: ۷۳۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۲۵/۱، الرقم: ۱۹۸۰، ۳۵/۵، الرقم: ۲۰۳۸۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۱۵/۱، الرقم: ۱۳۰۴، وأبو يعلى في المسند، ۴۳/۴، الرقم: ۲۰۵۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۲/۱، الرقم ۵۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۵۸۸/۳، الرقم: ۶۷۵۳-۶۷۵۴، وابن حبان في الصحيح ۳۹۸/۷، الرقم: ۳۱۲۸، والطبرى في تهذيب الآثار، ۶۰۰/۲، الرقم: ۸۹۸-

دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہوکر) فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلیاں بہت کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی تو ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے...... الحدیث۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۱۴۱/۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ قَالَ: أَفَـلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ**

---

**٤ـ ٥:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كنس المسجد، ١/ ١٧٥ـ ١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، و في كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ١/ ٤٤٨، الرقم: ٢١٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ٢/ ٦٥٩، الرقم: ٩٥٦، وأبوداود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ٣/ ٢١١، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر، ١/ ٤٨٩، الرقم: ١٥٢٧ـ ١٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/ ٦٥١، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٨٨، الرقم: ٩٠٢٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/ ٣١٤، الرقم: ٦٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ٣٥٥، الرقم: ٣٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٤٦ـ ٤٧، الرقم: ٦٨٠٢ـ ٦٨٠٦ـ

مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو اس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۴۲/۵. وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

’’اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا اس نوجوان کا جنازہ پڑھانا اس کے لئے باعث رحمت ہے۔‘‘

۱۴۳/۶. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ

:٦ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يستحب أن يغسل وترا، ۱/۴۲۳، الرقم: ۱۱۹۶، وفي باب: يجعل الكافور في آخره، ۱/۴۲۴، الرقم: ۱۲۰۰، ومسلم في الصحيح، كتاب:الجنائز باب: في ــ

ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَـلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ کَافُوْرًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ، فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا، آذَنَّاهُ فَأَلْقَی إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد) انہیں غسل دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ، مرتبہ غسل دینا، اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: انہیں اس میں لپیٹ دو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۷/۱٤٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ،**

--------

غسل الميت، ٦٤٦/٢، الرقم: ٩٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في غسل الميت، ٣١٥/٣، الرقم: ٩٩٠، وقال أبو عيسى: حديث أم عطية حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: غسل الميت وترا، ٣٠/٤ـ٣٣، الرقم: ١٨٨٥ ـ ١٨٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في غسل الميت، ٤٦٨/١، الرقم: ١٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٤/٥، الرقم: ٢٠٨٠٩ـ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المساقاة الشرب، باب: في الشرب، ٨٢٩/٢، الرقم: ٢٢٢٤، وفي باب: من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائة، ٨٣٤/٢، الرقم: ٢٢٣٧، وفي كتاب: المظالم والغصب، باب: إذا أذن له أو أحله ولم يبين كم هو، ٨٦٥/٢، ـــ

فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُـلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُـلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) عمر رسیدہ لوگوں کو پہلے دے دوں؟ وہ لڑکا عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (متبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ پس آپ ﷺ نے وہ پیالہ اُسی پہلے عنایت فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''امام نووی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔''

-------- الرقم: ۲۳۱۹، وفي كتاب: الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة، ۲/۹۲۰، الرقم: ۲٤٦٤، وفي كتاب: الأشربة، باب: هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ٥/۲۱۳۰، الرقم: ٥۲۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ، ۳/۱٦۰٤، الرقم: ۲۰۳۰، ومالك في الموطأ، ۲/۹۲٦، الرقم: ۱٦٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/۳۳۳، ۳۳۸، الرقم: ۲۲۸۷٥، ۲۲۹۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۱٥۱، الرقم: ٥۳۳٥، والربيع في المسند، ۱/۱٤۹، الرقم: ۳۷٥، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۱٦۲۔

۸/۱۴۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو (سر مبارک منڈوانے کے لیے) آپ ﷺ نے سر انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے (دائیں طرف کے) بال مبارک مونڈے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ ﷺ کو بلایا اور انہیں وہ بال عطا فرمائے، اِس کے بعد حجام کے سامنے (سر انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو، تو اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے، تو آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ ﷺ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔‘‘

---

:۸ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمى ثم ينحر ثم يحلق، ۹٤۸/۲، الرقم: ۱۳۰۵، والترمذي في السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۲۵۵/۳، الرقم: ۹۱۲، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٤۹/۲، الرقم: ٤۱۱٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۱/۳، الرقم: ۱۲۱۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۹۱/۹، الرقم: ۱۷٤۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۲۹۹/٤، الرقم: ۲۹۲۸، والحاكم في المستدرك، ٦٤۷/۱، الرقم: ۱۷٤۳، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۳٤/۵، الرقم: ۹۳٦۳، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ٤۱۳/۱۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۷٤/۱، الرقم: ۱٦۹۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**۱۴۶/۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب منٰی کے مقام پر تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور وہاں کنکریاں ماریں، پھر منٰی میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے وہاں قربانی ادا کی اور حجام سے سر مونڈنے کے لیے فرمایا اور اسے دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا (کہ پہلے اس طرف سے مونڈو) پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (اور اس طرف سے) مونڈنے کا حکم دیا، پھر اپنے موئے مبارک لوگوں کو (تبرکاً) عطا فرمائے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**۱۴۷/۱۰. وفي رواية: فَقَالَ لِلْحَلَّاقِ: هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى**

---

**۹:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۲/۹۴۷، الرقم: ۱۳۰۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۱۰۳، الرقم: ۹۱۸۳، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۱۹۸، الرقم: ۱۹۸، وفي شرحه علي صحيح مسلم، ۹/۵۲، والعيني في عمدة القاري، ۱۰/۶۲، الرقم: ۶۲۷۱، ۱۵/۳۱، الرقم: ۵۰۱۳، والواديا شي في تحفة المحتاج، ۲/۱۸۱، الرقم: ۱۱۲۹، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/۲۵۸، الرقم: ۱۰۵۵، والزيلعي في نصب الراية، ۳/۷۹، والشوكاني في نيل الأوطار، ۵/۱۴۸۔

**۱۰:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۲/۹۴۷، الرقم: ۱۳۰۵، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ۲/۲۰۳، الرقم: ۱۹۸۱، وابن ــ

الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰکَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَی الْحَلَّاقِ وَإِلَی الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ: وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي کُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا أَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَی أَبِي طَلْحَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے فرمایا: یہاں سے (مونڈو)، پھر جو لوگ آپ ﷺ کے قریب تھے، آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم کر دیئے، پھر آپ ﷺ نے حجام کو بائیں جانب اشارہ کیا، اس نے اس طرف سے بال مبارک مونڈے تو آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے۔ اور ابوکریب کی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے دائیں جانب سے شروع کیا اور لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم فرمائے، پھر بائیں جانب اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا کیا (یعنی سر منڈایا) پھر دریافت فرمایا: یہاں ابوطلحہ ہیں؟ اور (ان کے حاضر ہونے پر) وہ بال مبارک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے۔‘‘

--------

....... حبان في الصحيح، ٢٠٦/٤، الرقم: ١٣٧١، وأبو يعلی في المسند، ٢١٠/٥، ٢٢٧، الرقم: ٢٨٢٧، ٢٨٤٠، والبيهقي في السنن الکبری، ٤٢٧/٢، الرقم: ٤٠٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٦٧/٧، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤١٣/١٩، وابن حزم في حجة الوداع، ١٢٣/١، ١٩٤، ٢٠١، والعسقلاني في الإصابة، ٦٠٨/٢، وفي فتح الباري، ٢٧٤/١، الرقم: ١٦٩، ٥٦٦/٣، الرقم: ١٦٤٣، والعيني في عمدة القاري، ٣٨/٣، ٦٢/١٠، ٦٧۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**١٤٨/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ، فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ: عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ: احْلِقْ الشِّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ: أَيْنَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور انہیں نحر کیا، حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے سر کی طرف اشارہ فرمایا اس نے دائیں جانب مونڈ دی، جو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم کر دیئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری جانب مونڈو اور دریافت فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (ان کی آمد پر) آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک انہیں عطا فرمائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**١٤٩/١٢. عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى**

---

**١١:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٥، الرقم: ٤١٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٧٤، الرقم: ١٦٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٨، ١٠/٦٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٢.

**١٢-١٣:** أخرجه النسائي في السنن، كتاب:المساجد، باب: اتخاذ البيع المسجد، ٢/٣٨، الرقم: ٧٠١، وفي السنن الكبرى، ١/٢٥٨، الرقم: ٧٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٤٠٥، الرقم: ١١٢٣، ٤/٤٧٩، الرقم: —

النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ لَنَا: اخْرُجُوْا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا، قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ، فَقَالَ: مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا طِيْبًا. فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْأَذَانِ قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تَلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم وفد کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہماری بستی میں ایک گرجا ہے (ہم اب قبولِ اسلام کے بعد اسے گرا کر اس جگہ مسجد بنانا چاہتے ہیں اجازت ملنے کے بعد) پھر ہم نے آپ ﷺ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لئے مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی پھر

-------- ١٦٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٢٣/١، الرقم: ٤٨٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٣٢/٨، الرقم: ٨٢٤١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢٩/٥، وفي الاستيعاب، ٧٧٦/٢، الرقم: ١٣٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥٥٢/٥، والنميري في أخبار المدينة، ٣١٧/١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٦٢/٨۔ ١٦٣، الرقم:١٧٥۔ ١٧٦، إسناده صحيح، والقزويني في التدوين، ٢٨١/٢۔

ایک ڈول میں پانی ڈال دیا اور حکم فرمایا کہ جاؤ تم اپنی بستی میں پہنچو تو گرجے کو گرا دینا اور اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کرلو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا شہر دور ہے اور راستے میں بھی سخت گرمی پڑتی ہے پانی خشک ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں مزید پانی ملاتے رہنا یہ اس (نئے پانی کی) پاکیزگی (اور برکت) میں بھی اضافہ ہی کرے گا۔ بہرحال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو مسمار کیا اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی قبیلہ بنی طی میں سے ایک پادری نے جب اذان سنی تو کہنے لگا۔ کہ یہی حق کی صدا ہے پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اس کے بعد ہم نے اسے کبھی (وہاں) نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵۰/ ۱۳. وفي رواية: فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلَى حَمْلِ الْإِدَاوَةِ أَيُّنَا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُوَبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَلَيْلَةً.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’اور ایک روایت میں بیان کیا کہ پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے، تو ہم میں سے ہر ایک اس بات کی حرص و تمنا رکھتا تھا کہ وہ مقدس پانی اسے اٹھانے کو مل جائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک کی دن رات میں اسے اٹھانے کے لئے باری مقرر فرما دی۔‘‘ اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱/ ۱۴. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ

---

**۱۴:** أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/ ۹۲، الرقم: ۹۲۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۷۰.

قَالَتْ: کَانَ رَسُوْ لُ اللهِ ﷺ فَوْقَ بَيْتِهِ جَالِسًا فَقَالَ: يَا سَلْمَی، ائْتِيْنِي بِغَسْلٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءُ سِدْرٍ، فَصَفَّيْتُهُ لَهُ، ثُمَّ جَثَا عَلَی مِرْفَقَةٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَأَنَا أَصُبُّ عَلَی رَأْسِهِ، فَغَسَلَهُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَی کُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ فِي الْإِنَاءِ کَأَنَّهُ الدُّرُّ يَلْمَعُ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِمَاءٍ، فَغَسَلَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَالَ: يَا سَلْمَی، أَهْرِيْقِي مَا فِي الإِنَاءِ فِي مَوْضِعٍ لاَ يَتَخَطَّاهُ أَحَدٌ فَأَخَذْتِ الْإِنَاءَ فَشَرِبَتْ بَعْضَهُ ثُمَّ أَهْرَقَتِ الْبَاقِي عَلَی الْأَرْضِ فَقَالَ لِي: مَاذَا صَنَعْتِ بِمَا فِي الْإِنَاءِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَسَدْتُ الْأَرْضَ عَلَيْهِ فَشَرِبْتُ بَعْضَهُ ثُمَّ أَهْرَقْتُ الْبَاقِي عَلَی الْأَرْضِ فَقَالَ: اذْهَبِي فَقَدْ حَرَّمَکِ اللهُ بِذَلِکَ عَلَی النَّارِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’عبید اللہ بن ابی رافع سلمی زوجہ ابی رافع سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے اوپر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمی! میرے پاس وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لائی جس میں بیری کا پانی تھا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے لیے اس پانی کو صاف کیا۔ پھر آپ ﷺ گھٹنوں کے بل گدے پر بیٹھ گئے۔ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور میں آپ ﷺ کے سر انور پر پانی بہا رہی تھی، پس آپ ﷺ نے اپنا سر انور دھویا اور میں ہر اس قطرہ کو غور سے دیکھ رہی تھی جو آپ ﷺ کے سر انور سے برتن میں ٹپک رہا تھا اور وہ یوں لگ رہا تھا گویا کہ وہ چمکدار (نایاب) موتی ہو۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس (مزید) پانی لائی اور آپ ﷺ نے سر انور دھویا۔ پس جب آپ ﷺ (سرِ انور کے) غسل سے فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمٰی! جو کچھ اس برتن میں ہے اسے کسی ایسی جگہ پر گرا دو جہاں اس کے اوپر کسی کا پاؤں نہ آئے۔ پس انہوں نے برتن کو پکڑ لیا اور اس

(غسل والے پانی) میں سے کچھ پی لیا اور باقی زمین پر (اک جگہ) گرا دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جو کچھ برتن میں تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمین پر اس پانی کے حوالے سے حسد کیا (یعنی زمین کی قسمت پر رشک کیا) تو اس میں سے کچھ تو میں نے پی لیا ہے اور باقی (پاک) زمین پر گرا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر اس (مقدس پانی) کی وجہ سے آگ حرام کر دی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّبَرُّکِ بِيَدِهِ ﷺ وَبِلَمْسِهِ وَبِجَوَارِحِهِ الشَّرِيْفَةِ الْأُخْرَى

## حضور ﷺ کے دستِ اقدس اور دیگر اعضائے مبارکہ سے حصولِ تبرک

**۱/۱۵۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ، فَلَمْ يَجِدُوْهُ،**

---

**۱:** أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الوضوء، باب: التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، ۱/۷۴، الرقم: ۱۶۷، وفي کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۰، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ۴/۱۷۸۳، الرقم: ۲۲۷۹، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ۵/۵۹۶، الرقم: ۳۶۳۱، وقال أبو عيسى: وحديث أنس حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، کتاب: الطهارة، باب: الوضوء من الإناء، ۱/۶۰، الرقم: ۷۶، ومالك في الموطأ، ۱/۳۲، الرقم: ۶۲، والشافعي في المسند، ۱/۱۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۴۷۷، الرقم: ۶۵۳۹، والربيع في المسند، ۱/۶۳، الرقم: ۱۳۱، والبيهقي في السنن الکبری، ۱/۱۹۳، الرقم: ۸۷۸، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/۵۵، الرقم: ۱۹، والعيني في عمدة القاري، ۳/۳۳، ۱۶/۱۱۸، الرقم: ۳۷۵۳، والشوکاني في نيل الأوطار، ۱/۲۱، ۲۳۔

فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو (چشمے کی طرح) پھوٹتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/١٥٣. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَحَزَرْتُ**

**٢:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الوضوء من التور، ١/٨٤، الرقم: ١٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/٧٤، الرقم: ٣٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٣، الرقم: ٦٥٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٠، الرقم: ١١٧، وفي الاعتقاد، ١/٢٧٤، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥٧، الرقم: ٢٢، والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٠٦، الرقم: ٢٠٦، والعيني في عمدة القاري، ٣/٩٣، الرقم: ٢٠٠۔

مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستّر سے اَسّی تک تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۵۴. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ، فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز وادی بطحاء کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں

---

**۳:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ۳/۱۳۰٤، الرقم: ۳۳٦۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: سترة المصلي، ۱/۳٦۰، الرقم: ۵۰۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۰۹، الرقم: ۱۸۷۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۱۱۵، الرقم: ۲۹٤۔

ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت عون نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر صحابہ کرام اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے مس کر کے اپنے چہروں پر مل لیتے، میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ مبارک تھاما اور اپنے چہرے سے مس کیا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ تھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۱۵۵/٤. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ**

---

**٤-٥:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ، ۱/ ۸۰، الرقم: ۱۸۵، وفي كتاب: الصلاة في الثياب، باب: الصلاةِ فِي الثَّوبِ الْأَحْمَرِ، ۱/۱٤۷، الرقم: ۳٦۹، وفي كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمامِ سترةُ مَن خَلْفَهُ، ۱/۱۸۷، الرقم: ٤۷۳، وفي باب: الصلاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ، ۱/۱۸۸، الرقم: ٤۷۷، وفي باب: السُّتْرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا، ۱/۱۸۸، الرقم: ٤۷۹، وفي كتاب: الأذان، باب: الأذان لِلْمُسَافِرِ، إذا كانوا جماعةً، والإقامة، وكذلك بِعَرَفَةَ وَ جَمْعٍ، ۱/۲۲۷، الرقم: ٦۰۷، وفي كتاب: المناقب، باب: صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ۳/۱۳۰٤، الرقم: ۳۳۷۳، وفي كتاب: اللباس، باب: التَّشْمِيرُ فِي الثِّيَابِ، ٥/۲۱۸۲، الرقم: ٥٤٤۹، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدح، والخشب والحجارة، ۱/۸۳، الرقم: ۱۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/۱۹٤۳، الرقم: ۲٤۹۷، والعيني في عمدة القاري، ۳/۷٥، الرقم: ۱۸۷، والشوكاني في نيل الأوطار، ۱/۲٤، والعسقلاني في تغليق التعليق، ۲/۱۲۸۔

اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو جُحَیفه رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥٦/٥. وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِـلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاکَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِـلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ، يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا.

’’اور حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)، پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔‘‘ اسے امام بخاری نے اور مسلم نے بھی مختصراً بیان کیا ہے۔

**۶/۱۵۷. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ،**

---

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۰۹/۳-۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۷۹-۳۳۸۰، ۵۳۱۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ۱۷۸۳/۴، الرقم: ۲۲۷۹، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۶)، ۵۹۶/۵، الرقم: ۳۶۳۱، ومالك في الموطأ، ۳۲/۱، الرقم: ۶۲، والشافعي في المسند، ۱۵/۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۲/۳، الرقم: ۱۲۳۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۹۳/۱، الرقم: ۸۷۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۶/۶، الرقم: ۳۱۷۲۴.

**فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَـلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَـلَاثِ مِائَةٍ. وفي رواية: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**١٥٨/ ٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ، فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ،**

---

**٧:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١ـ٣٩٢٣، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢ـ

فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥٩/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي

---

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٦، الرقم: ١٣٢٨٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٤٧، الرقم: ٢٧٥٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٧٩، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٧٦، الرقم: ٤١، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٤، ١٦/١١٩، الرقم: ٤٧٥٣، وابن حزم في الإحكام، ٢/٢٠٠.

**بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَتَوَضَّئُوْنَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيْرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا، فَتَوَضَّئُوْا، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ أَوْ نَحْوَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی سفر کے لیے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوگیا، لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہوجاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ تمام لوگ وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٩/١٦٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ، يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ**

---

**٩:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٠/٣، الرقم: ٣٣٨٢، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ٨٣/١، الرقم: ١٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٦/٦، الرقم: ٣١٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٦/٣، ١٧٥، الرقم: ١٢٠٥١، ١٢٨١٧، وابن حبان في الصحيح، ٤٨٣/١٤، الرقم: ٦٥٤٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ــ

فِيْهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد باقی رہ گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ وہ اسی آدمی تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**١٦١/ ١٠.** عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

١/ ٣٠، الرقم: ١١٥، وابن المنذر في الأوسط، ١/ ٣٦٠، الرقم: ٣٢٨، ٢/ ١١٧، الرقم: ٦٤٤، والفريابي في دلائل النبوة، ١/ ٥٨، الرقم: ٢٤، والنووي في رياض الصالحين، ١/ ٢٠٦، الرقم: ٢٠٦، والعيني في عمدة القاري، ١٦/ ١١٩، الرقم: ٥٧٥٣، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/ ٢٤٣۔

**١٠:** أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: قتل أبى رافع عبدالله بن أبى الحُقَيْقِ، ٤/ ١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٨٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ١٢٥، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/ ٩٤٦، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ٥٦، وابن كثير في البداية والنهاية: ٤/ ١٣٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ٢/ ٢٩٤۔

إِلٰی أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالاً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْکٍ رضی الله عنه، وَکَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَکَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ ...... (قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْکٍ رضی الله عنه فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ) فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ: فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتّٰی انْتَهَيْتُ إِلٰی دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰی أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَی الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ...... فَانْتَهَيْتُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَکَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَکَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَکِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لئے اس) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا...... (حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے یقین ہوگیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نے ایک ایک کرکے تمام دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین پر آرہا۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسے عمامہ سے باندھ دیا ...... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر دستِ کرم پھیرا تو (ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور) پھر کبھی درد تک نہ ہوا۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**۱۶۲/۱۱. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: قُوْمُوْا: فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا صَنَعْتُ لَکَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشَرَةً وَقَالَ: كُلُوْا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا، فَخَرَجُوْا فَقَالَ: أَدْخِلْ عَشَرَةً، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ أَكَلُوْا مِنْهَا.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.**

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ ﷺ نے مجھے بھیجا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو بلا لاؤں، درآں حالیکہ انہوں نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام ﷺ کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے جب میری جانب دیکھا تو مجھے شرم آئی، میں نے عرض

---

**۱۱–۱۳:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك وبتحققه تحققا تاما، ۱٦۱۲/۳، الرقم: ۲۰٤۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱۳/٦، الرقم: ۳۱۷۰۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱۸/۳، الرقم: ۱۳۳۰۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۷۰/۷، الرقم: ٤۱٤٥، ٤۳۳۱، والفريابي في دلائل النبوة، ٤۱/۱، الرقم: ۱۰، والنووي في رياض الصالحين، ۱٥۱/۱، الرقم: ۱٥۱۔

کیا: حضرت ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اٹھو چلو، حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا میرے صحابہ میں سے دس افراد کو بلاؤ، اور ان سے فرمایا: کھاؤ، اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا، سو انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے، پھر وہ چلے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ، پھر انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے اور چلے گئے، پھر اسی طرح دس دس آتے اور جاتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا اور سب نے کھالیا اور سیر ہوگئے، پھر آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو وہ اتنا ہی باقی تھا جتنا ان کے کھانے کے وقت تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**۱۶۳/ ۱۲. وفي رواية عنه: قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ، فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَکَةِ قَالَ: فَعَادَ کَمَا کَانَ. فَقَالَ: دُوْنَکُمْ هٰذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ ہی مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوطلحہ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں (انہیں دعوت کے لئے بلانے) بھیجا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو جمع فرمایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، وہ کھانا پھر پہلے جتنا ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا لو یہ کھانا لے لو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۴/۱۳. وفي رواية عنه: قَالَ: أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أُمَّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وساق الحديث وقال فيه: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا فَقَالَ: كُلُوْا وَسَمُّوا اللهَ، فَأَكَلُوْا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امّ سلیم رضي الله عنها سے یہ کہا کہ تم خصوصی طور پر خود ہی حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو، پھر مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا، اس کے بعد وہی بیان ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (کھانے پر) اپنا دستِ اقدس رکھا اور بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ دو، انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا، وہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ سو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں نے کھایا، اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) کھانا باقی بچ گیا۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۵/۱٤. عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ

**۱٤:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٩، والطبراني المعجم الكبير، ١٧/٢٧، الرقم: ٤٥، ١٨/٢١، الرقم: ٣٥، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٩٩، الرقم: ٢١٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤١٢۔

اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو زید اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ ابو زید ایک سوبیس سال زندہ رہے اور (دستِ رسول ﷺ کی برکت سے) ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٦/١٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ، بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ: أَصْبِرْنِي فَقَالَ: اصْطَبِرْ قَالَ: إِنَّ عَلَيْکَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ.

---

**١٥:** أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في قبلة الجسد، ٣٥٦/٤، الرقم: ٥٢٢٤، والحاكم في المستدرك، ٣٢٧/٣، الرقم: ٥٢٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠٢/٧، الرقم: ١٣٣٦٤، ٤٩/٨، الرقم: ١٥٨٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠٥/١-٢٠٦، الرقم: ٥٥٦-٥٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٧٦/٤، الرقم: ١٤٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٦/٩، والزيلعي في نصب الراية، ٢٥٩/٤، والزرعي في حاشية ابن القيم، ١٧٥/١٢۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ، حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ لوگوں سے ہنسی مزاح کی بات چیت کر کے انہیں ہنسا رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی کمر میں لکڑی سے کچوکا لگایا تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بدلہ دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے بدن پر قمیض ہے جبکہ میرے بدن پر قمیض نہیں تھی حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیض اوپر اٹھالی تو وہ شخص آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے پسلیوں (اور شکم) مبارک کو چومنے لگا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہی (حصول برکت کا) ارادہ تھا۔ (کہ میں آپ کے جسم اقدس سے مس ہونے کی سعادت حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ سے نجات پا جاؤں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**١٦٧/١٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ**

---

**١٦-١٨:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦١، الرقم: ١٧٥١٣، والدارمي في السنن، ١/٣٦٦، الرقم: ١٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٦٧، الرقم: ١٦٣٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٣١٧، الرقم: ٣١٥٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣/٢٢١، الرقم: ١٢٠١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٥٧١، الرقم: ٢٧٥٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٧٣، والعيني في عمدة القاري، ٤/١٠٠، ١٦/١٠٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٥٤-٣٥٥.

صَلَّی مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبحَ فذکر الحديث قَالَ: ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهِ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيْحًا مِنَ الْمِسْکِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ.

’’حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر آگے روایت بیان کی ہے، کہتے ہیں: (نماز سے فرغت کے بعد) پھر لوگ جوش و خروش سے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو تھامتے اور اسے اپنے چہروں پر پھیرتے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑا اور اسے اپنے چہرے پر پھیرا میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، دارمی اور بخاری نے التاريخ الکبير میں روایت کیا ہے۔

١٦٨/١٧. وفي رواية: قَالَ: قَبَّلْتُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيْحًا مِنَ الْمِسْکِ. رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا دستِ اقدس چوما تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔‘‘

اسے امام ابن قانع نے روایت کیا ہے۔

١٦٩/١٨. وفي رواية: قَالَ: أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَی صَدْرِي، فَمَا وَجَدْتُ کَفًّا أَبْرَدَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَهِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْکِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں (ان الفاظ کے ساتھ ہے) راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اسے اپنے سینے پر رکھا۔ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ٹھنڈی اور آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ خوشبودار ہتھیلی کہیں نہیں پائی۔ یہ برف سے زیادہ ٹھنڈی اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

**۱۹/۱۷۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيُخَبِّثُ عَلَيْنَا. فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى.**

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو جن چمٹا ہوا ہے۔ اور وہ اسے ہمارے دوپہر اور شام کے کھانے کے وقت پکڑ لیتا ہے، اور ہمیں اپنی خباثت سے تنگ کرتا ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور دعا کی تو اس بچے نے قے کی تو (دستِ اقدس کی برکت سے) وہ جن اس کے پیٹ سے سیاہ پلے کی طرح دوڑتا ہوا نکل گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

**۱۹:** أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۲٤، الرقم: ۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲٥٤، ۲٦۸، الرقم: ۲۲۸۸، ۲٤۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/٥۷، الرقم: ۱۲٤٦۰۔

۱۷۱/ ۲۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِـلَالًا فَطَلَبَ بِـلَالٌ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ، مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَهَلْ مِنْ شَنٍّ. فَأَتَاهُ بِشَنٍّ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيْهِ فَانْبَعَثَ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا (اور پانی لانے کا حکم دیا جبکہ ہر طرف قحط سالی تھی) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پانی کی تلاش میں نکلے (اور کہیں سے پانی نہ پا کر) واپس حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) خدا کی قسم! مجھے کہیں سے بھی پانی نہیں ملا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی مشکیزہ ہے؟ (جس میں تھوڑا سا پانی ہی ہو) حضرت بلال آپ ﷺ کی خدمت میں (کہیں سے) مشکیزہ لے کر حاضر ہوگئے، آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں مبارک اس میں کھول دیں تو آپ ﷺ کے ہاتھوں تلے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سے پانی پینے لگے اور دوسرے لوگ اس سے وضو کرنے لگے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت ہے۔

۱۷۲/ ۲۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا

---

**۲۰:** أخرجه الدارمي في السنن، ۱/ ۲٦، الرقم: ۲۵۔

**۲۱:** أخرجه الدارمي في السنن، ۱/ ۲۷، الرقم: ۲٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۹۲، ۳۵۷، الرقم: ۱٤۱٤۷، ۱٤۹۰۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/ ٥٦، الرقم: ۱۰۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ۳۱٦، الرقم: ۳۱۷۲۳، والحنبلي في تنقيح تحقيق أحاديث التعليق، ۱/ ۱۰٦، ـــ

مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَمِائَتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُوْرٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَکَ الْقَدَحَ فَرَکِبَ النَّاسُ ذَلِکَ الْقَدَحَ وَقَالُوْا: تَمَسَّحُوْا تَمَسَّحُوْا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَى رِسْلِکُمْ، حِيْنَ سَمِعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ ذَلِکَ. فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ کَفَّهُ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ. ثُمَّ قَالَ: أَسْبِغُوْا الطُّهُوْرَ. فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَـلَانِي بِبَصَرِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُوْنَ عُيُوْنَ الْمَاءِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتَّى تَوَضَّئُوْا أَجْمَعُوْنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں کوئی غزوہ یا سفر کیا اور ہم اس وقت دوسو سے بھی زیادہ افراد تھے، نماز کا وقت ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (تم) لوگوں میں سے کسی کے پاس وضو کے لئے پانی کا انتظام ہے؟ تو ایک شخص چمڑے کا چھوٹا سا برتن لے کر دوڑتا ہوا حاضر ہوا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں کے پاس اس کے علاوہ اور پانی بالکل نہیں تھا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی ایک پیالے میں انڈیلا، پھر اس سے اچھی طرح وضو فرمایا، پھر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور پیالہ وہیں چھوڑ دیا، لوگ اس پیالے پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے: اس پیالے کو (ہی برکت کی خاطر) چھولو، اس پیالے

-------- والأصبهاني في دلائل النبوة، ۶۸/۱، الرقم: ۳۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۸۶/۶، الرقم: ۳۳۷۹۔

کو ہی مس کر لو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں یہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس پانی کے پیالے میں رکھ دیا اور فرمایا: ’’بسم اللہ‘‘ پھر حکم دیا کہ تم سارے اچھی طرح وضو کرلو۔‘‘ (راوی بیان کرتے ہیں) اس ذات کی قسم جس نے مجھے میری بصارت کے ساتھ آزمایا! بے شک میں نے پانی کے چشموں کو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (اُبل کر ابل کر) نکلتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس اس پیالے سے اس وقت تک نہ ہٹایا جب تک وہ سارے لوگ وضو نہ کر چکے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۷۳/۲۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: شَكَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَطَشَ فَدَعَا بِعُسٍّ فَصُبَّ فِيْهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فِيْهِ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ عُيُوْنًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَسْتَقُوْنَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ.** رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

---

**۲۲:** أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۲۷، الرقم: ۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۴۳، الرقم: ۱۴۷۳۸، وأبو يعلى في المسند، ۴/۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۶۰، ۹۳، الرقم: ۶۸۴۸، ۶۹۵۴، وفي المعجم الصغير، ۲/۱۴۶، الرقم: ۹۳۸، وفي المعجم الكبير، ۷/۷۶، الرقم: ۶۴۲۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۶/۲۹۳، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳/۶۸، الرقم: ۱۰۲۹، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۴/۲۹۳، ۶۷۷، والأصبهاني في تاريخ أصبهان، ۲/۲۲۶۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اس میں پانی ڈالا گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس پیالے میں رکھ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں دیکھ رہا تھا کہ وہ پانی حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمہ کی طرح ابل ابل کر نکل رہا تھا اور صحابہ ﷺ اس سے خوب سیراب ہوتے رہے یہاں تک کہ تمام کے تمام لوگ اس سے سیراب ہوگئے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**۱۷۴/۲۳. عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهُ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيْرٌ وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

’’حضرت ابو زید انصاری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الٰہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادمِ آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار

**۲۳:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۷/۵، الرقم: ۲۱۰۱۳، والعسقلاني في الإصابة، ۵۹۹/۴، الرقم: ۵۷۶۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۵۴۲/۲۱، الرقم: ۴۳۲۶۔

نہ ہوئی۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤/١٧٥. عَنْ ذَيَّالِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ حِذْيَمٍ قَالَ: أَتَی أَبِي النَّبِيَّ ﷺ وَحَنْظَلَةُ مَعَهُ غُلَامٌ ...... قَالَ أَتَی حَنْظَلَةُ: فَدَنَا بِي إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي بَنِينَ ذَوِي لِحًی وَدُوْنَ ذٰلِکَ وَإِنَّ ذَا أَصْغَرُهُمْ فَادْعُ اللهَ لَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَقَالَ: بَارَکَ اللهُ فِيْکَ أَوْ بُوْرِکَ فِيْهِ. قَالَ ذَيَّالٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ يُؤْتَی بِالإِنْسَانِ الْوَارِمِ وَجْهُهُ أَوِ الْبَهِيْمَةِ الْوَارِمَةِ الضَّرْعِ، فَيَتْفُلُ عَلَی يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَی رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ: عَلَی مَوْضِعِ کَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ ذَيَّالٌ: فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ذیال بن عبید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میرے والد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور حنظلہ

---

**٢٤:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٦٧، الرقم: ٢٠٦٨٤، والبخاري في التاريخ الکبير، ٣/٣٧، الرقم: ١٥٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩١، الرقم: ٢٨٩٦، وفي المعجم الکبير، ٤/٦، ١٣، الرقم: ٣٤٧٧، ٣٥٠١، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٢٠٣، الرقم: ٢٣٢، وأبو يعلی في المفاريد، ١/١٠٩، الرقم: ١١٠، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٥٥، والعسقلاني في الإصابة، ٢/١٣٣، الرقم: ١٨٥٧، والمزي في تهذيب الکمال، ٧/٤٣٤، الرقم: ١٥٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢١١، ٩/٤٠٨۔

اس وقت بچے تھے اور ان کے ساتھ تھے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پس میرے والد نے مجھے آپ ﷺ کے قریب کیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے کچھ بیٹے بالغ ہیں اور کچھ ابھی نابالغ ہیں اور یہ ان میں سب سے چھوٹا ہے۔ آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ پس آپ ﷺ نے اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت فرمائے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں برکت ہو۔ راوی حضرت ذیال کہتے ہیں: میں نے حضرت حنظلہ کو دیکھا کہ کسی ایسے شخص کو ان کے پاس لایا جاتا جس کے چہرے پر سوجن ہوتی یا سوجے ہوئے تھن والا کوئی جانور لایا جاتا۔ وہ اپنے ہاتھوں پر تھوکتے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ دیتے اور (یہ الفاظ): کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے دستِ اقدس مَس کیا تھا کہتے۔ اور پھر اس (شخص کی متاثرہ جگہ) پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔ حضرت ذیال نے بیان کیا کہ (اس جگہ کی برکت سے) اس کی سوجن فوراً دور ہو جاتی۔‘‘

اس حدیث کو احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

**۱۷۶/ ۲۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَلَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ. قَالَ: هَلْ عِنْدَکَ شَيْئٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْتِنِي بِهِ. قَالَ: فَأَتَاهُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَيْئٌ مِنْ مَاءٍ قَلِيْلٍ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي فَمِ الْإِنَاءِ وَفَتَحَ أَصَابِعَهُ. قَالَ: فَانْفَجَرَتْ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ عُيُوْنٌ،**

**۲۵:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۲۵۱، ۳۲۴، الرقم: ۲۲۶۸، ۲۹۹۱، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/ ۷۵، الرقم: ۴۰۔

وَأَمَرَ بِـلَالًا رضی الله عنه فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ الْوَضُوْءَ الْمُبَارَکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو لشکر میں پانی نہ تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لشکر میں پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تھوڑا سا پانی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پانی لے آؤ۔ وہ صحابی آئے تو ان کے پاس ایک برتن تھا جس میں بہت تھوڑا پانی تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں اس برتن میں ڈالیں اور پھر انگلیوں کو پھیلا دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے چشمے پھوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی الله عنه کو حکم دیا کہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ (آؤ اور) مبارک پانی سے وضو کرلو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦/١٧٧. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يَا غُـلَامُ، هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمَنٌ قَالَ: فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا

**٢٦:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٣٥٩٨ـ ٣٥٩٩، وأبو يعلي في المسند، ٨/٤٠٢، الرقم: ٤٩٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٢، الرقم: ٦٥٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٧٩، الرقم: ٨٤٥٦، والبيهقي الاعتقاد، ١/٢٨٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٨٧، الرقم: ١٦٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٣/٧٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٤٦٥، ومحب الدين الطبري، ١/٤٦٤، الرقم: ٣٨٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٣٦٦ـ

الْفَحلُ فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَنَزَلَ لَبَنٌ فَحلَبَهُ فِي إِنَاءٍ فَشَرِبَ وَسَقَی أَبَا بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ فَقَلَصَ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ هٰذَا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ قَالَ: فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: يَرْحَمُکَ اللهُ فَإِنَّکَ غُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ.

وفي رواية: قَالَ: فَلَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً مَا نَازَعَنِي فِيْهَا بَشَرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَی وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں عقبہ بن معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (ایک دن) میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ انہوں نے کہا: اے لڑکے کیا دودھ ہے؟ کہتے ہیں۔ میں نے کہا: ہاں ہے۔ لیکن یہ میرے پاس امانت ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس کے پاس اس کا نر نہ گیا ہو؟ پس میں ان کے پاس ایک (ایسی ہی) بکری لایا۔ آپ ﷺ نے اس کے تھن پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو اس میں دودھ اتر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک برتن میں دوہا اور وہ دودھ خود بھی نوش فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا پھر تھن کو حکم دیا: سکڑ جانا۔ پس وہ سکڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں اس کے بعد آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس قول کی تعلیم دیں۔ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم ایک سمجھدار لڑکے ہو۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے ستر سورتیں لیں اور اس چیز میں کوئی فردِ بشر میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٨/٢٧. عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَنَا بَکْرَةٌ صَعْبَةٌ لَا يُقْدَرُ عَلَيْهَا قَالَ: فَدَنَا مِنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَحَفَلَ فَاحْتَلَبَ قَالَ: وَلَمَّا مَاتَ أَبِي جَاءَ وَقَدْ شَدَدْتُهُ فِي کَفَنِهِ وَأَخَذْتُ سُلَّاءَةً فَشَدَدْتُ بِهَا الْکَفَنَ فَقَالَ: لَا تُعَذِّبْ أَبَاکَ بِالسُّلَّی قَالَهَا حَمَّادٌ: ثَـلَاثًا قَالَ: ثُمَّ کَشَفَ عَنْ صَدْرِهِ وَأَلْقَی السُّلَّی ثُمَّ بَزَقَ عَلَی صَدْرِهِ حَتَّی رَأَيْتُ رُضَاضَ بُزَاقِهِ عَلَی صَدْرِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ کَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے قیس قبیلے کے ایک بوڑھے آدمی سے سنا وہ اس کو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک اونٹنی تھی جو بہت اکھڑ تھی اور (اس کا دودھ دوہنے کے لیے) اس پر قابو پانا بہت مشکل تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس کے تھن پر دستِ شفقت پھیرا تو اس کا دودھ اتر آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا دودھ دوہا۔ راوی کہتے ہیں: جب میرے والد گرامی فوت ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے (اپنے والد کی) میت کو اس کے کفن میں باندھ دیا تھا اور میں نے کھجور کا کانٹا لے کر اس کفن کو سینا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کو کانٹوں کے ذریعے تکلیف نہ دو۔ حماد نے ایسا تین دفعہ کہا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے سے کفن ہٹایا، اور کانٹے پھینک دیئے اور اس کے سینے پر

---

**٢٧:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٣، الرقم: ٢٠٧١٧، والحارث في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٢٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٥، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٨٢، الرقم: ١٧٣٣۔

(برکت کے لئے) اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے لعاب دہن مبارک کے قطرے اس کے سینے پر دیکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں جیسا کہ امام ہیثمی نے فرمایا ہے۔

**۱۷۹/۲۸. عَنْ بِنْتٍ لِخَبَّابٍ رضی الله عنه قَالَتْ: خَرَجَ خَبَّابٌ فِي سَرِيَّةٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَاهَدُنَا حَتَّى كَانَ يَحْلُبُ عَنْزًا لَنَا فَكَانَ يَحْلُبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَكَانَتْ تَمْتَلِيءُ حَتَّى تَطْفَحَ قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمَ خَبَّابٌ حَلَبَهَا فَعَادَ حِلَابُهَا إِلَى مَا كَانَ، فَقُلْنَا لِخَبَّابٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَحْلُبُهَا حَتَّى تَمْتَلِيءَ جَفْنَتُنَا فَلَمَّا حَلَبْتَهَا نَقَصَ حِلَابُهَا.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

’’حضرت خباب کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں: حضرت خباب ایک سریہ میں (جہاد کے لئے) نکلے رسول اللہ ﷺ ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ

**۲۸:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۱/۵، الرقم: ۲۱۱۰۸، ۳۷۲/۶، الرقم: ۲۷۱۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۲۲/۶، الرقم: ۳۱۷۶۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸۷/۲۵، الرقم: ۴۶۰، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۲۷/۶، الرقم: ۳۲۰۷۔ ۳۲۰۸، وابن راهويه في المسند، ۲۳۶/۵، الرقم: ۲۳۸۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲۹۰/۸، وابن السري في الزهد، ۴۰۹/۲، الرقم: ۷۹۴، والعسقلاني في الإصابة، ۶۷۲/۷، الرقم: ۱۱۲۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۱۲/۸۔

ہماری بکری کا دودھ بھی دوہتے تھے۔ آپ ایک بڑے برتن میں دودھ دیتے تھے اور وہ برتن بھر جاتا یہاں تک کہ چھلکنے لگتا تھا۔ بیان کرتی ہیں: جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ واپس آئے اور دودھ دوہا تو اس کا دودھ جتنا تھا اتنا واپس لوٹ آیا۔ ہم نے حضرت خباب سے کہا: رسول اللہ ﷺ اس کو دوہتے تھے تو ہمارا برتن بھر جاتا تھا۔ جب آپ نے دوہا ہے تو اس کا دودھ کم ہوگیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ ان دونوں کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**١٨٠/٢٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَنْسَى الْقُرْآنَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَنْسَى الْقُرْآنَ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: أُخْرُجْ يَا شَيْطَانُ، مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدُ أُرِيْدُ حِفْظَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالنُّمَيْرِيُّ.**

’’حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (جو) قرآن (میں سے یاد کرتا) بھول جاتا۔ تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان! عثمان کے سینہ سے نکل جا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔‘‘

---

**٢٩:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤٧/٩، الرقم: ٨٣٧٤، والنميري في أخبار المدينة، ٢٧٤/١، الرقم: ٨٧٧، والحارث في المسند، ٩٣٢/٢، الرقم: ١٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٩۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور نمیری نے روایت کیا ہے۔

١٨١ / ٣٠. عَنْ حَشْرَجِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَشْرَجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ: أَصَابَتْنِي رَمْيَةٌ فِي وَجْهِي وَأَنَا أُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا سَالَتِ الدِّمَاءُ عَلَى وَجْهِي وَلِحْيَتِي وَصَدْرِي، تَنَاوَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَتَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِي وَصَدْرِي إِلَى ثُنْدُوَتِي ثُمَّ دَعَا لِي قَالَ حَشْرَجٌ: فَكَانَ يُخْبِرُنَا بِذَلِكَ عَائِذٌ فِي حَيَاتِهِ فَلَمَّا هَلَكَ وَغَسَلْنَاهُ نَظَرْنَا إِلَى مَا كَانَ يَصِفُ لَنَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى مُنْتَهَى مَا كَانَ يَقُوْلُ لَنَا مِنْ صَدْرِهِ فَإِذَا غُرَّةٌ سَائِلَةٌ كَغُرَّةِ الْفَرَسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

''حضرت حشرج بن عبد اللہ بن حشرج نے بذریعہ والد اپنے دادا سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ حنین کے روز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک تھا کہ ایک تیر میرے چہرے پر آ کر لگا اور جب خون میرے چہرے، داڑھی اور چھاتی تک بہنے لگا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر قریب کیا اور اپنے دست مبارک سے میرے چہرے داڑھی اور چھاتی سے خون صاف کیا پھر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ حضرت حشرج بیان کرتے ہیں کہ عائذ انہیں اپنی زندگی میں یہ واقعہ سنایا کرتے تھے جب وہ فوت ہوگئے تو ہم نے انہیں غسل دیا اور ہم نے اس ساری

**٣٠:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٧٧، الرقم: ٦٤٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٠، الرقم: ٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٢٣٨، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤١٢۔

جگہ کو دیکھا جس کے بارے میں وہ بیان کرتے تھے کہ وہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے انہیں مس کیا تھا تو وہ جگہ (دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے) اس طرح چمکدار تھی جس طرح گھوڑے کی پیشانی چمکدار ہوتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

**۱۸۲/ ۳۱. عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ مَجْزَأَةَ رضي الله عنها أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ رضی الله عنه كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، إِذَا قَعَدَ أَرْسَلَهَا، فَتَبْلُغُ الْأَرْضَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَحْلِقَهَا حَتَّى أَمُوْتَ فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتَّى مَاتَ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت صفیہ بنت مجزاۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو محذورہ کے سر کے بالوں کے اگلے حصے میں ایک طویل لٹ تھی۔ جب وہ بیٹھتے تھے تو اسے نیچے چھوڑ دیتے تھے اور وہ لٹ زمین تک پہنچ جاتی تھی۔ لوگ ان سے کہتے تھے: آپ اسے منڈواتے کیوں نہیں؟ تو وہ فرماتے: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ان بالوں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تھا پس میں ان بالوں کو اپنی موت تک نہیں کٹواؤں گا پس انہوں نے اپنی موت تک انہیں نہیں کٹوایا۔‘‘

---

**۳۱:** أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۵۸۹، الرقم: ۶۱۸۱، والبخاري في التاريخ الكبير، ۴/ ۱۷۷، الرقم: ۲۴۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/ ۱۷۶، الرقم: ۶۷۴۶، وابن حبان في الثقات، ۴/ ۳۸۶، الرقم: ۳۴۸۹، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۴/ ۲۵۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۳/ ۱۱۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/ ۱۶۵۔

اس حدیث کو امام حاکم، بخاری نے التاريخ الكبير میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/١٨٣. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كُنْتُ أَصْحَابِ الصُّفَةِ فَشَكَى أَصْحَابِي الْجُوْعَ فَقَالُوْا: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ، فَاسْتَطْعَمْ لَنَا فَأَتَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَصْحَابِي يَشْكُوْنَ الْجُوْعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيءٍ؟ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عِنْدِي إِلَّا فُتَاتُ خُبْزٍ قَالَ: هَاتِيْهِ، فَجَاءَتْ بِجِرَابٍ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِصَحْفَةٍ، فَأَفْرَغَ الْخُبْزَ فِي الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يُصْلِحُ الثَّرِيْدَ بِيَدَيْهِ وَهُوَ يَرْبُوْ حَتَّى امْتَلَأَتِ الصَّحْفَةُ فَقَالَ: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ فَجِئْ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ وَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِي وَأَنَا عَاشِرُهُمْ فَقَالَ: اجْلَسُوْا خُذُوْا بِسْمِ اللهِ خُذُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا وَلَا تَأْخُذُوْا مِنْ أَعْلَاهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْحَدِرُ مِنْ أَعْلَاهَا فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا وَفِي الصَّحْفَةِ مِثْلُ مَا كَانَ فِيْهَا ثُمَّ جَعَلَ يُصْلِحُهَا بِيَدِهِ وَهِيَ تَرْبُوْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ فَجِئْ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ قَالَ: اجْلَسُوْا، فَجَلَسُوْا، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا قَالَ: اذْهَبْ فَجِئْ

---

**٣٢:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨٦/٢٢، الرقم: ٢٠٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٢/٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٣/٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٠٥/٨۔

بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِکَ فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ، فَفَعَلُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، عَشْرَةٌ قَالَ: اذْهَبْ فَجِئْ بِهِمْ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِهِمْ فَقَالَ: اجْلَسُوْا فَجَلَسُوْا، فَأَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا وَبَقِيَ فِي الصَّحْفَةِ مِثْلَ مَا کَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰی عَائِشَةَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ کُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اصحابہ صفہ میں سے تھا۔ میرے دوستوں نے بھوک کی شکایت کی اور کہنے لگے: اے واثلہ! حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ اور ہمارے لیے کھانا طلب کرو۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دوست بھوک کی شکایت کرتے ہیں (پس انہیں کچھ کھانے کے لیے دیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند ٹکڑوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی ٹکڑے لے آؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا توشہ دان لے آئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک تھال منگوایا اور روٹی کے ان ٹکڑوں کو اس تھال میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے ثرید بنانے لگے اور وہ بڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ تھال بھر گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے واثلہ! جاؤ اور اپنے دس ساتھیوں کو لے آؤ اور تم ان میں سے دسویں ہو۔ پس میں گیا اور دس ساتھیوں کو لایا اور میں ان میں سے دسواں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو اور بسم اللہ پڑھ کر ارد گرد سے کھانا کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اوپر سے نیچے اترتی ہے۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے، پھر وہ کھڑے ہوئے اور تھال میں کھانا اتنا

ہی تھا جتنا (کھانے سے) پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ اسے اپنے دستِ مبارک سے درست کرنے لگے اور یہ بڑھنے لگا یہاں تک کہ تھال بھر گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے واثلہ! جاؤ اور اپنے دوستوں میں سے دس کو لے آؤ پس میں گیا اور دس کو لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو! پس وہ بیٹھ گئے انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر وہ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے دوستوں میں سے دس کو لاؤ۔ پس میں گیا اور دس افراد کو لایا پس انہوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا کوئی شخص باقی رہ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: دس رہ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کو بھی لاؤ، پس میں گیا اور ان کو بھی لایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا، پھر وہ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) اور ٹرے میں اتنا ہی کھانا تھا جتنا پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے واثلہ! اس کھانے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس مکمل حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

**۱۸۴/۳۳. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْجُوْعَ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أُمِّ سُلَيْمٍ. وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه كَانَتْ تَحْتَ مَالِکٍ أَبِي أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، إِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَکِ مِنْ**

---

**۳۳:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/۱۷، الرقم: ۱۴۲۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۱۰۳، الرقم: ۴۷۲۹، وفي المعجم الأوسط، ۳/۱۵۲، الرقم: ۲۷۶۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۳۰۶۔

شَيءٍ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَيءٌ وَأَشَارَتْ بِکَفِّهَا فَقُلْتُ لَهَا: اصْنَعِي وَإِنْعَمِي فَأَرْسَلَتْ أَنَسًا إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: سَارَّهُ فِي أُذُنِهِ وَادْعُهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ أَنَسٌ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا رَجُلٌ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْسَلَکَ أَبُوْکَ يَدْعُوْنَا يَا بُنَيَّ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: اذْهَبُوْا بِسْمِ اللهِ قَالَ: فَأَدْبَرَ أَنَسٌ يَشْتَدُّ حَتَّی أَتَی أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: هَذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أَتَاکَ النَّاسُ قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّی لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عِنْدَ الْبَابِ عَلَی مُسْتَرَاحِ الدَّرُجَةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَاذَا صَنَعْتَ بِنَا إِنَّمَا عَرَفْتُ فِي وَجْهِکَ الْجُوْعَ، فَصَنَعْنَا لَکَ شَيْئًا تَأْکُلُهُ قَالَ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللهِ فَجَمَعَهَا فِي الصَّحْفَةِ بِيَدِهِ ثُمَّ أَصْلَحَهَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ؟ کَأَنَّهُ يَعْنِي الْأُدْمَ. قَالَ: فَأَتَوْهُ بِعُکَّتِهِمْ فِيْهَا شَيءٌ أَوْ لَيْسَ فِيْهَا شَيءٌ. فَقَالَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ: فَاسْکُبْ مِنْهَا السَّمْنَ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةً عَشْرَةً (وفي رواية الطبراني: وَهُمْ زُهَاءَ مِائَةٍ) فَأَکَلُوْا کُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْفَضْلِ الَّذِي فَضَلَ: کُلُوْا أَنْتُمْ وَعِيَالُکُمْ فَأَکَلُوْا وَشَبِعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَی وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر بھوک دیکھی پس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے ام سلیم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرمبارک پر بھوک کے آثار

دیکھے ہیں کیا آپ کے پاس (کھانے والی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: میرے پاس کچھ ہے اور اپنی ہتھیلی کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے ان سے کہا: تیار کرو اور خوش رہو (اور پریشان نہ ہو) میں (کھانا تیار ہونے کے بعد) حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا اور کہا: آپ ﷺ کے گوش مبارک میں راز داری سے کہیں اور صرف آپ ان کو بلا لائیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص خیر لایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والد نے تمہیں ہمیں بلانے کے لیے بھیجا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر جاؤ راوی کہتے ہیں: پس حضرت انس رضی اللہ عنہ گرفتہ دل کے ساتھ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس لوگوں کو لائے ہیں۔ (حضرت ابوطلحہ کہتے ہیں) میں نکلا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دروازے کے پاس پائیدان پر دیکھا میں نے (پریشانی کی حالت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے ساتھ کیا کر دیا (یعنی اتنے مہمانوں کی مہمان نوازی کیسے کریں گے؟) میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھے تو ہم نے صرف آپ کے لیے کچھ تیار کیا تاکہ آپ اسے تناول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے (ہماری پریشانی بھانپتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اندر داخل ہو اور خوش ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کو پکڑا اور اپنے دستِ مبارک سے اسے تھال میں اکٹھا فرمایا، پھر اسے درست فرمایا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس سالن ہے؟ وہ اپنا گھی کا مشکیزہ لائے (یہ معلوم نہیں کہ) اس میں کوئی چیز تھی یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اس سے گھی نچوڑو پھر فرمایا: میرے پاس دس دس آدمی لاؤ۔ (اور طبرانی کی روایت میں ہے۔ اور وہ افراد سو کے قریب تھے) پس ان سب نے سیر ہو کر کھایا اور بچے ہوئے کھانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کھانے کو تم اور تمہارے اہلِ خانہ کھالیں۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔''

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ ان دونوں کے راوی صحیح حدیث کے ہیں۔

١٨٥/٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَخْطَأَنِي الْعِشَاءُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْطَأَنِي أَنْ يَدْعُوَنِي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِنَا، فَصَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَنَامَ فَلَمْ أَقْدِرْ وَأَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فَلَمْ أَقْدِرْ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فَصَلَّى ثُمَّ اسْتَنَدَ إِلَى السَّارِيَةِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي إِلَيْهَا فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْطَأَکَ الْعِشَاءُ مَعَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَقُلْ: هَلُمُّوْا الطَّعَامَ الَّذِي عِنْدَكُمْ، فَأَعْطُوْنِي صَحْفَةً فِيْهَا عَصِيْدَةٌ بِتَمْرٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: أُدْعُ لِي أَهْلَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اَلْوَيْلُ لِي مِمَّا أَرَى مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَالْوَيْلُ لِي مِنَ الْمَعْصِيَةِ، فَآتِي الرَّجُلَ وَهُوَ نَائِمٌ فَأُوْقِظُهُ وَأَقُوْلُ أَجِبْ وَآتِي الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَأَقُوْلُ أَجِبْ حَتَّى اجْتَمَعُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهَا وَغَمَزَ نَوَاحِيْهَا وَقَالَ: كُلُوْا بِسْمِ اللهِ، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَأَكَلْتُ حَتَّى شَبِعْتُ فَقَالَ: خُذْهَا يَا أَبَا هِرٍّ، فَارْدُدْهَا إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَمَا فِي آلِ مُحَمَّدٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ غَيْرُهُ، أَهْدَاهَا إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَخَذْتُ الصَّحْفَةَ، فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا هِيَ كَهَيْئَتِهَا حِيْنَ

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢٤٠، الرقم: ٧٣٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٣٠٨۔

وَضَعْتُهَا إِلَّا أَنَّ فِيْهَا آثَارَ خُطُوْطِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میری عشاء کی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پڑھنے سے رہ گئی اور میرے دوستوں میں سے بھی کسی نے مجھے (نماز کے لئے) نہیں بلایا۔ میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر سونے کا ارادہ کیا مگر میں سو نہ سکا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز پڑھوں مگر میں نماز نہ پڑھ سکا۔ اس دوران میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کے پاس ایک آدمی دیکھا تو میں اس کے پاس آیا۔ دیکھا تو وہ رسول اکرم ﷺ تھے جو نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی پھر اس ستون کے ساتھ ٹیک لگائی جس کی طرف آپ ﷺ منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت ابو ہریرہ ہیں۔'' میں نے کہا: ''جی آقا میں ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات تمہاری عشاء ہمارے ساتھ رہ گئی۔ میں نے عرض کیا: جی آقا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہمارے) گھر جاؤ اور کہو: جو کھانا تمہارے پاس ہے وہ کھانا لاؤ۔ پس انہوں نے مجھے ایک تھال دی جس میں کھجوروں کا حلوہ تھا۔ میں وہ ٹرے لے کر بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اہلِ مسجد کو بلا لاؤ۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: میرے لئے مصیبت ہے جو میں کھانے کی قلت دیکھ رہا ہوں اور میرے لئے (نہ بلانے کی) نافرمانی میں بھی مصیبت ہے۔ پس میں (صحابہ صفہ میں سے) ایک صاحب کے پاس آتا اور وہ سویا ہوتا۔ میں اسے جگاتا اور اسے کہتا دعوت میں شرکت کے لئے آؤ۔ اور پھر کسی اور آدمی کے پاس آتا تو وہ نماز پڑھ رہا ہوتا تو میں کہتا: دعوت میں شرکت کے لئے آؤ۔ یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ پس آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں اور اس کے اردگرد کو ہاتھ لگایا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر

کھاؤ۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور میں نے بھی کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اس (کھانے) کو پکڑو اور آل محمد کو واپس لوٹا کر آؤ کیونکہ آل محمد ﷺ کے پاس اس کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہیں جسے وہ کھا سکیں۔ یہ کھانا بھی ایک انصاری نے ہدیہ دیا ہے۔ پس میں نے تھال کو پکڑا اور اسے اٹھایا تو دیکھا تو یہ اسی حالت میں تھا جس حالت میں میں نے اسے رکھا تھا مگر اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے نشانات تھے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۸۶/ ۳۵. عَنْ صَفِيَّةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ فَقَالَ: أَعِنْدَکِ يَا بِنْتَ حُيَيٍّ شَيئٌ؟ فَإِنِّي جَائِعٌ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَحِيْنٍ قَالَ: فَأَسْخِنِيْهِ قَالَتْ: فَجَعَلْتُهُ فِي الْقِدْرِ وَأَنْضَجْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ نَضَجَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: أَتَعْلَمِيْنَ فِي نَحْيِ بِنْتِ أَبِي بَکْرٍ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: مَا أَدْرِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَتْ: فَذَهَبَ هُوَ بِنَفْسِهِ حَتَّی أَتَی بَيْتَهَا فَقَالَ: فِي نَحْيِکِ يَا ابْنَةَ أَبِي بَکْرٍ شَيئٌ؟ قَالَتْ: لَيْسَ فِيْهِ إِلَّا قَلِيْلٌ، فَجَاءَ بِهِ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَعَصَرَ حَافَتَهُ فِي الْقِدْرِ حَتَّی رَأَيْتُ الَّذِي يَخْرُجُ مَوْضِعَ يَدِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ ثُمَّ دَعَا بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ: ادْعِي أَخَوَاتِکِ، فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُنَّ يَجِدْنَ مِثْلَ مَا أَجِدُ،

**۳۵:** أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٦٢، الرقم: ٦٣٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٣٠٩۔

فَدَعَوْتُهُنَّ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا ثُمَّ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَدَخَلَ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَتْ: فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَفَضَلَ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ایک دن میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے بنت حُیَی! مجھے بھوک لگی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی کھانے والی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں، میرے پاس کھانے والی کوئی چیز نہیں سوائے ایک مُد (یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو) آٹے کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے پکاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور اسے پکایا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ پک گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بنت ابی بکر (یعنی حضرت عائشہ) کے گھی کے مشکیزے کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے علم نہیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ ان کے حجرے میں بذات خود تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ابو بکر کی صاحبزادی! آپ کے مشکیزے میں کوئی شے ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں تھوڑا سا (گھی) ہے۔ آپ ﷺ بذات خود اس مشکیزے کو لے کر آئے اور اس کے کنارے کو ہنڈیا میں نچوڑا یہاں تک کہ میں نے وہ (گھی) دیکھا جو آپ کے ہاتھ کی جگہ سے نکل رہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہنوں کو بلاؤ، مجھے علم ہے وہ بھی (بھوک) محسوس کر رہی ہیں جو میں محسوس کر رہا ہوں۔ پس میں نے ان کو بلایا اور ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اجازت چاہی پھر داخل ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر کوئی اور آدمی آیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان سب نے سیر ہو کھایا اور ان سے بچ بھی گیا۔''

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٨٧/٣٦. عَنْ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ السَّكُوْنِيِّ رضی الله عنه قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَانِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرُّوْا بِرَاعٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلَ مِنْ شَاةٍ ضَرَبَهَا الْفَحْلُ ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ هَاهُنَا شَاةٌ قَدْ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ قَالَ: ائْتِنِي بِهَا، فَأَتَاهُ بِهَا، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ فَحَلَبَ، فَسَقَى أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ حَلَبَ، فَسَقَى الرَّاعِيَ ثُمَّ حَلَبَ فَشَرِبَ فَقَالَ لَهُ: تَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مِثْلَکَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنْ أَخْبَرْتُکَ تَكْتُمُ عَلَيَّ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَزْعَمُ قُرَيْشٌ أَنَّکَ صَابِئٌ قَالَ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ ذَلِکَ قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ وَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى مَا فَعَلْتَ إِلَّا رَسُوْلٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَتَّبِعُکَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتُ إِنَّا قَدْ ظَهَرْنَا فَائْتِنَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا ظَهَرَ بِالْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى مُخْتَصَرًا، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَسَنَدُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت قیس بن نعمان سکونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ قریش سے چھپتے ہوئے چلے۔ وہ ایک

**٣٦:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٤٣، الرقم: ٨٧٤، وأبو يعلى في المسند، ١/١٠٦، الرقم: ١١٤۔ ١١٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٨/٣٦٢، الرقم: ٧٢٦، وفي الإصابة، ٥/٥٠٥، الرقم: ٧٢٤٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/٨٥، الرقم: ٤٩٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١٢۔

چرواہے کے پاس سے گزرے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی دودھ دینے والی بکری ہے اس نے کہا: نہیں لیکن یہاں ایک بکری ہے جو کمزوری کے باعث پیچھے رہ گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ وہ چرواہا اس کو آپ کے پاس لایا۔ پس آپ ﷺ نے اس کے تھن پر دستِ مبارک پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر اس سے دودھ دوہا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پلایا، پھر دودھ دوہا اور چرواہے کو پلایا پھر دودھ دوہا اور خود نوش فرمایا۔ چرواہے نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے آپ جیسا (عظیم المرتبت شخص) کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تمہیں خبر دوں تو تم اس بات کو راز میں رکھوگے۔ اس چرواہے نے کہا: جی ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اس نے کہا: آپ وہی ہستی ہیں جن کے بارے میں قریش خیال کرتے ہی کہ وہ بے دین ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی بات کہتے ہیں۔ چرواہے نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو کام آپ نے کیا ہے اس پر ایک رسول کے سوا کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا۔ پھر اس نے کہا: میں آپ کی پیروی کروں گا تو اس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کہا: آج نہیں لیکن جب تم سنو کہ ہم غالب آ گئے ہیں تو ہمارے پاس آنا۔ بس یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پر غالب آ گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو یعلی نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

# بَابٌ فِي التَّبَرُّکِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا صِلَةٌ بِذَاتِهِ ﷺ

## ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلقہ چیزوں سے حصولِ برکت﴾

۱۸۸/ ۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ يُؤْتٰی بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّکُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّکُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور (اپنے لعابِ دہن مبارک سے) گھٹی دیتے۔''

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الدعوات، باب: الدعاء للصبيان بالبرکة و مسح رؤسهم، ۵/ ۲۳۳۸، الرقم: ۵۹۹۴، ومسلم في الصحيح، کتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلی صالح يحنکه، ۳/ ۱۶۹۱، الرقم: ۲۱۴۷، وفي کتاب: الطهارة، باب: حکم بول الطفل الرضيع وکيفية غسله، ۱/ ۲۳۷، الرقم: ۲۸۶، وأبو داود في السنن، کتاب: الأدب، باب: في الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ۴/ ۳۲۸، الرقم: ۵۱۰۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/ ۳۷، الرقم: ۲۳۴۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۲۱۲، الرقم: ۲۵۸۱۲، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱/ ۹۳، وابن حبان في الصحيح، ۴/ ۲۰۸، الرقم: ۱۳۷۲، وأبو يعلی في المسند، ۸/ ۸۸، الرقم: ۴۶۲۳، وابن أبي الدنيا في العيال، ۱/ ۳۴۵، الرقم: ۱۸۳، وقال: حديث صحيح۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲/۱۸۹. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ، فَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوْا بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا، لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ، فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اَسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے شکمِ مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں سے تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو ان کی ولادت قبا میں ہوگئی۔ تو میں انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العقيقة، باب: تسمية المولود غداة يولد عنه وتحنيكه، ۵/۲۰۸۱، الرقم: ۵۱۵۲، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ، ۳/۱۴۲۲، الرقم: ۳۶۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۳/۱۶۹۱، الرقم: ۲۱۴۶، والبخاري في التاريخ الكبير، ۵/۶، الرقم: ۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۲۰۴، الرقم: ۱۱۹۲۷، وفي المدخل إلى السنن الكبرى، ۱/۱۵۵، الرقم: ۱۳۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/۱۵۲، والعسقلاني في الإصابة، ۴/۹۱۔

میں حاضر ہوگئی اور انہیں آپ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعابِ دہن مبارک تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کے ساتھ انہیں گھٹی دی اور ان کے لئے دعا کرکے مبارک باد دی اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ عام پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے (مسلمانوں پر) جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**١٩٠/٣. عَنْ أَبِي مُوْسَی رضی الله عنه قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّکَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَکَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَکَانَ أَکْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوْسَی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نام

---

**٣:** أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العقيقة، باب: تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيکه، ٥/٢٠٨١، الرقم: ٥١٥٠، وفي کتاب: الأدب، باب: من تسمی بأسماء الأنبياء، ٥/٢٢٩٠، الرقم: ٥٨٤٥، ومسلم في الصحيح، کتاب: الآداب، باب، استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلی صالح يحنکه، ٣/١٦٩٠، الرقم: ٢١٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٧، الرقم: ٢٣٤٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٩، الرقم: ١٩٥٨٨، وأبو يعلی في المسند، ١٣/٣٠٢، الرقم: ٧٣١٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٢، الرقم: ٨٤٠۔

ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۴/۱۹۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رضی اللہ عنہ قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُوْ هَارُوْنَ: وَكَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَکَ الَّذِي يَلِي جِلْدَکَ قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا تو اسے باہر نکالا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ۱/۴۵۳، الرقم: ۱۲۸۵، وفي كتاب: اللباس، باب: لبس القميص، ۵/۲۱۸۴، الرقم: ۵۴۵۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/۲۱۴۰، الرقم: ۲۷۷۳، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ۴/۸۴، الرقم: ۲۰۱۹، وأبو يعلى في المسند، ۳/۴۵۸، الرقم: ۱۹۵۸، وابن كثير في تفيسر القرآن العظيم، ۲/۳۸۰، والعيني في عمدة القاري، ۸/۱۶۴، ۲۱/۳۱۰۔

پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ حضرت سفیان سے روایت ہے کہ حضرت امام ہارون نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔ (جو کہ اس نے غزوہ اُحد کے دن آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیض بطور کفن دے کر کیا تھا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**۱۹۲/۵. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ رب العزت کے نام سے (شفاء طلب کر رہا ہوں)، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا مل جاتی ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

**۵:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ۵/۲۱۶۸، الرقم: ۵۴۱۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ۴/۱۷۲۴، الرقم: ۲۱۹۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ۴/۱۲، الرقم: ۳۸۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۶۸، الرقم: ۷۵۵۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ۲/۱۱۶۳، الرقم: ۳۵۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۹۳، الرقم: ۲۴۶۶۱۔

١٩٣/٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی جیسی خوشبو تھی ایسی خوشبو مشک میں تھی نہ عنبر میں، نہ ہی کسی اور چیز میں، اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم سے زیادہ ملائم دیباج کو پایا نہ حریر کو، (یہ ریشم کی اقسام ہیں)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٩٤/٧. وفي رواية عنه للبخاري: قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةَ

**٦-٧:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، ٦٩٦/٢، الرقم: ١٨٧٢، وفي كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ١٣٠٦/٣، الرقم: ٣٣٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ولين مسه والتبرك بمسحه، ١٨١٤/٤۔ ١٨١٥، الرقم: ٢٣٣٠، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٣٦٨/٤، الرقم: ٢٠١٥، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٧/٣، ٢٠٠، ٢٢٧۔٢٢٨، ٢٧٠، الرقم: ١٢٠٦٧، ١٣٠٩٦، ١٣٣٩٨، ١٣٤٠٥، ١٣٨٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٢١١/١٤، الرقم: ٦٣٠٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٥/٦، الرقم: ٣١٧١٨، وأبو يعلى في المسند، ٤٠٥/٦، ٤٦٣، الرقم: ٣٧٦١۔٣٧٦٢، ٣٨٦٦۔

أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ فرمایا: اور میں نے کسی دیباج یا ریشم کو مَس نہیں کیا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ مشک وغیرہ کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔‘‘

١٩٥/٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ تَمْرَةً، فَلَاکَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيْهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيْقُ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دار الاسلام میں پیدا ہوا، وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ انہیں بارگاہ نبوت میں لایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو (بابرکت) چیز حضرت عبد اللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا لعابِ دہن مبارک ہے۔‘‘

اس حدیث کو حضرت امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٩٦/٩. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ

---

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلی المدينة، ٣/١٤٢٣، الرقم: ٣٦٩٨.

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وکتابة، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: —

عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَی وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَی أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلَی قَيْصَرَ وَکِسْرَی وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِکًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَی وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَه ......الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (کے معمولاتِ تعظیم مصطفیٰ ﷺ) دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس حکم کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک

........ ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٠، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبری، ٩/٢٢٠۔

دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ پانی اسے مل جائے) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے انتہائی پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے شان و شوکت والے) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسری اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ ان کے وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت درجہ تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**۱۹۷/ ۱۰. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ**

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فضلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ۱/ ۸۱، الرقم: ۱۸۶، وفي كتاب: العلم، باب: متى يَصِحُّ سمَاعُ الصَّغِيرِ، ۱/ ٤۱، الرقم: ۷۷، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ لِلصِّبيَانِ بالبركةِ ومسح رُؤُوسِهِمْ، ۵/ ۲۳۳۸، الرقم: ۵۹۹۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/ ۲۲۱، الرقم: ٤۸۷۲، وعبد الرزاق في المصنف، ـــ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ – وَهُوَ غُلَامٌ – مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جب یہ بچے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے کنویں کے پانی سے ان کے چہرے پر کلی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ (برکت کے لیے) اس پانی کے حصول پر آپس میں لڑ مرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**١٩٨/ ١١.** عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ

--------

......... ٣٣٦/٥، الرقم: ٩٧٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٩/٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٠، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٠/٩، وفي شعب الإيمان، ٣٣٣/٥، الرقم: ٦٨٢٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٥١/١١، الرقم: ٥٩٩٣۔

**١١:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ١٥٤١/٤، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب، الطب، باب: كيف الرقي، ١٢/٤، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٨/٤، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٩/١٤، الرقم: ٦٥١٠، والروياني في المسند، ٢٤٨/٢، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩٤/٢٢۔٩٥۔

أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَنَفَثَ فِيْهِ ثَـلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”یزید بن ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ تو آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ پھونک مار کر دم کیا تو اس کے بعد مجھے پھر کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٩/١٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَـلَاةَ الْأُوْلَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّي أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/١٨١٤، الرقم: ٢٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٩٤٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٧٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/٢٥٣، الرقم: ٤٨٢٩، والسيوطي في الديباج، ٥/٣٢٥.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف تشریف لے چلے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا، اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**۱۳/۲۰۰. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ، فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ وَالْقَوَارِيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا؟ قَالَتْ: عَرَقُكَ أَدُوْفُ بِهِ طِيْبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لایا کرتے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک گدا بچھا دیتی تھیں، آپ ﷺ کو پسینہ مبارک بہت آتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو جمع کرکے خوشبو میں ملا کر بوتلوں میں بھر دیتیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔''

۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ۴/۱۸۱۶، الرقم: ۲۳۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۸۷، الرقم: ۱۴۰۹۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/۴۲۹، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۵/۸۷، والجزري في النهاية، ۲/۱۴۰، وابن منظور في لسان العرب، ۹/۱۰۸۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٠١/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيْهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ: هَذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، اور قیلولہ کے لئے آرام فرما ہوگئے، آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں، اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے امّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے، جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے، اور یہ سب سے اچھی خوشبو ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٢/١٥. وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها عَلَی نِطْعٍ، فَعَرِقَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ**

---

**١٤-١٥:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٦، الرقم: ١٢٤١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١١٩، الرقم: ٢٨٩، ٢٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥٤، الرقم: ١٤٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦١، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥٩، الرقم: ٤٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٣٥٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٢٨۔

اللهِ ﷺ وَأُمُّ سُلَيمٍ تَمْسَحُ الْعَرَقَ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيمٍ، مَا تَصْنَعِينَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: آخَذُ هَذَا لِلْبَرَكَةِ الَّتِي تَخْرُجُ مِنْكَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''اور ایک روایت میں حضرت براء بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرمایا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ پسینہ مبارک پونچھ کر (بوتل میں جمع) کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم اسے کیا کرو گی؟ وہ عرض کرنے لگیں: (یا رسول اللہ!) جو پسینہ مبارک آپ کے جسدِ اقدس سے نکلا ہے (اسے بطور خوشبو کے استعمال کروں گی)۔''

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٣/١٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا، وَلَيْسَتْ فِيهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ، فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ، عَلَى فِرَاشِكِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.**

---

**١٦:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢١، الرقم: ١٣٣٩/١٣٣٤.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فورًا) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ (محو استراحت ہیں اور جسدِ اقدس) پسینے میں شرابور ہے اور وہ پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سُلیم نے اپنی (خوشبو کی) بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٤/١٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ**



**١٧:** أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٤/ ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآئَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بُلا لیتے ہیں۔'' [آل عمران، ٣: ٦١] تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٥/ ١٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.**

’’حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت (راہ میں اپنے بدن اقدس کی) پاکیزہ خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٦/ ١٩. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُکْ طَرِيْقًا أَوْلَا يَسْلُکُ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَکَهُ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.**

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بھی راستے پر نہیں چلے یا کسی راستے پر نہیں چلتے تھے جس میں کوئی آپ ﷺ کی پیروی کرتا مگر یہ کہ وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستے پر چلے ہیں۔ یا کہا: آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی مہک سے پہچان لیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٧/ ٢٠. عَنْ حَبِيْبِ بْنِ جَزْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي حُرَيْشٍ قَالَ: کُنْتُ مَعَ أَبِي حِيْنَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِکٍ رضی الله عنه فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَالَ**

---

**١٨:** أخرجه الدارمي في السنن، باب: في حسن النبي ﷺ، ١/ ٤٥، الرقم: ٦٥۔

**١٩:** أخرجه الدارمي في السنن، باب:في حسن النبي ﷺ، ١/ ٤٥، الرقم: ٦٦۔

**٢٠:** أخرجه الدارمي في السنن، ١/ ٤٥، الرقم: ٦٣۔

عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبِطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْکِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت حبیب بن جزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریش کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا، پس جب ان پر پتھر برس رہے تھے تو میں ڈر گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چپکا لیا تو اس وقت مجھ پر حضور نبی اکرم ﷺ کی بغل مبارک کا پسینہ ٹپکا (خدا کی قسم!) اس پسینۂ مبارک کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٨/ ٢١. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا

---

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأشربة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الرخصة في ذلك، ٤/ ٣٠٦، الرقم: ١٨٩٢، وفي الشمائل المحمدية، ١/ ١٧٤، الرقم: ٢١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأشربة، باب: الشرب قائما، ٢/ ١١٣٢، الرقم: ٣٤٢٣، والبغوي في شرح السنة، ١١/ ٣٧٩، والطبراني في العجم الكبير، ٢٥/ ١٥، الرقم: ٨، وفي مسند الشاميين، ١/ ٣٦٩، الرقم: ٦٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ١١٨، الرقم: ٦٠٢٤۔٦٠٢٥، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٦/ ١٣٨، الرقم: ٣٣٦٥، والحميدي في المسند، ١/ ١٧٢، الرقم: ٣٥٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ١٩٠٧، الرقم: ٤٠٧٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/ ٨٤، ٩٢، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٣/ ١٩٤، وفي رياض الصالحين، ١/ ٢٠٤، الرقم: ٢٠٤، والعيني في عمدة القاري، ٢١/ ١٩٢، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣/ ٢٠٠، الرقم: ١٥٧٧، والصنعاني في سبل السلام، ٣/ ١٦١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٩/ ٨٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/ ١٣١۔

كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي ''شَرْحِهِ عَلَى صَحِيْحِ مُسْلِمٍ'' وَفِي ''الرِّيَاضِ'': وَقَدْ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ رضي الله عنها وَهِيَ أُخْتُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ لِوَجْهَيْنِ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَطْعُ لِفَمِ الْقِرْبَةِ فَعِلَّتُهُ لِوَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا: أَنْ تَصُوْنَ مَوْضِعًا أَصَابَهُ فَمُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْتَذِلَ وَيَمَسَّهُ كُلُّ أَحَدٍ. وَالثَّانِيُّ: أَنْ تَحْفَظَهُ لِلتَّبَرُّكِ بِهِ وَالِاسْتِشْفَاءِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی جنہیں حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے وہاں ان کے پاس ہی ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا توانہوں نے اس مشکیزے کا دہانہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منہ مبارک لگنے کی وجہ سے حصول برکت کے لئے کاٹ کر رکھ لیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا

ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

’’امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ریاض الصالحین میں بیان کیا ہے: اور امام ترمذی اور دیگر محدثین نے حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ جس کے دو منہ تھے اس میں سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ میں نے اس مشکیزہ کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔‘‘ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر رکھنے کے دو اسباب تھے۔ پہلا سبب تو یہ تھا کہ جس جگہ سرکار دو عالم ﷺ کا دہن مبارک لگا تھا اس جگہ کی اس چیز سے حفاظت کی جائے کہ اس جگہ کی کوئی بے ادبی نہ کر سکے اور ہر کوئی نہ چھوئے اور دوسرا یہ کہ وہ اس کے ذریعے تبرک حاصل کریں اور شفا حاصل کریں۔‘‘

**٢٠٩/٢٢. عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أَسِيْدٍ السَّاعِدِيِّ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَسِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: وَلَهُ بِئْرٌ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهَا: بِئْرُ بُضَاعَةَ، قَدْ بَصَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ يَشْرَبُهَا وَيَتَيَمَّنُ بِهَا.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ وُثِّقُوْا كُلُّهُمْ.**

’’حضرت مالک بن حمزہ بن ابو اسید الساعدی الخزرجی بذریعہ والد اپنے دادا حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس مدینہ منورہ میں ایک کنواں تھا

**٢٢:** أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٦٣، الرقم: ٥٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٢، ٦/٣٢٢، وقال: رواه الطبراني ورجاله وثقوا كلهم، والعيني في عمدة القاري، ١٢/١٤٧۔

جسے بئر بضاعة کہا جاتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا تھا تو صحابہ کرام اس کنویں سے پانی پیتے تھے اور اس سے برکت حاصل کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے تمام رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔

**٢١٠/ ٢٣. عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنهم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِمْ أَبُوْ أَسِيْدٍ وَأَبُوْ حَمِيْدٍ، وَأَبُوْ سَهْلِ بْنُ سَعْدٍ رضی الله عنهم يَقُوْلُوْنَ: أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِئْرَ بُضَاعَةَ، فَتَوَضَّأَ فِي الدَّلْوِ، وَرَدَّهُ فِي الْبِئْرِ، وَمَجَّ فِي الدَّلْوِ مَرَّةً أُخْرَى، وَبَصَقَ فِيْهَا، وَشَرِبَ مِنْ مَائِهَا، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ الْمَرِيْضُ فِي عَهْدِهِ يَقُوْلُ: اغْسِلُوْهُ مِنْ مَاءِ بُضَاعَةَ فَيُغْسَلُ فَكَأَنَّمَا حُلَّ مِنْ عِقَالٍ.**

**رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَنَحْوَهُ الطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا.**

’’حضرت اُبی بن عباس بن سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث سنی ہے جن میں حضرت ابو اُسید، ابو حمید اور ابو سہل بن سعد رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ وہ

---

**٢٣-٢٧:** أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٥٠٣، ٥٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٢٢، الرقم: ٥٧٠٤، والنميري في أخبار المدينة، ١/ ١٠٣، الرقم: ٤٧٣ ـ ٤٧٥، والعسقلاني في الإصابة، ٢/ ٥٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ١٢، والحموي في معجم البلدان، ١/ ٤٤٢ـ

فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ''بضاعہ'' کے کنویں پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ایک ڈول میں پانی لے کر اس سے وضو کیا پھر اس (مستعمل پانی کو برکت کے لئے) اس کنویں میں دوبارہ ڈال دیا پھر اس ڈول کو دوبارہ پانی سے بھر کر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا اور پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ پھر جب کوئی شخص آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں (بھی) بیمار ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اسے بضاعہ کنویں کے پانی سے غسل دو (چنانچہ جب اس بابرکت پانی سے) اس بیمار کو غسل دیا جاتا تو وہ (اسی وقت) مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا۔''

اس حدیث کو امام ابن سعد اور طبرانی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

**۲۱۱/۲٤.	وفي رواية: عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ قَدْ طَلَبْتُ الْبِئَارَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَعْذِبُ مِنْهَا وَالَّتِي بَرَكَ فِيْهَا وَبَصَقَ فِيْهَا فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَبَصَقَ فِيْهَا وَبَرَكَ ...... وَكَانَ يَشْرَبُ مِنْ بِئْرِ غَرْسٍ بَقَاءٍ وَبَرَكَ فِيْهَا وَقَالَ: هِيَ عَيْنٌ مِنْ عُيُوْنِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.**

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مروان بن ابو سعید بن معلّٰی سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان کنوؤں کی تلاش میں رہتا تھا جن سے رسول اللہ ﷺ نے پانی پی کر اور ان میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال کر انہیں شرفِ برکت بخشا تھا۔ آپ ﷺ بضاعہ کے کنویں سے بھی پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک بھی ڈالا تھا اور اس میں برکت فرمائی تھی ...... اور اسی طرح آپ ﷺ نے ''غُرس بقاء'' کے کنویں سے بھی پانی پیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس میں بھی (اپنے لعابِ دہن مبارک سے) برکت ڈالی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ (اس برکت کی وجہ

سے) یہ کنواں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ (بن گیا) ہے۔''

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

**٢١٢/٢٥. وذکر العسقلاني في ''الإصابة'': وَقَالَ الْبَلَاذُرِيُّ فِي تَارِيْخِهِ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ مِنْ بِئْرِ رُوْمَةَ بِالْعَقِيْقِ وَبَصَقَ فِيْهَا فَعَذُبَتْ.**

''امام عسقلانی نے الاصابۃ میں بیان کیا ہے کہ امام بلاذری نے اپنی تاریخ میں بیان فرمایا ہے: رسول اللہ ﷺ عقیق کے مقام پر رومہ کے کنویں سے پانی پیا کرتے تھے اور اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا تو (اس کی تاثیر سے) یہ (کڑوے پانی کا چشمہ نہایت) شیریں ہو گیا تھا۔'' اسے امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

**٢١٣/٢٦. وفي رواية: عَنْ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمّٰی بِئْرَ بَنِي أُمَيَّةَ مِنَ الْأَنْصَارِ الْيَسِيْرَةَ وَبَرَکَ عَلَيْهَا وَتَوَضَّأَ وَبَصَقَ فِيْهَا. رَوَاهُ النُّمَيْرِيُّ.**

''ایک روایت میں حضرت حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار سے نبو امیہ کا جو کنواں تھا، اس کا نام یسیرہ رکھا تھا اور اس کے پانی سے وضو فرما کر اور اس میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈال کر اسے شرفِ برکت بخشا تھا۔''

اس حدیث کو امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

**٢١٤/٢٧. وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رُقَيْشٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مِنْ بِئْرِ الْأَغْرَاسِ وَأَهْرَقَ بَقِيَّةَ وَضُوْئِهِ فِيْهَا. رَوَاهُ النُّمَيْرِيُّ.**

’’اور ایک روایت میں حضرت سعید بن رقیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ’’اَغراس‘‘ کے کنویں سے بھی وضو فرمایا اور اپنے وضو کے استعمال کا بقیہ پانی (بطورِ تبرک) اسی کنویں میں گرا دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

**۲۱۵/۲۸. عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقِيْلُ فِي بَيْتِي فَکُنْتُ أَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ فَيَعْرَقُ فَکُنْتُ آخُذُ سُکًّا فَأَعْجِنُهُ بِعَرَقِهِ. قَالَ مُحَمَّدُ (بْنُ سِيْرِيْنَ): وَاسْتَوْهَبْتُ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها مِنْ ذَلِکَ السُّکِّ فَوَهَبَتْ لِي مِنْهُ قَالَ أَيُّوْبُ: فَاسْتَوْهَبْتُ مِنْ مُحَمَّدٍ يِمِنْ ذَلِکَ السُّکِّ فَوَهَبَ لِي مِنْهُ فَإِنَّهُ عِنْدِي الْآنَ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ مُحَمَّدُ (بْنُ سِيْرِيْنَ) حُنِّطَ بِذَلِکَ السُّکِّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

’’حضرت ایوب، امام محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر قیلولہ فرمانے تشریف لایا کرتے تو میں آپ ﷺ کے لئے ایک چمڑے کا بستر بچھا دیتی جس پر آپ ﷺ قیلولہ فرماتے اور جب آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آتا (تو اس پسینہ مبارک کو میں ایک بوتل میں جمع کر لیتی) اور پھر میں خوشبو لیتی اور اسے آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کے ساتھ گوند لیتی۔ امام محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے (بطورِ تبرک) اس خوشبو میں سے کچھ مانگی تو انہوں نے مجھے اس میں سے کچھ خوشبو عطا

**۲۸:** أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۲۵/۱۱۹، الرقم: ۲۹۰، وابن سعد في الطبقات الکبری، ۸/۴۲۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۳۰۷۔

فرمائی۔ حضرت ایوب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے بھی امام محمد بن سیرین سے اس خوشبو میں سے کچھ مانگی، تو انہوں نے بھی مجھے اس میں سے کچھ خوشبو عطا فرمائی، اور وہ خوشبو اب بھی میرے پاس ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امام محمد بن سیرین فوت ہوئے تو انہیں اسی خوشبو سے حنوط کیا گیا (یعنی ان کی میت کو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک والی وہی بابرکت خوشبو لگائی گئی)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن سعد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**٢١٦/ ٢٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ رضی الله عنه قَالَ: أُصِيْبَتْ عَيْنُ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه يَوْمَ أُحُدٍ فَبَزَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.**

’’حضرت عبدالرحمن بن حارث بن عبید رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے دن حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضائع ہوگئی تو اس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو یہ آنکھ (اسی وقت ٹھیک ہوکر) دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہوگئی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٢١٧/ ٣٠. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي**

**٢٩:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/ ١٢٠، الرقم: ١٥٥٠، وفي المفاريد، ١/ ٦٤، الرقم: ٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩٨۔

**٣٠:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٤٥، الرقم: ٢٣٥٦٣، ٦/ ٣٢٨، الرقم: ٣١٨٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ٢٥، الرقم: ٣٥٤٦، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٥/ ٩١، الرقم: ٢٦٣٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٢٠٢، الرقم: ٢٦٩، والعسقلاني في الإصابة، ٢/ ٢٣، الرقم: ١٥٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩٨۔

سَلَامَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ خَالَهَا حَبِيْبَ بْنَ أَبِي فُدَيْکٍ حَدَّثَهَا أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ قَالَ: کُنْتُ أَمْرُنُ جَمَلاً لِي فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَی بِيْضِ حَيَّةٍ، فَأُصِيْبَ بَصَرِي، فَنَفَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، فَأَبْصَرَ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً وَأَنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت عبد العزیز بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے قبیلہ بنو سلامان بن سعد کے ایک آدمی نے اپنی ماں سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے ماموں حضرت حبیب بن ابی فدیک نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کیونکہ ان کی دونوں آنکھوں میں سفید موتیا تھا اور وہ ان سے کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے ایک اونٹ کے پاؤں کے نچلے حصے پر تیل ملا کرتا تھا پس اس دوران میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا تو اس سے میری بینائی چلی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں پھونک ماری تو وہ (پہلے کی طرح) دیکھنے لگے۔ راوی کہتے ہیں میں نے انہیں دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے جب کہ ان کی عمر اسّی سال تھی اور ان کی آنکھوں میں سفید موتیا بھی تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

**٢١٨/٣١.** عَنْ سَفِيْنَةَ رضی الله عنه قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِي: خُذْ

**٣١:** أخرجه البخاري في التاريخ الکبير، ٤/٢٠٩، الرقم: ٢٥٢٤، والبيهقي في السنن الکبری، ٧/٦٧، الرقم: ١٣١٨٦، وفي شعب الإيمان، ٥/٢٣٣، —

هَذَا الدَّمَ فَادْفِنْهُ مِنَ الطَّيْرِ وَالدَّوَابِ وَالنَّاسِ، فَتَغَيَّبْتُ فَشَرِبْتُهُ، ثُمَّ سَأَلَنِي أَوْ أُخْبِرَ أَنِّي شَرِبْتُهُ فَضَحِکَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے پھر مجھے حکم فرمایا، یہ خون لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ پر دفن کردو جہاں پرندے، چوپائے اور آدمی نہ پہنچ سکیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جگہ چھپ گیا اور اسے پی لیا پھر آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا یا آپ کو بتایا گیا کہ میں نے اسے پی لیا ہے تو آپ ﷺ (یہ سن کر میری خوش بختی پر) مسکرا پڑے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

**٢١٩/٣٢.** عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ

---

الرقم: ٦٤٨٩، والطبراني المعجم الکبير، ٨١/٧، الرقم: ٦٤٣٤، والمحاملي في الأمالي، ٤٤١/١، الرقم: ٥٢٦، وابن عدي في الکامل، ٦٤/٢، الرقم: ٢٩٦، ٥٣/٥، الرقم: ١٢٢٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٥/٢، الرقم: ١١٦٠، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣٠/١، الرقم: ١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٧٠/٨، وقال: رواه الطبراني والبزار ورجال الطبراني ثقات۔

**٣٢-٣٣:** أخرجه البيهقي في السنن الکبری، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٥، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤١٤/١، الرقم: ٥٧٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٠٨/٩، الرقم: ٢٦٧، والعسقلاني في الإصابة، ٩٣/٤، وفي تلخيص الحبير، ٣٠/١، والذهبي في سير أعلام النبلاء،

قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَعْطَانِي دَمَهُ وَقَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهِ لَا يَبْحَثُ عَنْهُ سَبُعٌ أَوْ کَلْبٌ أَوْ إِنْسَانٌ قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَشَرِبْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ الَّذِي أَمَرْتَنِي قَالَ: مَا أَرَاکَ إِلَّا قَدْ شَرِبْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَاذَا تَلْقَی أُمَّتِي مِنْکَ. قَالَ: أَبُوْجَعْفَرٍ: وَزَادَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: فَيَرَوْنَ أَنَّ الْقُوَّةَ الَّتِي کَانَتْ فِي الزُّبَيْرِ رضی الله عنه مِنْ قُوَّةِ دَمِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور (پچھنوں سے نکلنے والا) خون مبارک مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ جاکر اسے کسی ایسی جگہ چھپادو جہاں اسے درندے، چوپائے وغیرہ یا کوئی آدمی نہ پا سکے۔ (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) پس میں آپ ﷺ سے دور چلا گیا اور دور جا کر اس خون مبارک کو پی لیا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے ویسے ہی کیا جو آپ نے حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اسے پی لیا ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم سے کبھی میرا کوئی امتی (بغض و کینہ) سے نہیں ملے گا۔ ابو جعفر نے کہا کہ بعض محدثین نے ابو سلمہ سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پس لوگ دیکھتے تھے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں جو قوت تھی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک کی قوت کی برکت ہی تھی۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

-------- ۳/۳۶۶، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۱۸۶، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۲۷۳، والمناوي في فيض القدير، ۵/۱۹۸۔

٢٢٠/٣٣. وفي رواية: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، اِذْهَبْ بِهَذَا الدَّمِ فَأَهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا بَرَزَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَمَدَ إِلَى الدَّمِ فَشَرِبَهُ، (فَلَمَّا رَجَعَ) فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ: جَعَلْتُهُ فِي أَخْفَى مَكَانٍ ظَنَنْتُ إِنَّهُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ، قَالَ: لَعَلَّکَ شَرِبْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَلِمَ شَرِبْتَ الدَّمَ؟ وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْکَ وَوَيْلٌ لَکَ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَالْمَقْدَسِيُّ.

’’ایک اور روایت میں ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اس وقت آپ ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عبد اللہ! اس خون کو لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ بہا دو جہاں اسے کوئی دیکھ نہ سکے۔ پس جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (ظاہری) نگاہوں سے پوشیدہ ہوئے تو خون مبارک پینے کا ارادہ کیا اور اسے پی لیا (اور جب واپس پلٹے) تو سرکار دوعالم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے اس خون کا کیا کیا؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے اسے ایسی خفیہ جگہ پر رکھا ہے کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ (ہمیشہ) لوگوں سے مخفی رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یقیناً اسے پی لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تو نے خون کیوں پیا؟‘ (آج کے بعد دوزخ کی آگ تجھ پر حرام ہے۔‘‘

اسے امام شیبانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

٢٢١/٣٤. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما تَقُوْلُ لِلْحُجَّاجِ:

---

**٣٤-٣٥:** أخرجه الدار قطني في السنن، ١/٢٢٨، الرقم: ٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣٠، وابن غطريف في الجزء، ١/١٠٤، الرقم: ٦٥، وابن ــــ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَدُفِعَ دَمُهُ إِلَى ابْنِي فَشَرِبَهُ. فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: کَرِهْتُ أَنْ أَصُبَّ دَمَکَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَمَسُّکَ النَّارُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْکَ وَوَيْلٌ لَکَ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حاجیوں سے فرمایا کرتی تھیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے۔ (اور پچھنوں سے نکلنے والا) خون مبارک آپ ﷺ نے میرے بیٹے کو عطا فرمایا (تاکہ وہ اسے کہیں دفن کر دیں تو) انہوں نے اس خون مبارک کو پی لیا پس اسی وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے (اس خون کا) کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں آپ کا خون مبارک زمین پر انڈیل دوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ مقدس خون پی جانے کے بعد اب) تمہیں دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی اور (پھر) ان کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: تو لوگوں (کو تکلیف) دینے سے محفوظ ہو گیا اور لوگ تجھ سے (تکلیف پانے سے) محفوظ ہو گئے۔‘‘

اسے امام دار قطنی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٢/٣٥.** وفي رواية: **عَنْ کَيْسَانَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ** رضي الله عنهما **قَالَ: دَخَلَ سَلْمَانُ** رضي الله عنه **عَلَى رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **وَإِذَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ**

--------

عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠/٢٣٣، ٢٨/١٦٢-١٦٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٩٣، وفي تلخيص الحبير، ١/٣٠-٣١، الرقم: ١٨، والخطابي في غريب الحديث، ١/٣١٥.

رضي الله عنهما مَعَهُ طَسْتٌ يَشْرَبُ مَا فِيْهَا، فَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: فَرَغْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَلْمَانُ: مَا ذَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَعْطَيْتُهُ غُسَالَةَ مَحَاجِمِي يُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا، قَالَ سَلْمَانُ: ذَاکَ شَرِبَهُ وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، قَالَ: شَرِبْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ يَکُوْنَ دَمُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَوْفِي، فَقَامَ وَرَبَتَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَقَالَ: وَيْلٌ لَکَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْکَ، لَا تَمَسُّکَ النَّارُ إِلَّا قَسْمُ الْيَمِيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کیسان سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ایک برتن سے کچھ پی رہے ہیں پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم فارغ ہوگئے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا کام تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے اپنے پچھنے کا غسالہ دیا تھا کہ اسے کہیں لے جا کر (پاک جگہ) بہا دے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث کیا ہے! اسے تو یہ پی چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم نے اسے پی لیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیوں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری یہ خواہش تھی کہ آپ کا خون مبارک میرے پیٹ میں آ جائے یہ سن کر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر دستِ شفقت پھیرا پھر فرمایا: تم لوگوں (کو تکلیف دینے) سے محفوظ ہوگئے اور لوگ تم سے (تکلیف

پانے سے) محفوظ رہیں گے اور تمہیں جہنم کی آگ کبھی نہیں چھو سکے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٣/٣٦. عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلَی فِخَارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيْهَا، فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَی فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفِخَارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ، قُوْمِي إِلَی تِلْکَ الْفِخَارَةِ فَأَهْرِيْقِي مَا فِيْهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا، قَالَتْ: فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّی بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّکِ لَا يَفْجَعُ بَطْنُکِ بَعْدَهُ أَبَدًا. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

’’حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ گھر کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور مٹی کے ایک برتن میں پیشاب فرمایا پھر اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا میں رات کو اٹھی تو مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے بے خبری میں اسے پی لیا جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ ایمن جاؤ اور اس برتن میں جو کچھ ہے اسے بہا دو، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اللہ کی قسم! میں نے تو اسے پی لیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میری یہ بات سن کر حضور نبی اکرم ﷺ اس قدر تبسم ریز ہوئے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے اس کے بعد آپ ﷺ نے

**٣٦:** أخرجه الحاکم في المستدرک، ٧٠/٤، الرقم: ٦٩١٢، والطبراني في المعجم الکبير، ٨٩/٢٥، الرقم: ٢٣٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦٧/٢، والعسقلاني في الإصابة، ١٧١/٨، وفي تلخيص الحبير، ٣١/١، الرقم: ٢٠، والشوکاني في نيل الأوطار، ١٠٦/١، وقال: رواه أبو ذر الهروي في مستدرکه وأخرج الحسن بن سفيان في مسنده والحاکم والدارقطني والطبراني وأبو نعيم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٧١/٨۔

ان سے فرمایا: آج کے بعد تمھارے پیٹ میں کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٤/٣٧. عَنْ حَکِيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ عَنْ أُمِّهَا رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبُوْلُ فِي قَدَحِ عَيْدَانٍ، ثُمَّ يُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهِ، فَبَالَ فِيْهِ ثُمَّ جَاءَ فَأَرَادَهُ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْئٌ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: بَرَکَةُ کَانَتْ تَخْدِمُ أُمَّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها جَاءَتْ بِهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ: أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي کَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ: شَرِبْتُهُ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرْتِ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

’’حضرت حکیمہ بنت امیمہ رضي الله عنها اپنی والدہ سے بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) ایک برتن میں بول مبارک کیا کرتے تھے پھر اسے ایک تخت کے نیچے رکھ دیتے تھے ایک دن آپ ﷺ نے یہ عمل فرمایا پھر آپ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور اس برتن کو دیکھا (تاکہ گرا دیں) تو اس میں کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ﷺ نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی الله عنہاکی خادمہ برکہ سے جو کہ حبشہ سے ان کے ساتھ آئیں تھیں اس بارے میں استفسار فرمایا کہ برتن کا پیشاب کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں نے اسے پی لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے خود کو جہنم کی آگ سے بچا لیا

---

**٣٧:** أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ١٨٩/٢٤، الرقم: ٤٧٧، والبيهقي في السنن الکبری، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٤، والمزي في تهذيب الکمال، ١٥٦/٣٥، الرقم: ٧٨١٩، والعسقلاني في الإصابة، ٥٣١/٧، وفي تلخيص الحبير، ٣٢/١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٧٩٤/٤، والسيوطي في شرحه علی سنن النسائي، ٣٢/١۔

ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٥/٣٨.** وفي رواية: **عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيْدَانٍ، ثُمَّ يُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهِ، فَجَاءَ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: بَرَكَةُ كَانَتْ تَخْدِمُ أُمَّ حَبِيْبَةَ جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ: أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ: شَرِبْتُهُ، قَالَ: صِحَّةً يَا أُمَّ يُوْسُفَ. وَكَانَتْ تُكَنَّي أُمُّ يُوْسُفَ، فَمَا مَرِضَتْ قَطُّ حَتَّى مَرِضِهَا الَّذِي مَاتَتْ فِيْهِ. ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.**

’’اور ایک روایت میں حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتلایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) لکڑی کے ایک پیالہ میں بول مبارک فرما کر اسے اپنے تخت کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے ایک بار آپ ﷺ نے دیکھا کہ پیالہ میں کچھ نہیں ہے تو انہوں نے ایک خاتون برکہ جو کہ حضرت امّہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں اور ان کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں سے دریافت فرمایا کہ وہ پیالہ میں جو کچھ پانی تھا وہ کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا (یارسول اللہ!) میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اے ام یوسف تو نے صحیح کیا۔ اُمّ یوسف اس عورت کی کنیت تھی اور اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئی سوائے اس بیماری کے کہ جس میں اس کی وفات ہوئی۔‘‘

**٢٢٦/٣٩.** وفي رواية: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: حَجَمَ**

**٣٨:** أخرجه العسقلاني في تلخيص الحبير، ٣١/١، الرقم: ٢٠، وفي الإصابة، ٥٣١/٧، الرقم: ١٠٩١٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤٥٠/٩، والشوكاني في نيل الأوطار، ١٠٦/١۔

**٣٩:** أخرجه العسقلاني في تلخيص الحبير، ٣٠/١، الرقم: ١٧۔

النَّبِيَّ ﷺ غُـلَامٌ لِبَعْضِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا فَرَغ حِجَامَتَهُ، أَخَذَ الدَّمَ، فَذَهَبَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ فَنظَرَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَلَمْ يَرَ أَحَدًا تَحَسَّى دَمَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ أَقْبَلَ فَنظَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: وَيْحَکَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ: غَيَّبْتُهُ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ، قَالَ: أَيْنَ غَيَّبْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَفَسْتُ عَلَى دَمِکَ أَنْ أَهَرِيْقَهُ فِي الْأَرْضِ فَهُوَ فِي بَطْنِي، فَقَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ أَحْرَزْتَ نَفْسَکَ مِنَ النَّارِ. ذَکَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک قریشی لڑکے نے حضور نبی اکرم ﷺ کو پچھنا لگایا جب وہ اس سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ کا خون مبارک لے کر دیوار کے پیچھے چلا گیا پھر اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا اور جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے (چپکے سے) وہ خون مبارک پی لیا۔ جب وہ واپس آیا تو حضور ﷺ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر دریافت فرمایا: اللہ کے بندے! تو نے اس خون کا کیا کیا؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے دیوار کے پیچھے اسے چھپا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کہاں چھپایا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمین پر آپ کا خون مبارک گرانا مناسب نہ سمجھا سو وہ میرے پیٹ میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم نے خود کو جہنم سے بچا لیا۔‘‘

اسے امام عسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

# بَابٌ فِي التَّبَرُّکِ بِشَعَرِهِ ﷺ

## ﴿حضور ﷺ کے موئے مبارکہ سے حصولِ برکت﴾

٢٢٧/١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عمرہ ادا فرمانے کے بعد) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اقدس منڈوایا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص تھے جنہیں (بطور تبرک) آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٢٨/٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضی الله عنهم قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيْلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ إِذَا

---

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ١/٧٥، الرقم: ١٦٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٧، الرقم: ١٧١، ١٠/٦٣، الرقم: ٦٢٧١.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: ما يذكر في الشيب، ٥/٢٢١٠، الرقم: ٥٥٥٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٣٥٣، الرقم: ٥٥٥٧، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/٤٨، الرقم: ٥٨٩٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/٦٩، ٨٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٥/٥١٠.

أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ (راوی) حضرت اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کرکے اس پیالی کی طرح بنائیں جس کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا (اور بیان کیا کہ) چنانچہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ (تو وہ اس میں آپ ﷺ کا وہ موئے مبارک ڈال دیتیں اور بیمار شخص کو وہ پانی پینے سے فوراً شفاء ہوجاتی) پس میں نے اس بوتل میں جھانک کر دیکھا تو میں نے (آپ ﷺ کے) چند سرخ موئے مبارک کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**٣/٢٢٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ**

---

:٣ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: ما يذكر في الشيب، ٥/٢٢١٠، الرقم: ٥٥٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب: الخضاب بالحناء، ٢/١١٩٦، الرقم: ٣٦٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٦، ٣١٩، الرقم: ٢٦٥٨١، ٢٦٧٥٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٨٢، الرقم: ٢٥٠٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣١٠، الرقم: ١٤٥٩٤، وفي شعب الإيمان، ٥/٢١٢، الرقم: ٦٤٠٠، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٢٦، الرقم: ٩٩٤، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/٤٩، الرقم: ٥٨٩٧۔

عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا. وفي رواية عنه: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ (ہمیں زیارت کروانے کے لئے) ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک خضاب لگا موئے مبارک لے کر آئیں۔ اور ایک روایت میں انہی سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ سرخ موئے مبارک دکھایا (جو ان کے پاس بطورِ تبرک محفوظ تھا)۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٣٠. عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بتایا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے ان سب سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔''

---

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى، ٧٥/١، الرقم: ١٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٨۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**٥/٢٣١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.**

’’حضرت انس رضی الله عنه نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی الله عنہم آپ ﷺ کے اردگرد (پروانوں کی طرح دیوانہ وار) گھوم رہے تھے اور ان (میں سے ہر ایک) کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٦/٢٣٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَنْحَرِ وَرَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَقْسِمُ أَضَاحِيَّ**

---

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٢، الرقم: ١٦٥٢١۔ ١٦٥٢٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٣٠٠، الرقم: ٢٩٣١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/١٢، الرقم: ١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٤٨، الرقم: ١٧٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٥، الرقم: ٩١، وفي شعب الإيمان، ٢/٢٠٢، الرقم: ١٥٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٣٨٤۔ ٣٨٥، الرقم: ٣٥٣۔ ٣٥٥، والنميري في أخبار المدينة، ـــ

فَلَمْ يُصِبْهُ مِنْهَا شَيءٌ وَلاَ صَاحِبَهُ، فَحَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ قَالَ: فَإِنَّهُ لَعِنْدَنَا مَخْضُوْبٌ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ يَعْنِي شَعْرَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت محمد بن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ قربان گاہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے اور قریش میں سے ایک آدمی قربانیوں کو تقسیم کر رہا تھا تو انہیں اور ان کے ساتھی کو کوئی چیز نہ ملی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں اپنے موئے مبارک منڈوائے اور انہیں عطا فرمائے۔ انہوں نے کچھ موئے مبارک لوگوں کو (تحفۃً دے دیئے اور باقی اپنے پاس سنبھال لئے)۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے پاس آپ ﷺ کے وہ ناخن مبارک اور موئے مبارک آج بھی محفوظ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن خزیمہ اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں اور حاکم و بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

**٢٣٣/٧. عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا**

--------

........ ٣٢٦/١، الرقم: ٩٩٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦٩/١، وقال: أحاديث الباب يشهد بعضها لبعض۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٦/٣، الرقم: ١٣٧١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٢٧/٢، الرقم: ٤٠٣٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥٠٦/٣، ٩٥/٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤٢/٤۔

حَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ بِمِنًى أَخَذَ شِقَّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنَ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ نَاوَلَنِي فَقَالَ: يَا أَنَسُ، انْطَلِقْ بِهَذَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ مَا خَصَّهَا بِهِ مِنْ ذَلِکَ تَنَافَسُوْا فِي الشِّقِّ الْآخَرِ، هَذَا يَأْخُذُ الشَّيْءَ وَهَذَا يَأْخُذُ الشَّيْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَحَدَّثْتُهُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَقَالَ: لَأَنْ يَکُوْنَ عِنْدِي مِنْهُ شَعْرَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ کُلِّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ أَصْبَحَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَفِي بَطْنِهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

وقال الذّهبي في السِّيَرِ: قُلْتُ: هَذَا الْقَوْلُ مِنْ عُبَيْدَةَ رضي الله عنه هُوَ مِعْيَارُ کَمَالِ الْحُبِّ وَهُوَ أَنْ يُؤْثَرَ شَعْرَةٌ نَبَوِيَّةٌ عَلَى کُلِّ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ بِأَيْدِي النَّاسِ وَمِثْلُ هَذَا يَقُوْلُهُ هَذَا الإِمَامُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِخَمْسِيْنَ سَنَةً فَمَا الَّذِي نَقُوْلُهُ نَحْنُ فِي وَقْتِنَا لَوْ وَجَدْنَا بَعْضَ شَعْرِهِ بِإِسْنَادٍ ثَابِتٍ أَوْ شِسْعِ نَعْلٍ کَانَ لَهُ أَوْ قُلَامَةَ ظُفُرٍ أَوْ شَقَفَةٌ مِنْ إِنَاءٍ شَرِبَ فِيْهِ، فَلَوْ بَذَلَ الْغَنِيُّ مُعْظَمَ أَمْوَالِهِ فِي تَحْصِيْلِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِکَ عِنْدَهُ أَکُنْتَ تَعُدُّهُ مُبَذِّرًا أَوْ سَفِيْهًا کَلَّا فَابْذُلْ مَالَکَ فِي زَوْرَةِ مَسْجِدِهِ الَّذِي بَنَى فِيْهِ بِيَدِهِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ عِنْدَ حُجْرَتِهِ فِي بَلَدِهِ إِلَى أُحدِهِ وَأَحِبَّهِ فَقَدْ کَانَ نَبِيُّکَ ﷺ يُحِبُّهُ وَتَمَلَّأُ بِالْحُلُوْلِ فِي رَوْضَتِهِ وَمَقْعَدِهِ فَلَنْ تَکُوْنَ مُؤْمِنًا حَتَّى يَکُوْنَ هَذَا السَّيِّدُ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ وَوَلَدِکَ وَأَمْوَالِکَ وَالنَّاسِ کُلِّهِمْ وَقَبِّلْ حَجَرًا مُکَرَّمًا نَزَلَ

مِنَ الْجَنَّةِ وَضَعَ فَمَکَ لَاثِمًا مَکَانًا قَبَّلَهُ سَيِّدُ الْبَشَرِ بِيَقِيْنٍ فَهَنَّاکَ اللهُ بِمَا أَعْطَاکَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ مَفْخَرٌ. وَلَوْ ظَفَرْنَا بِالْمِحْجَنِ الَّذِي أَشَارَ بِهِ الرَّسُوْلُ ﷺ إِلَی الْحَجَرِ ثُمَّ قَبَّلَ مِحْجَنَهُ لَحَقٌّ لَنَا أَنْ نَزْدَحِمَ عَلَی ذٰلِکَ الْمِحْجَنِ بِالتَّقْبِيْلِ وَالتَّبْجِيْلِ وَنَحْنُ نَدْرِي بِالضَّرُوْرَةِ أَنَّ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ أَرْفَعُ وَأَفْضَلُ مِنْ تَقْبِيْلِ مِحْجَنِهِ وَنَعْلِهِ وَقَدْ کَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ إِذَا رَأَی أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ ﷺ أَخَذَ يَدَهُ، فَقَبَّلَهَا وَيَقُوْلُ: يَدٌ مَسَّتْ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَقُوْلُ: نَحْنُ إِذْ فَاتَنَا ذٰلِکَ حَجَرٌ مُعَظَّمٌ بِمَنْزِلَةِ يَمِيْنِ اللهِ فِي الْأَرْضِ مَسَّتْهُ شَفَتَا نَبِيِّنَا ﷺ لَاثِمًا لَهُ فَإِذَا فَاتَکَ الْحَجُّ وَتَلَقَّيْتَ الْوَفْدَ فَالْتَزِمِ الْحَاجَّ وَقَبِّلْ فَمَهُ وَقُلْ: فَمٌ مَسَّ بِالتَّقْبِيْلِ حَجَرًا قَبَّلَهُ خَلِيْلِي ﷺ.

’’امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ حضرت انس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منٰی میں اپنے سرمبارک منڈوایا تو آپ ﷺ نے اپنے سرانور کی دائیں جانب (کے موئے مبارک) کو اپنے ہاتھ سے پکڑا پس جب (مونڈوا کر) فارغ ہوئے تو مجھے (وہ موئے مبارک) عطا فرمائے اور فرمایا: اے انس! یہ اُمّ سلیم کے پاس لے جاؤ۔ جب لوگوں نے وہ خاص چیز دیکھی جو انہیں عطا کی گئی تھی تو وہ دوسری جانب (کے موئے مبارک کے حصول کے لیے آپس) میں مقابلہ کرنے لگے۔ یہ کوئی چیز لے رہا ہے اور یہ کوئی چیز لے رہا ہے۔ امام محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت عبیدہ سلمانی ﷺ سے بیان کی تو انہوں (نے اپنی شدید دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا:

(کاش) میرے پاس ان موئے مبارک میں سے اگر ایک بھی ہوتا تو وہ میرے نزدیک ہر پیلی اور سفید (یعنی سونے چاندی) سے بھی جو اس زمین کے اوپر اور جو کچھ اس کے اندر ہے سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (یعنی وہ موئے مبارک میرے لئے کائنات کے تمام خزانوں سے بڑھ کر ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’امام ذہبی اپنی کتاب سیر أعلام النبلاء میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول کمال محبت کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک موئے مبارک کو ساری دنیا کے لوگوں کے پاس پائے جانے والے خزانوں پر بھی ترجیح دی جائے اور یہ قول اس امام کا ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے صرف پچاس سال بعد ہوئے ہیں۔ پھر ہم اپنے اس زمانے میں کیا کہیں گے جب ہم آپ ﷺ کے بعض موئے مبارک کو صحیح سند کے ساتھ پالیں۔ یا کوئی آپ ﷺ کی نسبت والی چیز خواہ وہ آپ ﷺ کے نعلین پاک ہوں یا آپ ﷺ کے ناخن مبارک کا تراشہ یا اس برتن کا ٹکڑا جس میں آپ ﷺ نے پیا ہو۔ پس اگر کوئی امیر آدمی ان چیزوں کے حصول میں اپنا بہت زیادہ مال صرف کر دے تو کیا تم اسے فضول خرچ یا بے وقوف خیال کرو گے؟ ہرگز نہیں۔ بس تم بھی اپنا مال (اس مقصد کی خاطر) خرچ کرو (اور اگر اور کچھ نہیں) تو اس مسجد کی زیارت ہی کر لو جسے آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے تعمیر کیا۔ (اسی طرح تم اپنا مال) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے حجرہ مبارک کے قریب، آپ ﷺ کے شہر میں اور وہاں سے آپ ﷺ کے محبوب پہاڑ اُحد تک، سلام عرض کرنے کے لئے خرچ کرو۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اسے (اُحد پہاڑ سے) محبت فرماتے تھے، اور

(اے زائر!) تو حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر اور مسند شریف کی جگہ حاضری کی سعادت حاصل کر اور تم ہرگز مومن نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ یہ آقا ﷺ تمہیں تمہاری ذات، تمہاری اولاد اور تمہارے اموال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جائیں۔ اور تو اور تُو اس بزرگی والے پتھر (یعنی حجر اسود) کو بھی چوم لے جو جنت سے نازل ہوا۔ اور اپنے منہ سے اس جگہ کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کر جس جگہ سے یقینی طور پر سید المرسلین ﷺ نے بوسہ لیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس امر کو باعث مسرت بنائے رکھے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ قابل فخر ہے۔ اور اگر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے اس عصا مبارک کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس کے ذریعے آپ ﷺ نے حجر اسود کی طرف اشارہ فرمایا اور پھر اسے چوما، تو ہمارے لیے یہ چیز واجب ہے کہ ہم اس عصا مبارک کے ارد گرد (حصولِ برکت کے لیے) ہجوم بنا لیں اور اسے چومیں اور اس کی (بے پناہ) تعظیم بجا لائیں، اور ہم بالضرورت جانتے ہیں کہ بے شک حجرِ اسود کا چومنا، آپ ﷺ کے عصا مبارک اور نعل مقدس سے ارفع و افضل ہے۔ اور حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (کے دستِ اقدس) کو (حصولِ برکت کے لئے) مس کیا تھا (کیونکہ ان ہاتھوں سے انہوں نے حضور ﷺ کے دستِ اقدس کو مس کیا تھا)۔ پس ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم اس عظیم الشان حجرِ اسود جس کی حرمت اس زمین میں اللہ تعالیٰ کی قسم کی طرح ہے اور جسے حضور نبی اکرم ﷺ کے کافوری لبوں نے چھوا ہوا سے چومتے ہوئے، اور (اگر) تمہیں خود حج کی سعادت نصیب نہ ہو سکے اور تو کسی ایسے وفد سے مل لو جو حج (اور اس کے روضۂ اقدس کی حاضری) کی سعادت حاصل کر کے لوٹا ہو۔ تو تم (اس وفد میں سے) کسی حاجی کے ہی منہ (اور لبوں) کو بوسہ دے لو یہ سوچ کر کہ یہ

وہ لب ہیں جنہوں نے اس حجرِ اسود کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے (جسے مصطفیٰ ﷺ کے کافوری لبوں نے بوسہ دیا تھا)۔‘‘

# بَابُ فِي التَّبَرُّکِ بِآثَارِهِ ﷺ الشَّرِيفَةِ

## ﴿حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت﴾

۱/۲۳۴. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيءٍ يَأْکُلُهُ ذُوْ کَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَکَلْتُ مِنْهُ حَتَّی طَالَ عَلَيَّ فَکِلْتُهُ فَفَنِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا مگر (آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے) کچھ جو تھے جنہیں میں نے ایک الماری میں ڈال رکھا تھا۔ ایک مدت تک میں ان میں سے ہی سے کھاتی رہی تھی، (لیکن آپ ﷺ کی برکت سے وہ کبھی ختم نہ ہوئے) لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

:۱ أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فرض الخمس، باب: نفقة نساء النبي بعده ﷺ، ۳/۱۱۲۹، الرقم: ۲۹۳۰، وفي کتاب: الرقاق، باب فضل الفقر، ۵/۲۳۷۰، الرقم: ۶۰۸۶، ومسلم في الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، ۴/۲۲۸۴، الرقم: ۲۹۷۳، وابن ماجه في السنن، کتاب: الأطعمة، باب: خبز الشعير، ۲/۱۱۱۰، الرقم: ۳۳۴۵، والبيهقي في السنن الکبری، ۷/۴۷، الرقم: ۱۳۰۹۴، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۱۳۹، الرقم: ۱۳۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۰۱، الرقم: ۴۹۸۵، والعيني في عمدة القاري، ۱۱/۲۴۷۔

**٢/٢٣٥. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُکَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣/٢٣٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ**

---

**٢:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما ذُكر في الحجر الأسود، ٢/٥٧٩، الرقم: ١٥٢٠، ١٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢/٩٢٥، الرقم: ١٢٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ٢/١٧٥، الرقم: ١٨٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: كيف يقبل، ٥/٢٢٧، الرقم: ٢٩٣٨، وابن ماجه في السنن، باب: استلام الحجر، ٢/٩٨١، الرقم: ٢٩٤٣، ومالك في الموطأ، ١/٣٦٧، الرقم: ٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦، الرقم: ٩٩، والبزار في المسند، ١/٤٩٩، الرقم: ١٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢١٢، الرقم: ٢٧١١.

**٣:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكفف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، ١/٤٢٧، الرقم: ١٢١٠، —

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَکَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ ﷺ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ۹:۸۰] فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. [التوبة، ۹: ۸۴]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی

........ وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ۴/۱۷۱۵، الرقم: ۴۳۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/۲۱۴۱، الرقم: ۲۷۷۴، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر ﷺ، ۴/۱۸۶۵، الرقم: ۲۴۰۰، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة التوبة، ۵/۲۷۹، الرقم: ۳۰۹۸، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في العبادة، ۳/۱۸۴، الرقم: ۳۰۹۴، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ۴/۳۶، الرقم: ۱۹۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ۱/۴۸۷، الرقم: ۱۵۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۸، الرقم: ۴۶۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۷/۴۴۷، الرقم: ۳۱۷۵۔

اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص عطا فرمائیے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور اس پر نماز پڑھیئے اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قمیض عطا فرما دی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لیے ستّر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔'' تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ''اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٤/٢٣٧. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْسُوْكَ هَذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا،**

**٤:** أخرجه البخاري في الصحيح كتاب: الآداب، باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٨٩، وفي كتاب: الجنائز، باب: من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ١/٤٢٩، الرقم: ١٢١٨، وفي كتاب: البيوع، باب ذكر النساج، ٢/٧٣٧، الرقم: ١٩٨٧، وفي كتاب: اللباس، باب: البرود والحبرة والشملة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: لبس البرود، ٨/٢٠٤، الرقم: ٥٣٢١، وفي السنن الكبرى، ــ

فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوْا: مَا أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيْهَا. وفي رواية: قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: قَالَ قُتَيْبَةُ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس پر حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے اوڑھنے کی خاطر لائی ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ قبول فرما لی اور آپ ﷺ کو اس وقت چادر کی ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب

........ ٥/ ٤٨٠، الرقم: ٩٦٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب: لباس رسول الله ﷺ، ٢/ ١١٧٧، الرقم: ٣٥٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ١٧٠، الرقم: ٤٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٤٣، ١٦٩، ٢٠٠، الرقم: ٥٧٨٥، ٥٨٨٧، ٥٩٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٤٠٤، الرقم: ٦٤٨٩، وفي شعب الإيمان، ٥/ ١٧٠، الرقم: ٦٢٣٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٣٣، والنووي في رياض الصالحين، ١/ ١٦١۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسم اطہر پر دیکھا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہٰذا یہ مجھے اوڑھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا لو (اور اسے چادر عطا فرما دی)۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب تم نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ ﷺ کو اس چادر کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود تم نے وہی مانگ لی جبکہ تم یہ جانتے بھی تھے کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس سے برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہی چادر اس صحابی کا کفن بنی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور امام طبرانی نے بیان کہ امام قتیبہ نے فرمایا: وہ (بطور تبرک چادر مانگنے والے شخص) جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

**۲۳۸/۵. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ**

:۵ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ۴۶۹/۱، الرقم: ۱۳۲۸، وفي كتاب: المناقب، باب: قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۱۳۵۳/۳ـ ۱۳۵۵، الرقم: ۳۴۹۷، وابن أبي شيبة نحوه في المصنف، ۳۴/۳، الرقم: ۱۱۸۵۸، ۴۳۵/۷ـ۴۳۶، الرقم: ۳۷۰۵۹، ۳۷۰۷۴، والحاكم في المستدرك، ۹۹/۳، الرقم: ۴۵۱۹، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱۳۳۳/۷، الرقم: ۲۵۴۱، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۳۸/۳، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۱۶/۴۴ـ

الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اِذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْکِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوْثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْکَ قَالَ: أَذِنَتْ لَکَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِکَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِي ثُمَّ سَلِّمُوْا ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُوْنِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمرو بن میمون اَودی ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر ﷺ نے (بوقتِ وصال اپنے صاحبزادے سے) فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے میرے دونوں رفقاء کے ساتھ (روضہ رسول ﷺ میں) دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت عمر ﷺ کی یہ درخواست پیش کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں (یعنی حضرت عمر ﷺ کو) اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس لوٹے تو حضرت عمر ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! انہوں نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے، تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اس (متبرک و مقدس) مقام سے زیادہ میرے لے (بطور آخری آرام گاہ) کوئی جگہ اہم نہیں تھی۔ سو جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا اور سلام

عرض کرنا۔ پھر عرض کرنا (آقا!) عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**٦/٢٣٩. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی الله عنه فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ إِلَی الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَکَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّی فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

’’حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں (بطورِ تبرک) تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نوش فرمایا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو اُنہوں نے مجھے (اس متبرک پیالے میں) ستّو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز بھی پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

**٦:** أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٦/٢٦٧٣، الرقم: ٦٩١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٣٤٩، الرقم: ١٠٧٠٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/١٣١، الرقم: ٣٦٠٣، وفي تغليق التعليق، ٥/٣٢، والعيني في عمدة القاري، ٢٥/٦١، الرقم: ٧٣٤٢۔

**۲٤۰/۷. عن مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّي فِيْهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْکَ الْأَمْكِنَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے) کو دیکھا کہ وہ (دورانِ سفر) راستے میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے متبرک) مقامات تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے تھے اور بتایا کرتے کہ ان کے والد ماجد (یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی) ان مقامات پر (اپنے سفر کے دوران باقاعدگی سے) نماز پڑھا کرتے کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**۲٤۱/۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما**

---

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: المساجد التي على طريق المدينة والمواضع التي صلّى فيها النبي ﷺ، ۱/۱۸۳، الرقم: ٤٦۹، والعيني في عمدة القاري، ٤/۲٦۸۔

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ۳/۱٦٤۱، الرقم: ۲۰٦۹، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ٤/٤۹، الرقم: ٤۰٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/۳٤۷، الرقم: ۲٦۹۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/٤۲۳، الرقم: ٤۰۱۰، وفي شعب الإيمان ٥/۱٤۱، الرقم: ٦۱۰۸، وأبو عوانة في المسند، ۱/۲۳۰، الرقم: ٥۱۱، وابن راهويه في المسند، ٥/۱۳٤، الرقم: ۲۲٤۸، وابن سعد في الطبقات ـــ

في رواية طويلة قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبد اللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا اور یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سو ہم اسے دھوکر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے (ان بیماروں کے لئے) شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٤٢. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ

------- الكبرى، ١/٤٥٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/٢٥١، الرقم: ٣٠٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٧٩۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ـــ

فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا. فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا. فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چمڑے کے برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آ کر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس چمڑے کے برتن میں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتیں اس کا رخ کرتیں اس میں انہیں گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دن اس چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا (تو اس میں سے گھی ختم ہو گیا) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں (اور سارا ماجرا عرض کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے ہمیشہ (گھی) ملتا رہتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٤٣/ ١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ،**

---

........ ٤/ ١٧٨٤، الرقم: ٢٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٤٠، ٣٤٧، الرقم: ١٤٧٠٥، ١٤٧٨٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/ ٥٠٥، الرقم: ٢٩٨٤، وفي فتح الباري، ١١/ ٢٨١، وفي الإصابة، ٨/ ٢٩٨، الرقم: ١٢٢٣٩۔

**١٠:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة رضی اللہ عنہ، ٥/ ٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل في ـــ

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِکَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ، کُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَکَ، فَخُذْهُ، وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِکَ التَّمْرِ کَذَا وَ کَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَکُنَّا نَأْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَکَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى کَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ لو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو (لیکن) اسے جھاڑنا نہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں) سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں اور ہم خود بھی اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (لیکن اس میں سے

--------

........ المسند، ۲/۳۵۲، الرقم: ۸۶۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۴۶۷، الرقم: ۶۵۳۲، وابن راهوية في المسند، ۱/۷۵، الرقم: ۳، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۵۲۷، الرقم: ۲۱۵۰، وابن کثير في البداية والنهاية، ۶/۱۱۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۲۳۱، والسيوطي في الخصائص الکبری، ۲/۸۵۔

کھجوریں کبھی ختم نہ ہوئیں۔) اور کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمانص شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

**۲۴۴/۱۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ قَالَتْ: فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِکَ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ہمارے پاس (آپ ﷺ کے بچے ہوئے) کچھ جو تھے ہم اس میں سے (کافی عرصہ تک) جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا کھاتے رہے پھر (ایک دفعہ) میں نے لونڈی سے کہا کہ انہیں ماپو تو سہی۔ اس نے انہیں ماپ لیا تو کچھ ہی عرصہ بعد وہ جو ختم ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہم انہیں (نہ ماپتے اور ویسے ہی چھوڑے رکھتے تو ہم اور زیادہ عرصہ تک (جتنا چاہتے) اس میں سے کھاتے رہتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو عیسیٰ

---

**۱۱-۱۲:** أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۳۱) منه، ۶۴۳/۴، الرقم: ۲۴۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۸/۶، الرقم: ۲۴۸۱۲، وابن حبان في الصحيح، ۳۲۵/۱۴، الرقم: ۶۴۱۵۔

ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

**١٢/٢٤٥. وفي رواية: قَالَتْ: وَمَا فِي رَفِّي مِنْ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ إِلَّا قَرِيْبٌ مِنْ شَطْرِ شَعِيْرٍ فَأَکَلْتُ مِنْهُ حَتَّی طَالَ عَلَيَّ لَا يَفْنٰی فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ فَلَيْتَنِي لَمْ كِلْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

’’اور ایک روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری الماری میں کسی جاندار کے کھانے کی کوئی شے نہیں تھی سوائے آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے تھوڑے سے جو کے جن میں سے میں کھاتی رہی یہاں تک کہ کافی وقت گزر گیا اور یہ ختم نہیں ہوتے تھے لیکن ایک مرتبہ میں نے انہیں ماپا تو وہ ختم ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کاش کہ میں انہیں نہ ماپتی (تو وہ جو کبھی بھی ختم نہ ہوتے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

**١٣/٢٤٦. عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوْسٰی رضی الله عنه كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّی رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيْهَا بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ: مَا أَلَوْتُ أَنْ أَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدَمَيْهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.**

**رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

---

**١٣:** أخرجه النسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: القراءة في الوتر، ٣/٢٤٣، الرقم: ١٧٢٨، وفي السنن الكبری، ١/٤٤٦، الرقم: ١٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤١٩، الرقم: ١٩٧٧٥، والطيالسي في المسند، ١/٦٩، الرقم: ٥١٢، والبيهقي في السنن الكبری، ٣/٢٥، الرقم: ٤٥٦٦، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/٩٤۔

’’حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان عشاء کے وقت دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز وتر ادا کی جس میں سورہ نساء کی سو (١٠٠) آیات تلاوت کیں اور پھر فرمایا: میں نے (حصولِ برکت کے لئے) اپنی پوری پوری کوشش کی ہے کہ میرے قدم وہیں پڑیں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک پڑتے تھے اور میں انہی آیات کی تلاوت کروں جن کی حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس مقام پر) تلاوت فرمائی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٤٧/١٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ: وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: مَسَسْتَ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطِنِيْهَا أُقَبِّلُهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (یعنی میرے لئے ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث بیان کرتے

**١٤-١٥:** أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١١، الرقم: ١٢١١٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٨، الرقم: ٩٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢١٢، الرقم: ٣٤٩٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٢٩، الرقم: ١٦٠٥، والقرشي في الإخوان، ١/١٩٧، الرقم: ١٤٦، والمقدسي في أطراف الغرائب والأفراد، ٢/٤٧، الرقم: ٧٢٢۔

ہوئے) فرمایا: گویا میں (اب بھی تصور میں) رسول اللہ ﷺ کو اپنا دستِ مبارک حرکت دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔(راوی بیان کرتے ہیں) ہمیں سفیان نے اسی طریقے سے اشارہ کر کے بیان کیا اور حضرت ابو عبد اللہ نے بھی اپنی انگلیاں جمع کیں اور انہیں (اسی طرح) حرکت دی۔ اور راوی کہتے ہیں کہ حضرت ثابت نے ان سے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس کو اپنے ہاتھ سے مَس کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر مجھے اپنا ہاتھ دکھائیں تاکہ میں (بطور تبرک) اس ہاتھ کا بوسہ لے سکوں (جس ہاتھ سے دستِ مصطفیٰ ﷺ مَس ہوا ہے)۔“

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

**۱۵/۲۴۸.** وفي رواية: **عَنْ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَمِيْلَةُ** رضي الله عنها **مَوْلَاةُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: وَقَدْ رَأَيْتُ جَمِيْلَةَ قَالَتْ: كَانَ ثَابِتٌ إِذَا جَاءَ قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: يَا جَمِيْلَةُ، نَاوِلِيْنِي طِيْبًا أَمَسُّ بِهِ يَدِي فَإِنَّ ابْنَ أُمِّ ثَابِتٍ لَا يَرْضَى بِشَيْءٍ حَتَّى يُقَبِّلَ يَدِي وَيَقُوْلُ: قَدْ مَسَسْتَ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.**

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیز حضرت اُمّ جمیلہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جن کی زیارت کا شرف مجھے حاصل ہوا انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ مجھ سے فرماتے: اے اُمّ جمیلہ! لاؤ مجھے خوشبو دو تاکہ میں اسے اپنے ہاتھ پر مل لوں کیونکہ اُمّ ثابت کا بیٹا میرا ہاتھ چومے بغیر خوش نہیں ہوگا (اور میرے منع کرنے پر) کہتا ہے کہ بے شک آپ نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دستِ

اقدس کو مَس کیا تھا (تو میں اس متبرک ہاتھ کو کیوں نہ چوموں)۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**۱۶/۲۴۹. عَنْ حَيَّانَ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه عَلَى أَبِي الْأَسْوَدِ الْجَرْشِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو الْأَسْوَدِ يَمِينَ وَاثِلَةَ رضی الله عنه فَمَسَحَ بِهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَوَجْهَهُ لِبَيْعَتِهِ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.**

’’حضرت حیان ابو نضر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں (رسول اللہ ﷺ کے صحابی) حضرت واثلہ بن اسقع رضی الله عنه کے ساتھ حضرت ابو الاسود الجرشی کے پاس ان کی مرض وفات میں (عیادت کے لئے) گیا۔ حضرت واثلہ رضی الله عنه نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

---

**۱۶-۱۷:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۹۱، الرقم: ۱۶۰۵۹، وابن حبان في الصحيح، ۲/۴۰۷، الرقم: ۶۴۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۲، الرقم: ۱۰۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۵۶، الرقم: ۷۹۵۱، وفي المعجم الكبير، ۲۲/۸۹، الرقم: ۲۱۵، وفي مسند الشاميين، ۲/۲۲۶، ۳۸۴، الرقم: ۱۲۳۵، ۱۵۴۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۰۶، وابن تمام الرازي في الفوائد، ۱/۸۰، الرقم: ۱۸۲، وابن أبي الدنيا في المحتضرين، ۱/۳۱، الرقم: ۱۶، والبيهقي في الأربعون الصغرى، ۱/۱۷۵، الرقم: ۱۲۴، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۵/۳۷۳، ۶۵/۱۱۴-۱۱۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۳۶، الرقم: ۵۱۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۳۱۸۔

راوی کہتے ہیں کہ ابو الاسود نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے (بطور تبرک) اپنی آنکھوں اور چہرے پر پھیرا کیونکہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی (اور اس سے مَس کیا تھا)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

**۲۵۰/۱۷.** **وفي رواية عنه: فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ أَخُوْکَ قَالَ: فَأَبْقَى اللهُ مِنْ عَقْلِهِ أَنْ سَمِعَ أَنَّ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ قَدْ جَاءَ فَمَدَّ يَدَهُ فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِهَا فَعَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ فَأَخَذْتُ كَفَّ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ فَجَعَلْتُهَا فِي كَفِّهِ وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ ذَلِکَ لِمَوْضِعِ يَدِ وَاثِلَةَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعَلَ يَضَعُهَا مَرَّةً عَلَى صَدْرِهِ (وفي رواية: وَمَرَّةً عَلَى فُؤَادِهِ) وَمَرَّةً عَلَى وَجْهِهِ وَمَرَّةً عَلَى فِيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

’’ایک اور روایت میں حضرت حیان ابو نضر ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہ تمہارے بھائی حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی عقل کو سلامت رکھے کہ انہوں نے جب یہ سنا کہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دستِ اقدس کو مَس کرنا شروع کر دیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتے ہیں تب میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے ان کے ہاتھ میں دے دیا اور اس عمل سے ان کا صرف یہی ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اس جگہ رکھیں جہاں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس میں رکھا تھا اور وہ ان کے اس ہاتھ کو کبھی (حصولِ برکت کے لئے) اپنے سینے پر رکھتے (اور ایک روایت میں ہے: اور کبھی اپنے دل پر رکھتے) اور کبھی اپنے چہرے پر ملتے اور کبھی

اپنے منہ پر ملتے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**۲۵۱/۱۸. عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: کُنْتُ إِذَا أَتَيْتُ أَنَسًا رضی الله عنه ...... فَآخُذُ بِيَدَيْهِ فَأُقَبِّلُهُمَا وَأَقُوْلُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ اللَّتَيْنِ مَسَّتَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَأَقُوْلُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْعُيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.**

**رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

’’حضرت ثابت رضی الله عنه سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب کبھی میں حضرت انس رضی الله عنه کی خدمت میں حاضر ہوتا ...... تو ان کے دونوں دستِ مبارک (فرطِ محبت وعقیدت سے) اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا اور انہیں بار بار چومتا اور عرض کرتا: میرے باپ کی قسم! یہ دونوں وہ مبارک ہاتھ ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے (جسدِ اقدس کو) چھونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور میں ان کی دونوں آنکھیں چوم کر عرض کرتا: میرے باپ کی قسم! یہ وہ خوش بخت آنکھیں ہیں جنہیں (جاگتے ہوئے) رسولِ خدا ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**۲۵۲/۱۹. عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوْطِهِ**

---

**۱۸:** أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٢١١، الرقم: ٣٤٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٢٥۔

**۱۹–۲۱:** أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٦١، الرقم: ١١٠٣٦، وابن المنذر في الأوسط، ٢/٢٩٥، الرقم: ٨٩١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٨٣، والعسقلاني في الإصابة، ١/١٢٧، وفي تلخيص الحبير، ٢/١٠٧، الرقم: ٧٤٢، والعيني في عمدة القاري، ٨/٤١۔

مِسْکٌ وَقَالَ: هُوَ فَضْلُ حَنُوْطِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُنْذِرِ.

’’حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میری (میت کو لگانے والی) خوشبوؤں میں کستوری کو شامل کیا جائے (جو ان کے پاس محفوظ تھی) اور فرمایا کہ یہ کستوری وہ خوشبو تھی جو حضور نبی اکرم ﷺ کو وصال مبارک کے وقت لگائی جانے والی خوشبوؤں میں سے بچ گئی تھی (جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطورِ تبرک اپنے لئے سنبھال رکھا تھا)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٥٣. وذکر العسقلاني في ’’الإصابة‘‘: عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: هَذِهِ شَعَرَةٌ مِنْ شَعَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَضَعْهَا تَحْتَ لِسَانِي قَالَ: فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهِ، فَدُفِنَ وَهِيَ تَحْتَ لِسَانِهِ.

’’امام عسقلانیؒ نے الاصابة میں بیان کیا کہ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (اپنی وفات کے وقت) فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک میں سے ایک بال مبارک ہے۔ (میری وفات کے بعد) تم اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے وصال کے بعد) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ موئے مبارک حضرت انس رضی اللہ عنہ (کی وصیت کے مطابق ان) کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور انہیں اس حال میں دفنایا گیا کہ وہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔‘‘

٢١/٢٥٤. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ رحمة الله عليه قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي آخِذًا شَعْرَةً مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُهَا عَلَى فِيْهِ يُقَبِّلُهَا وَأَحْسِبُ

أَنِّي رَأَيْتُهُ يَضَعُهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَيُغْمِسُهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَشْرَبُهُ ثُمَّ يَسْتَشْفِي بِهَا وَرَأَيْتُهُ قَدْ أَخَذَ قَصْعَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَغَسَلَهَا فِي جُبِّ الْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ فِيهَا وَرَأَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ يَشْرَبُ مَاءَ زَمْزَمَ يَسْتَشْفِي بِهِ وَيَمْسَحُ بِهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’اور عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اکثر اپنے والد (یعنی امام احمد بن حنبل ﷺ) کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک موئے مبارک (جو انہوں نے بطورِ تبرک سنبھال رکھا تھا) لیتے اور اسے اپنے منہ پر رکھتے اور اسے چومتے اور میرا خیال ہے میں نے انہیں اس حالت میں بھی دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے اس موئے مبارک کو (بار بار) اپنی دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے اور اسے پانی میں ڈبو کر شفاء کے لئے وہ پانی پیا کرتے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کا (استعمال شدہ) ایک پیالہ مبارک تھا وہ تالاب کے پانی سے اس پیالے کو دھو کر اس کا دھون پیا کرتے تھے اور میں نے انہیں کئی بار یہ بھی کرتے دیکھا کہ وہ شفاء کے لئے آبِ زمزم پیا کرتے تھے اور اسے اپنے ہاتھوں اور اپنے چہرے پر ملتے تھے۔‘‘

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۵۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ

---

**۲۲-۲۳:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۱۹، الرقم: ۱۲۲۰۹، ۶/۳۷۶، ۴۳۱، الرقم: ۲۷۱۵۹، ۲۷۴۷۰، وابن أبي شيبة نحوه في المصنف، ۵/۱۰۳، الرقم: ۲۴۱۳۰، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴/۲۷۴، وابن الجعد في المسند، ۱/۳۲۹، ۳۹۳، الرقم: ۲۲۵۵، ۲۶۸۶، والترمذي في الشمائل المحمدية، ۱/۱۷۶، الرقم: ۲۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۰۴، الرقم: ۶۵۴، وفي المعجم الکبير، ۲۵/۱۲۶،—

سُلَيْمٍ رضي الله عنها وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْ فِيْهَا أَي مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ. وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ أَنَسٌ ﷺ: فَقَطَعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَ الْقِرْبَةِ فَهُوَ عِنْدَنَا.

وفي رواية: وَإِنَّهُ لَعِنْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِی شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور (ان کے) گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے دہانہ سے منہ لگا کر پانی پیا، اس حالت میں کہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا نے (اسی وقت) اس مشکیزہ کا دہانہ کاٹ کر رکھ لیا جو ہمارے گھر میں اب بھی محفوظ ہے یا فرمایا: بے شک وہ اب بھی میرے پاس محفوظ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۵٦. وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: وَصَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتًا وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْهَا۔ وَهُوَ قَائِمٌ۔ فَقَامَتْ أُمِّي فَقطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ وَقَالَتْ: لَا يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

--------

....... الرقم: ۳۰۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١١٨ الرقم: ٦٠٢٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٩٥، الرقم: ٢٧٥٠، والحارث في المسند، ٢/٥٨٥، الرقم: ٥٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٧٩، والعيني في عمدة القاري، ٩/٢٧٩، ٢١/١٩٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٢٨، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/١٣١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٩/٨٥۔

''ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے) گھر میں تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا پس آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس میں سے پانی پیا۔ (آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد) میری والدہ اٹھیں اور انہوں نے اس مشکیزے کا منہ کاٹ کر رکھ لیا اور کہا: (یہ میں نے اس لیے کیا ہے) تاکہ رسول اکرم ﷺ کے بعد اس مشکیزے سے کوئی اور پانی نہ پی سکے (اور یہ ہمارے پاس بطور تبرک محفوظ رہے)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن جعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

**۲۵۷/ ۲۴. عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ (في حديث صلح الحديبية) أَنَّ عُرْوَةَ قَامَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ رَأَى مَا يَصْنَعُ بِهِ أَصْحَابُهُ لَا يَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَبْسُقُ بُسَاقًا إِلَّا ابْتَدَرُوْهُ وَلَا يَسْقُطُ مِنْ شَعَرِهِ شَيئٌ إِلَّا أَخَذُوْهُ، فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي جِئْتُ كِسْرَى فِي مُلْكِهِ وَجِئْتُ قَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيَّ فِي مُلْكِهِمَا وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ قَوْمًا لَا يُسْلِمُوْنَهُ لِشَيءٍ أَبَدًا فَرُوْا رَأْيَكُمْ.** رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے (صلح حدیبیہ والی طویل روایت میں) مروی ہے کہ (مشرکین کا قاصد) عروہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے واپسی کے لئے اٹھا تو اس نے صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت وعقیدت کے چشم کشاں

**۲۴:** أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۳۲۳۔ ۳۲۴، الرقم: ۱۸۹۳۰، والشوکاني في نيل الأوطار، ۱/ ۶۹، وقال: رواه أحمد۔

واقعات دیکھے کہ آپ ﷺ وضو نہیں کرتے مگر آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وضو کے پانی کی طرف لپکتے ہیں اور آپ ﷺ لعاب مبارک نہیں پھینکتے مگر یہ اس کی طرف بھاگتے ہیں تاکہ وہ زمین پر نہ گرنے پائے۔ اور آپ ﷺ کا جو موئے مبارک بھی گرتا ہے اسے اٹھا لیتے ہیں۔ وہ قریش کی طرف واپس گیا اور کہا: اے قومِ قریش! میں کسریٰ کے ملک میں اس کے پاس اور قیصر اور نجاشی کے پاس ان کے ملکوں میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں پایا جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں ہیں اور میں نے (عاشقان کی) ایسی قوم دیکھی ہے کہ وہ انہیں کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٥٨/٢٥. عَنْ أَبِي قِرَادٍ السُّلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَغَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَتَتَبَّعْنَاهُ، فَحَسَوْنَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا صَنَعْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَأَدُّوْا إِذَا أُتُمِنْتُمْ، وَأَصْدِقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

''حضرت ابو قراد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی

**٢٥:** أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٠/٦، الرقم: ٦٥١٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٨١/٣، الرقم: ١٣٩٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٦٥/٣، الرقم: ٤٤٣٨، والحسيني في البيان والتعريف، ٢٨٧/١، الرقم: ٧٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٣٣١/٧، الرقم: ١٠٤١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٥/٤، ٢٧١/٨، والمناوي في فيض القدير، ٢٨/٣۔

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے طہارت کے لئے پانی منگوایا اور اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیا پھر (مکمل) وضو فرمایا۔ ہم نے اس پانی کو حاصل کیا اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا۔ آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: اس کام پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو اور جب بولو تو سچ بولو اور جو تمہارے پڑوس میں رہتا ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

**۲۶/۲۵۹. عَنْ يَحْيَ بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ قَالَ: لَقِيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ ﷺ فَقُلْتُ: بَايَعْتَ بِيَدِکَ هَذِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِي يَدَکَ أُقَبِّلْهَا، فَأَعْطَانِيْهَا فَقَبَّلْتُهَا.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِي ''الثِّقَاتِ''، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.**

''حضرت یحییٰ بن حارث ذماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے عرض کیا: حضرت کیا آپ نے اپنے ان ہاتھوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی سعادت حاصل کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میری طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ میں (حصولِ برکت کے لئے) اسے چوم لوں۔ انہوں نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو میں نے (نہایت محبت و عقیدت سے) ان کے دستِ مبارک کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی۔''

---

**۲۶:** أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۲۲/۹۴، الرقم: ۲۲۶، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۲/۱۷۵، الرقم: ۹۱۳، وابن حبان في الثقات، ۵/۵۳۰، الرقم: ۶۰۸۰، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۷/۳۶۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۴۲۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

٢٦٠/٢٧. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ أَتَكَارٰی مِنْهُ بَيْتًا فِي دَارِهِ فَقَالَ: تَكَارَّ فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ عَلٰی مَنْ سَكَنَهَا فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيءٍ ذٰلِكَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرٌ وَقَدْ أَمَرَ بِقِسْمَتِهَا فَقَالَ لِلَّذِي يَقْسِمُهَا: أَعْطِ عَمْرًوا مِنْهَا قِسْمًا فَلَمْ يُعْطِنِي وَأَغْفَلَنِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَرَاهِمُ فَقَالَ: أَخَذْتَ الْقِسْمَ الَّذِي أَمَرْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْطَانِي شَيْئًا قَالَ: فَتَنَاوَلَ كَفًّا مِنْ دَرَاهِمَ ثُمَّ أَعْطَانِيْهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلٰی أُمِّي فَقُلْتُ: خُذِي هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ أَخَذَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَانِيْهَا أَمْسِكِيْهَا حَتّٰی نَنْظُرَ فِي أَيِّ شَيءٍ نَضَعُهَا ثُمَّ ضَرَبَ الدَّهْرَ ضَرْبًا بِهِ حَتّٰی اشْتَرَيْتُ هٰذِهِ الدَّارَ قَالَتْ أُمِّي: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْقُدَ ثَمَنَهَا فَلَا تَنْقُدْ حَتّٰی تَدْعُوَنِي أَدْعُوْ لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَدَعَوْتُهَا حِيْنَ هَيَّأْتُهَا فَقَالَتْ لِي: خُذْ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ فَنَثَرْتُهَا فِيْهَا ثُمَّ خَلَطْتُهَا بِهَا وَقَالَتْ: اذْهَبْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی.

’’امام محمد بن سوقہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں کرایہ پر گھر لینے کے لئے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے (اپنا

**٢٧:** أخرجه أبو يعلی في المسند، ٣/٤٨، الرقم: ١٤٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١١٢، وقال: رواه الطبراني في الكبير وأبو يعلی۔

ایک گھر دکھا کر) فرمایا: (میرا) یہ گھر کرائے پر لے لو کیونکہ یہ گھر اپنے مکینوں کے لئے بہت بابرکت ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو دیکھا کہ) وہاں (آپ ﷺ کے سامنے) ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا گوشت تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ اور اس تقسیم کرنے والے شخص سے آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو کو بھی اس (گوشت) میں سے حصہ دے دینا۔ تقسیم کرنے والا غفلت میں مجھے حصہ دینا بھول گیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کے سامنے بہت سے درہم ڈھیر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا (کل) تم نے (گوشت میں سے) اپنا حصہ وصول کر لیا تھا جس کا میں نے حکم دیا تھا؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں: (اس وقت) آپ ﷺ نے مٹھی بھر درہم لئے اور مجھے عطا فرمائے۔ میں درہم لے کر اپنی ماں کے پاس آیا اور عرض کیا: یہ درہم لے لیں یہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے پکڑ کر مجھے عطا فرمائے ہیں اور انہیں سنبھال کر رکھیں اور جب وقت آیا تو ہم ان کا مصرف سوچیں گے۔ پھر وقت پر وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ میں نے یہ گھر خریدنے (کا ارادہ کیا) تو میری والدہ نے مجھے کہا: جب تم (اس گھر کو خریدنے کے لئے) رقم الگ کرو تو اس وقت تک الگ نہ کرنا جب تک مجھے نہ بلا لو میں اس رقم پر تمہارے لئے برکت کی دعا کروں گی۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) جب میں نے وہ رقم تیار کر لی تو میں نے اپنی والدہ محترمہ کو بلایا تو انہوں نے مجھے کہا: لو یہ (وہ) درہم ہیں (جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے مس فرمایا تھا) پھر انہوں نے وہ درہم ساری رقم کے اوپر، پھیلا کر انہیں آپس میں خلط ملط کر دیا اور فرمایا: اب جاؤ اور اس (بابرکت) رقم سے مکان خریدو۔‘‘

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٢٦١/٢٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَقْعَدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ حِبَّانَ فِي ''الثِّقَاتِ''.**

''حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر مبارک پر آپ ﷺ کی مبارک نشست کو (بطورتبرک) اپنے ہاتھوں سے (بار بار) چھوتے اور پھر اسے اپنے چہرے پرمل لیتے۔''

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔

**٢٦٢/٢٩. عَنْ أَبِي قُسَيْطٍ وَالْعُتْبِيِّ رضي الله عنهما كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا خَلَا الْمَسْجِدَ حَسُّوْا رُمَّانَةَ الْمِنْبَرِ الَّتِي تَلِي الْقَبْرَ بِمَيَامِهِمْ ثُمَّ اسْتَقْبَلُوْا الْقِبْلَةَ يَدْعُوْنَ. ذَكَرَهُ الْقَاضِي عَيَّاضُ.**

''حضرت ابو قسیط اور حضرت عتبی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مسجد نبوی میں ہوتے تو وہ منبر مبارک جو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے ملا ہوا تھا اس پر (حصول تبرک کے لئے) اپنے ہاتھ پھیرتے (پھر اپنے چہرے پر ملتے) اور پھر قبلہ رخ ہو کر دعا کرتے۔'' اسے قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے۔

---

**٢٨:** أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٢٥٤، وابن حبان في الثقات، ٤/ ٩، الرقم: ١٦٠٦، والقاضي عياض في الشفا، ٢/ ٦٢۔

**٢٩:** أخرجه القاضي عياض في الشفا، ٢/ ٦٢۔

٢٦٣ / ٣٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ جَدِّي رضي الله عنه أَنَّهُ أَوَّلَ وَفْدٍ وَفَدَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ: اقْعُدْ يَا أَخَا أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاغْسِلْ رَأْسَكَ فَفَعَلْتُ فَغَسَلْتُ رَأْسِي بِفَضْلَةِ غُسْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ كَتَبَ لِي كِتَابًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قِطْعَةً مِنْ قَمِيْصِكَ أَسْتَأْنِسُ بِهَا فَأَعْطَانِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ رضي الله عنهما: فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَنَا نَغْسِلُهَا لِلْمَرِيْضِ يَسْتَشْفِي بِهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ.

’’حضرت محمد بن جابر رضی اللہ عنہما بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بنو حنیفہ کے قبیلہ سے جو پہلا وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا سر انور دھو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یمامہ سے آنے والے بھائی بیٹھ جاؤ اور تم بھی اپنا سر دھو لو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے استعمال شدہ پانی سے اپنا سر دھویا پھر میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنی قمیض مبارک کے کپڑے کا کوئی ٹکڑا مجھے عنایت کیجئے کہ میں اس سے انس (و برکت) حاصل کروں تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی قمیص مبارک کا ٹکڑا عطا فرمایا۔ امام محمد بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ

**٣٠:** أخرجه ابن عدي في الكامل، ٦/١٥٣، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٢٣٤، الرقم: ٣٦٢٨۔

وہ قمیض کا ٹکڑا (بطور تبرک) ہمارے پاس تھا اور ہم اسے دھو کر اس کا پانی کسی بیمار کو پلاتے تو اس (کی برکت سے) سے وہ بیمار (اسی وقت مکمل طور پر) شفایاب ہو جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٤/٣١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِي عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي بِالْكَفِّ الَّذِي غَسَّلْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَنِّطُوْنِي وَاذْهَبُوْا بِي إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذِنُوْا فَإِنْ رَأَيْتُمُ الْبَابَ قَدْ يُفْتَحُ فَادْخُلُوْا بِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ قَالَ: فَغُسِّلَ وَكُفِّنَ وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَأْذُنُ إِلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تَفَتَّحَ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: أَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ إِلَى حَبِيْبِهِ فَإِنَّ الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ خود مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے (بھی وہی) خوشبو لگانا اور (میری میت) حضور ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس لے جانا اگر تم دیکھو کہ (خود بخود) دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس وقت تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے (یعنی قیامت نہ

٣١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠/٤٣٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٩٢۔

آ جائے۔ اور پھر ان کی خواہش کے مطابق ہی) انہیں غسل اور (متبرک خوشبو والا) کفن دیا گیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) سب سے پہلے میں نے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں جو اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ (خود بخود) کھل گیا اور میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کردو۔ بے شک حبیب بھی ملاقاتِ حبیب کے لئے مشتاق ہے۔"

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

# مصادر التّخريج


۱. القرآن الحکیم۔

۲. آجری، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ۳٦٠ھ)۔ الشریعة۔ ریاض، سعودی عرب: دارالوطن، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

۳. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ١٢٧٠ھ/١٨٥٤ء)۔ روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٤. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٥. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٦. اسماعیل حقی، بروسوی یا اسکوداری (١٠٦٣۔١١٣٧ھ/١٦٥٢۔ ١٧٢٤ء)۔ تفسیر روح البیان۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٧. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٨. اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

٩. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔

٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٠. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٢. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٣. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

١٤. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

بقاعی، برہان الدین ابی الحسن ابراہیم عمر (٨٦٥ھ/ ١٤٨٠ء)۔ **نظم الدرر في تناسب الآیات والسور**۔ حیدر آباد دکن، انڈیا: دائرہ المعارف العثمانیہ، (١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء)۔

١٥. بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (٧٩١ھ)۔ **أنوار التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٦ء۔

١٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **الأربعون الصغری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٨ء۔

١٧. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔

۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۳. پانی پتی، قاضی محمد ثناء اللہ (۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء)۔ **التفسیر المظهری**۔ کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔

۲۴. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۵. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/

٨٢٥۔ ٨٩٢ء)۔ الشمائل المحمّدية والخصائص المصطفوية۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ١٤١٢ء۔

٢٦. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔ ١٣٢٨ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقيم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ٧٨

٢٧. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔ ١٣٢٨ء)۔ الصارم المسلول۔ بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

٢٨. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔ ١٣٢٨ء)۔ مجموع الفتاوى۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٩. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ المنتقى من السنن المسندة۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٣٠. جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (٤٢٨ھ)۔ تاريخ جرجان۔ بيروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٣١. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (٥٤٤۔٦٠٦ھ)۔ النهاية في غريب الأثر۔ بيروت، لبنان: المکتبۃ العلمیۃ، ١٣٩٩ھ۔

٣٢. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔ ٢٣٠ھ/ ٧٥٠۔٨٤٥ء)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٣٣. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ زاد المسير في علم التفسير۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٣٤. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔

۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

۳۵. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۳۶. جہضمی، ابن اسحاق، اسماعیل بن اسحاق المالکی (۱۹۹۔۲۸۲ھ)۔ فضل الصلاة علی النبي ﷺ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دار المدینہ المنورہ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

۳۷. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

۳۸. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسیرة النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۳۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

۴۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۴۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۴۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمییز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار

الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٤٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٤٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

٤٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٤٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٤٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/

۱۹۷۸ء۔

۵۰. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴۔۴۵٦ھ/ ۹۹۴۔۱۰٦۴ء)۔ **حجة الوداع**۔ الریاض، سعودی عرب: بیت الأفکار الدولیة، ۱۹۹۸ء۔

۵۱. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴۔۴۵٦ھ/ ۹۹۴۔۱۰٦۴ء)۔ **المحلٰی**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدة۔

۵۲. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۵۳. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۵۴. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۵. حموی، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (٦۲٦ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۵٦. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المتنبی۔

۵۷. حنبلی، شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الهادی (۷۴۴ھ)۔ **تنقیح تحقیق أحادیث التعلیق**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء۔

۵۸. ابن حیان، محمد بن یوسف بن علی (۷۵۴ھ)۔ **البحر المحیط**۔ قاہرہ، مصر، ۱۳۲۹ھ۔

۵۹. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴۔ ۳٦۹ھ)۔

طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ۔

٦٠. ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔

٦١. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٦٢. خطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد بن إبراہیم البستی (٣١٩۔٣٨٨ھ)۔ غریب الحدیث۔ مکة المکرّمہ، سعودی عرب: جامعة أم القریٰ، ١٤٠٢ھ۔

٦٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة ١٤٠٧ء۔

٦٥. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ مشکاة المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیة، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٦٦. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (٢٣٤۔٣١١ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ

٦٧. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔

٦٨. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٦٩. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٧٠. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٧١. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **الأولياء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤١٣ھ۔

٧٢. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (٢٠٨۔ ٢٨١ھ)۔ **العيال**۔ الدمام، سعودی عرب: دار ابن القیم، ١٤١٠ھ۔

٧٣. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٧٤. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٧٥. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٧٦. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **التفسير الكبير**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٧٧. الرازی، تمام بن محمد ابو القاسم (٣٣٠۔٤١٤ھ)۔ الفوائد۔ الریاض: مکتبۃ الرشد، ١٤١٢ھ۔

٧٨. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ

(١٦١-٢٣٧ھ/ ٧٧٨-٨٥١ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٧٩. رشید رضا، علامہ محمد رشید رضا۔ تفسیر المنار۔ ١٣٥٤ھ بیروت، دارالمعرفۃ

٨٠. رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون الرویاني (٣٠٧ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٨١. زرعی، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١-٧٥١ھ)۔ حاشية ابن قيم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٨٢. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ شرح المواهب اللدنية۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٨٣. زمخشری، جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧-٥٣٨ھ)۔ الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل۔ قاھرہ، مصر: ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٣ء

٨٤. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ تخريج الأحاديث و الآثار۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٨٥. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ نصب الراية لأحاديث الهداية۔ مصر، دارالحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٨٦. سبکی، تقی الدین ابوالحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام أنصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ شفاء السقام في زيارة خير الأنام ﷺ۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

٨٧. سرایا، محمد بن محمد بن علی بن ھمام بن راجی اللہ بن داود (٦٧٧-٧٤٥ھ)۔ سلاح

المؤمن في الدعاء۔ دمشق/ لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

.٨٨ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔ ٢٣٠ھ/ ٧٨٤۔ ٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری۔** بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

.٨٩ ابو سعود، محمد بن عمادی (٨٩٨۔ ٩٨٢ھ/ ١٤٩٣۔ ١٥٧٥ء)۔ **إرشاد العقل السلیم إلی مزایا القرآن الکریم** (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

.٩٠ سمہودی، نور الدین علی بن احمد المصری (٩١١ھ)۔ **وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی** ﷺ۔ مصر: مطبعۃ السعادۃ، ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٤ء۔

.٩١ ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤۔ ٣٦٤ھ)۔ **عمل الیوم واللیلۃ۔** بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/ ٢٠٠٤ء۔

.٩٢ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔ ٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر في أحادیث البشیر النذیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

.٩٣ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔ ٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الکبری۔** فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

.٩٤ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔ ٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

.٩٥ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔ ٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الدیباج علی صحیح مسلم۔** الخبر،

سعودی عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٩٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ شرح على سنن النسائي۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٩٧. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ الأم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٣٩٣ھ۔

٩٨. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٩٩. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/ ١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقى الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء

١٠٠. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

١٠١. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١٠٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

١٠٣. صالحی، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (٩٤٢ھ/١٥٣٦ء)۔ سبل الهدىٰ و الرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٠٤. صنعانی، محمد بن إسماعیل الامیر (م ٧٧٣۔ ٨٥٢ھ)۔ سبل السلام شرح

بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۱۰۵. ضیاء مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الأعمال**۔ القاهره، مصر: دار الغد العربی۔

۱۰۶. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۱۰۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۰۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۰۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۱۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثة۔

۱۱۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/

۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۱۳. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔ ۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔ ۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۱۴. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔ ۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔ ۹۲۳ء)۔ **تهذیب الآثار**۔ قاهره، مصر: مطبعة المدنی۔

۱۱۵. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔ ۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔ ۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۱۶. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔ ۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔ ۹۳۳ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۱۷. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔ ۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔ ۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۱۸. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **الأوائل**۔ الکویت: دارالخلفاء للکتاب۔

۱۱۹. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱۲۰. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸۔ ۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔ ۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۲۱. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد (۳۶۸۔ ۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔ ۱۰۷۱ء)۔ **التمهید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون

الإسلاميہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۲۲. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۲۳. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۲۴. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۱۲۵. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۲۶. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۲۷. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۲۸. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۲۹. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

١٣٠. ابن غطریف، محمد بن احمد الجرجانی (٣٧٧ھ)۔ **جزء ابن غطريف**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٧ء۔

١٣١. فاکہی، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

١٣٢. فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧۔٣٠١ھ)۔ **دلائل النبوة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

١٣٣. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

١٣٤. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١٣٥. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

١٣٦. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **مشارق الأنوار**۔ المکتبۃ العتیقۃ ودار۔

١٣٧. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥۔٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ١٤١٨ھ۔

١٣٨. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابومحمد الدینوری (٢١٣۔٢٧٦ھ)۔ **تأويل مختلف الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/ ١٩٧٢ء۔

١٣٩. ابن قدامه، ابو محمد عبد الله بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٤٠. القرشی، عبد الله بن محمد ابوبکر (٢٠٨۔ ٢٨١ھ)۔ **التواضع والخمول**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٤١. قرطبی، ابوعبد الله محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی بن مفرج أموی (٢٨٤۔ ٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔ ٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٤٢. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٤٣. قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/ ١٤٤٨۔ ١٥١٧ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٤٤. قضاعی، ابوعبد الله محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

١٤٥. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔ ٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔ ١٣٧٣ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

١٤٦. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔ ٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔ ١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٤٧. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔ ٧٧٤ھ/ ١٣٠١۔ ١٣٧٣ء)۔ **شمائل الرسول** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٤٨. کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢۔ ٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في**

زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

١٤٩. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

١٥٠. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **كرامات أولياء الله** ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤١٢ھ۔

١٥١. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/ ٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

١٥٢. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٥٣. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/ ٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٥٤. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣۔١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٥٥. مجاہد، ابو الحجاج مجاہد بن جبیر التابعی المکی المخزومی (٢١۔١٠٤ھ)۔ **تفسير مجاهد**۔ بیروت، لبنان: المنشورات العلمیہ۔

١٥٦. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مَشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١٥٧. المحاملی، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

١٥٨. محبّ الدين طبری، ابوجعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/١٢١٨- ١٢٩٥ء)۔ **ذخائر العقبىٰ في مناقب ذَوِی القربی**۔ جده، سعودی عرب: مکتبة الصحابہ، ١٤١٥ھ/ ١٩٩٥ء۔

١٥٩. محبّ الدين طبری، ابوجعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/ ١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

١٦٠. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبدالله (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدينہ منوره، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

١٦١. مروزی، احمد بن علی بن سعيد الاموی (٢٠٢- ٢٩٢ھ)۔ **مسند أبي بكر** رضی اللہ عنہ۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی۔

١٦٢. مزی، ابو الحجاج يوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن يوسف بن عبد الملک بن يوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القيمہ + بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٦٣. مزی، ابو الحجاج يوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن يوسف بن عبد الملک بن يوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦- ١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٦٤. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيری النيسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربی۔

١٦٥. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحديثيہ،

١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٦٦. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٦٧. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ أطراف الغرائب و الأفراد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٦٨. مقریزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن إبراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (٧٦٩۔٨٤٥ھ/١٣٦٧۔١٤٤١ء)۔ مختصر کتاب الوتر۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ١٤١٣ھ۔

١٦٩. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زين العابدين (٩٥٢۔١٠٣١ھ/١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ فيض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٧٠. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

١٧١. ابن منذر، محمد بن ابراہیم النیسابوری ابو بکر، (٣١٨ھ)۔ الأوسط في السنن والإجماع والإختلاف۔ الریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ١٤٠٥ھ۔

١٧٢. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغيب والترهيب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٧٣. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (٦٣٠۔٧١١ھ/١٢٣٢۔١٣١١ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٧٤. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٧٥. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٧٦. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

١٧٧. نمیری، اُبو زید عمر بن شبہ البصري (٢٦٢ھ)۔ **أخبار المدينة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

١٧٨. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣-١٢٧٨ء)۔ **شرح صحيح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١٧٩. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٨٠. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٨١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ۔

١٨٢. یحییٰ بن معین، ابوزکریا (١٥٨-٢٣٣ھ)۔ التاریخ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٠ھ۔

١٨٣. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

١٨٤. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔

١٨٥. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ المفارید۔ الکویت: مکتبہ دار الاقصی، ١٤٠٥ھ۔